ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (بنی اسرائیل : 9)

یعنی کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن سب سے زیادہ انصاف والی بات کی رہنمائی کرتا ہے

قرآن مجید فرقان حمید کی اردو تفہیم جو ہر قسم کی تاویل و تبلیغ بے دلیل سے بحمداللہ محفوظ ہے

النظر فی القرآن المجید

المجلد الثانی

مصنف : علامہ محمد ظہیر الدین قرآنی متخرج الجامعۃ الستاریۃ الاسلامیۃ

مکتبۃ اہل القرآن

ترجمہ سورہ ھود مع تفہیم

ترجمہ سورہ ہود 1 ۔ ۔ ۔ 24

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے (اللہ کی اپنی کتاب میں یہ سنت ہے کہ جب بھی کسی سورت کا آغاز کرتا ہے تو اسکی ابتدا بسم اللہ سے کرتا ہے لیکن سورۃ التوبہ کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورہ توبہ الگ کوئی سورت نہیں بلکہ اپنے سے پہلی سورت سورہ انفال کا ہی حصہ ہے اور یاد رکھیں یہ بسم اللہ اس سورت کا جزو حصہ ہوتی ہے جسکے ابتدا میں وہ آتی ہے لیکن ہمارے یہاں بسم اللہ کو سورت سے الگ شمار کرتے ہیں حتیٰ کہ جب کسی سورت کی قراءت شروع ہوتی ہے تو بعض اوقات بسم اللہ سے سورت شروع نہیں کرتے اسکی بعد والی آیت سے آغاز کرتے ہیں اور جب آیت کا عدد لکھنے کی باری آتی ہے تو بسم اللہ کو پہلی آیت نہیں لکھتے بلکہ اسکی بعد والی کو لکھتے ہیں جیسے کہ وہ اس سورت کا حصہ ہی نہ ہو یہ غلط فکر ہے) الر (اس طرح کے کلمات سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں یہ عرب کا اسلوب ہے کہ وہ کوئی تحریر لکھنے سے قبل یہ اسلوب استعمال کرتے تھے کہ ایسے حروف اس کے شروع میں لاتے تھے لیکن ہلکے ہلکے عرب سے یہ اسلوب کم ہونے لگا حتیٰ کہ مٹ گیا اور اب عجمی لوگ اس اسلوب پر حیران ہوتے ہیں اور ان الفاظ کے معانی تلاش کرتے نظر آتے ہیں کہتے ہیں کہ عرب کے قدیم نسخوں سے یہ اسلوب اب بھی ملتا ہے ممکن ہے کہ ان کے فوائد میں سے یہ ہو کہ یہ حروف تنبیہ ہیں حروف تنبیہ یعنی ایسے حروف جو گفتگو شروع کرنے سے پہلے مخاطب کی توجہ جمع کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے ہماری اردو زبان میں کہا جاتا ہے سنو یا توجہ کرو یا ہاں وغیرہ تاکہ مخاطب کی توجہ پہلے حاصل ہوجائے پھر گفتگو شروع ہو اور اسی وجہ سے یہ حروف مقطعات سورتوں کے شروع میں آتے ہیں نہ درمیان میں آتے ہیں اور نہ سورتوں کے آخر میں اور اسی طرح عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے "الا" یعنی سنو یا خبردار یہ بھی حرف تنبیہ ہے اور گفتگو کے صرف شروع میں توجہ لینے کے لئے آتا ہے اور اگر یہ اسلوب عرب کے لئے اجنبی ہوتا تو کفار عرب اس پر ضرور اعتراض کرتے اور المسلمین انکو جواب دیتے اور کثرت سے ان کے جوابات منقول ہوتے لیکن ایسا کچھ نہیں معلوم ہوا یہ اسلوب عرب کے لئے اجنبی نہیں تھے ۔) یہ ایک صحیفہ ہے (یعنی یہ سورہ ھود) جس کی آیتوں کو مضبوط کیا گیا ہے (یعنی ان میں کسی بھی قسم کا شک و تردد نہیں ہے) پھر انکی تفصیل کی گئی ہے (یعنی ان آیتوں کی صاف صاف بتا دیا گیا ہے انھیں کسی تفصیل و تشریح کی محتاجی نہیں ہے انکا ظاہر ہی حق ہے) حکمت والی باخبر ہستی کی جانب سے (یعنی ایسی معتبر و علم والی ہستی کی طرف یہ صحیفہ آیا ہے) (اے بندے پہنچادے) کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری نہ کرو (معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی صحابی یا فقیہ یا مولوی یا مفتی یا امام کی تقلید کرنا حرام ہے کیونکہ تابعداری صرف اللہ کی ہے اور اللہ کے سوا کسی اور کے لئے تابعداری حلال ماننے والا اور اسکی تقلید و تابعداری کرنے والا ظالم مشرک ہے اللہ کے خلاف حکم بنانے والا ہے) یقیناً میں تمہیں اسکی طرف سے ڈرانے والا خوشخبر دینے والا ہوں اور یہ کہ اپنے آقا سے معافی مانگو پھر اسکی طرف رجوع کرو تو وہ تمہیں اچھی مہلت ایک مقرر مدت تک دے گا اور ہر فضل والے کو (یعنی جو فضل کا لائق ہو اسکو) اسکا فضل دے گا اور اگر وہ منہ موڑلیں تو یقیناً میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں

صرف اللہ کی طرف تمہارا لوٹنا ہے (یعنی تم لوگ صرف اللہ کی طرف لوٹو گے تاکہ اپنے کیئے کا حساب دو) اور وہ ہر شیء پر حکمت کے ساتھ قادر ہے سنو یقینا وہ اپنے سینوں کو چھپاتے ہیں تاکہ وہ اس س ے چھپ سکیں خبردار جب وہ کپڑوں سے خود کو ڈھک رہے ہوتے ہیں وہ جانتا ہے اسے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں یقینا وہ سینوں والے کو (یعنی جو باتیں سینوں میں چھپی ہیں انھیں) خوب جانتا ہے اور زمین میں سارے چلنے اور رینگنے والوں کی نعمت کی ذمہ داری اللہ پر ہے اور وہ انکے مستقل ٹھکانے اور عارضی ٹھکانے کو جانتا ہے (یعنی زمین میں چلنے و رینگنے والوں کی نعمت کی ذمے داری اللہ کی ہے اور اللہ ہر کسی کے ہر قسم کے ٹھکانے کو جانتا ہے اور وہاں تک نعمت کے اسباب پیدا کر دیتا ہے تاکہ اسے وہ نعمت حاصل ہو سکے اور وہ کوشش کر کے اسے حاصل کر سکے) سب ایک صاف صاف بتانے والی کتاب میں ہے اور وہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں تخلیق کیا اسکا تخت پانی پر ہے (یعنی اللہ کا تخت جس پر اللہ بیٹھا ہے وہ پانی پر ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمارے ساتھ بھی ہے اپنے تخت پر بھی ہے آسمانوں اور زمین میں بھی ہے ایک ہی وقت میں) تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون ہے جسکا عمل سب سے بہتر ہے (یہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق اس لئے ہے تاکہ تمہیں زمین میں پیدا کر کے اور تمہاری بقا کا سارا سامان مہیا کر دیا تاکہ تمہیں آزمائیں کہ تم میں سے کون اللہ کے آیتوں کے مطابق سب سے بہتر چلتا ہے) اور اگر تو کہے کہ تم موت کے بعد زندہ کیئے جاؤ گے تو ضرور ناشکرے کہیں گے یہ صاف دھوکے کے سوا کچھ نہیں اور اگر ہم ان سے عذاب کو مقررمدت تک روک دیں تو ضرور وہ کہیں گے کس نے اسے روکا ہوا ہے سنو جس دن وہ انکے پاس آئے گا تو وہ ان سے پھیرے گا نہیں اور انھیں وہ گھیر لے گا جسکا وہ مذاق بنایا کرتے تھے اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت چکھائیں پھر ہم اس سے اسے دور کر دیں تو وہ بڑا مایوس بڑا ناشکرا بن جاتا ہے (یعنی تنگی و تکلیف پر اللہ کے حکم پر صبر کرنے کے بجائے مایوسی اور نافرمانی کا اظہار کرتا ہے) اور اگر ہم اسے نعمت چکھائیں اس ضرر کے بعد جو انھیں پہنچا تو ضرور وہ کہے گا برائیاں مجھ سے دور ہو گئی ہیں وہ خوش ہوتا ہے بڑا اتراتا ہے (یعنی اذیت کے بعد نعمت ملنے پر اللہ کی فرمانبرداری کرنے یا اس پر باقی رہنے کے بجائے اترانا شروع کر دیتا ہے اور حد سے گزرتا ہے) سوائے ان کے جنھوں نے (اللہ کے حکم کو) برداشت کیا اور نیک اعمال کیئے انکے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے (یعنی تنگی سے آزمائش ہو یا خوشی سے ہر حالت میں اللہ کی حکم کے تابع رہنا ضروری ہے بے صبری حرام ہے کیونکہ مغفرت ان کے لئے ہے جو اللہ کے احکام کو برداشت کریں اور نیک اعمال کریں) تو بہت ممکن ہے کہ اے مومن جو وحی تیری طرف ہوئی ہے تو اس کا بعض حصہ ترک کر دے اور تیرا سینہ اس سے تنگ ہو جائے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اسکے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا (یعنی وہ جو تجھ سے غیبی دلیلیں مانگتے ہیں اس دباؤ کی وجہ سے قریب ہے کہ تو وحی کے بعض حصے کو چھوڑ دے کیونکہ وہ انکے مطابق نہیں ہے) تو صرف ڈرانے والے کی حیثیت رکھتا ہے (یعنی یہ غیبی معاملات اللہ کے اختیار میں ہیں وہ ایمان نہ لائیں تو تیری کوئی پکڑ نہیں تو بس ڈرا دے تو صرف ڈرانے والا ہے) اور اللہ ہر شیء کا نگران ہے (لہذا اللہ کے ذمے پر حساب ہے اور برائیوں کا بدلہ دینا ہے) یا وہ کہتے ہیں اس (رسول) نے اسے گھڑ لیا ہے اے مومن کہہ دے اسکی مثل کتاب ایجاد کر کے

دس بنائی ہوئی سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جن پر تمہاری استطاعت ہو انھیں بلالو اگر تم حق پر ہو تو انھوں نے تمہاری بات کا جواب نہ دیا تو یقین کرلو کہ جو کتاب نازل کی گئی ہے اللہ کے علم کے ساتھ ہے (اور وہ قرآن کو انسانی کتاب کہنے والے بدبخت اور جھوٹے ہے) اور یہ کہ اسکے سوا کوئی اور تابعداری کے لائق نہیں ہے تو کیا تم تابع ہو (یعنی کیا تم ہدایت اور حصول نعمت میں اللہ کے تابع ہو) جو دنیاوی زندگی اور اسکی زینت کا ارادہ کرے گا تو ہم وہاں (یعنی دنیا میں) اسکے اعمال انھیں پورے پورے پہنچادیں گے اور وہاں ان کے لئے کمی نہ کی جائے گی (معلوم ہوا کہ اللہ یہ بھی قاعدہ ہے کہ اللہ کے چھوڑ کر دنیاوی امور میں کوشش کرنے والوں کی کوشش کا بھی پورا پورا پھل اللہ دیتا ہے) یہ ہیں انکے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں ہے اور جو انھوں نے وہاں (یعنی دنیا میں) کیا وہ برباد ہو گا اور جو اعمال وہ کیا کرتے تھے وہ بے کار ہونگے (یعنی وہ اعمال وہ مذہب یا انسانیت کے نام پر کرتے تھے وہ آخرت میں بے کار ہوجائیں گے انھیں انکا کوئی صلہ نہیں ملے گا) تو جو اپنے آقا کی طرف سے صاف دلیل پر ہو اور اسکا ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہو اور اس سے پہلے موسی کی کتاب امام اور رحمت کے طور پر تھی وہ لوگ اسے تسلیم کیا کرتے ہیں اور جو جماعت اسکا انکار کرے گی (یعنی قرآن مجید کا) تو آگ انکا وعدہ ہے لہذا اسکے بارے میں شک میں مت پڑنا یقینا وہ تیرے آقا کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر انسان تسلیم نہیں کرتے اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگادے (یعنی اللہ پر ایسی بات کہے جس کا کوئی قطعی و یقینی ثبوت نہ ہو) یہ لوگ اپنے آقا کے پاس حاضر کئے جائیں گے اور گواہان کہیں گے انھوں نے اپنے آقا پر جھوٹ باندھا تھا سن لو ان نافرمانوں پر اللہ کی لعنت ہے (لعنت کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی دنیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے دور ہونا تو جس پر لعنت ہوتی ہے ان پر دنیا اور آخرت میں عذاب ہوتا ہے اور جنت حرام ہوتی کیونکہ جنت اللہ کی بڑی اور غیر ممنوع ابدی نعمت ہے اور اس پر اللہ کی لعنت بتائی جارہی ہے جو اللہ پر بے دلیل بات کرے معلوم ہوا اللہ پر بے دلیل قطعی کوئی بات کرنے والا کافر ہے کیونکہ لعنت صرف کافر پر ہی ہوسکتی ہے) جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں مشکل چاہتے ہیں اور وہ آخرت کے ٹھکرانے والے ہیں یہ لوگ زمین میں ہرانے والے نہیں ہیں اور انکے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا انکے لئے عذاب کو کئی گنا کردیا جائے گا وہ نہ سن سکیں گے اور نہ دیکھ سکیں گے یہ ہیں جنھوں نے اپنے نفس کو نقصان میں ڈال دیا اور ان سے وہ سب چھوٹ جائے گا جو وہ گھڑا کرتے تھے یقینا وہ آخرت میں بڑا نقصان اٹھائیں گے یقینا جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے اور اپنے آقا پر اعتماد کیا (یعنی کسی پریشانی کی وجہ سے اللہ پر یقین نہ چھوڑدیا) یہ جنتی ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہنے والے ہیں ان دو فریق کی مثال (یعنی کافر اور مسلم کی مثال) جیسے اندھا اور بہرہ اور انکھیارا اور سننے والا کیا ان دونوں کا معیار برابر ہے تو کیا تم نصیحت نہیں لیتے (یعنی اندھا بہرہ اور انکھیارا اور سننے والا برابر نہیں ہوسکتے کیونکہ پہلا بے صلاحیت ہے اور دوسرا باصلاحیت اگرچہ اس میں صلاحیت کم ہی ہو یہ ایسا ہی ہے جیسے نور و اندھیرا) اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا کہ میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی تابعداری مت کرو (کیونکہ اللہ کے سوا کوئی رب و آقا نہیں ہے تو اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری کرنا اسے رب والہ بنانا ہے) یقینا میں تم پر دردناک دن کا عذاب کا خوف کرتا ہوں تو اسکی قوم کی ناشکری اشرافیہ نے کہا ہم تجھے صرف خود جیسا ایک انسان ہی سمجھتے ہیں اور ہم یہ ہی سمجھتے ہیں

کہ تیرے پیرو کار بس ظاہری نظر سے ہم میں سے حقیر ترین لوگ ہیں اور ہم خود پر تیری کوئی فضیلت نہیں سمجھتے بلکہ ہم تجھے غلطی پر سمجھتے ہیں اس نے کہا اے میری قوم تمہاری کیا رائے اگر میں اپنے آقا کی طرف سے صاف دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو تم اس سے اندھے ہو جاؤ گے کیا ہم اسے تم لازم کر سکتے ہیں جبکہ تم ناگوار سمجھتے ہو (یعنی زبردستی ہم تم پر اللہ کی رحمت بھرے قوانین تم پر لازم کیسے کر سکتے ہیں) اور اے میری قوم میں اس بات پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف اللہ کے ذمہ پر ہے (معلوم ہوا کہ دین پر عوض واجرت نہ لینا حضرت نوح کی سنت ہے اور دوسری دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام اور کفر ہے) اور میں مومنوں کو چھوڑنے والا نہیں ہوں یقیناً وہ اپنے آقا سے ملنے والے ہیں بلکہ میں تمہیں جاہل قوم سمجھتا ہوں (معلوم ہوا کہ حق بات ملامت سے ڈرے بغیر کہہ دینا چاہئے) اور اے میری قوم اگر میں انہیں چھوڑ دوں تو میری اللہ کے مقابلے میں کون مدد کرے گا تو کیا تم سبق حاصل نہیں کرتے (معلوم ہوا مومنوں سے قطع تعلق کرنا حرام ہے کیونکہ اس پر حضرت نوح نے اللہ کے عذاب کا خوف ظاہر کیا) اور میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور مجھے غیب کا علم نہیں ہے اور میں نہیں کہتا کہ میں کوئی فرشتہ ہوں (معلوم ہوا نبی کو علم غیب نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ بذات خود کرشمے دیکھا سکتا ہے وہ ایک انسان ہے) اور تمہاری آنکھیں جنھیں حقیر سمجھتی ہیں انھیں میں نہیں کہتا کہ اللہ انھیں کبھی کوئی بھلائی نہیں دے گا اللہ اسے خوب جانتا ہے جو انکے دلوں میں ہے یقیناً تب تو میں ضرور ظالم ٹھروں گا (یعنی اگر میں انھیں چھوڑ دوں تب تو میں ضرور ظالم ٹھروں گا) انھوں نے کہا اے نوح تو نے ہم سے بحث کی پھر ہم سے خوب بحث کی تو جسکا تو ہم سے وعدہ کر رہا ہے اگر تو سچا ہے تو اسے ہمارے پاس لے آ (معلوم ہوا کفار سے بحث و مباحثہ کرنا قابل اتباع عمل ہے کیونکہ یہ سنت نوح ہے) اس نے کہا تمہارے پاس اسے صرف اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے اور تم روکنے والے نہیں ہو اور میری نصیحتیں تمہیں نفع نہ دیں گی اگر تمہیں نصیحت کرنا چاہوں جب کہ اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو وہ تمہارا آقا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے یا وہ (کہنے والے) کہتے ہیں اس نے (یعنی محمد رسول اللہ نے) اسے (یعنی قرآن مجید کو) گھڑ لیا ہے کہہ دے اگر میں نے اسے گھڑا ہے تو اسکا جرم مجھ پر ہے اور میرا اس جرم سے کوئی تعلق نہیں جو تم کرتے ہو (یعنی اگر بالفرض میں نے اس قرآن کو گھڑا بھی ہو تو بھی اسکا جرم صرف مجھ پر ہوگا لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم مجرم نہیں ہو) اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے کوئی تسلیم نہیں کرے گا سوائے انکے جو تسلیم کر چکے ہیں لہذا انکے فعل پر جو وہ کیا کرتے تھے پریشان مت ہو (یعنی انکے فعل پر پریشان مت ہو کہ یہ لوگ مشرک ہیں تو اپنے اولاد کو مشرک بنائیں گے کیونکہ اب تیری قوم کا کوئی فرد بھی ایمان لانے کا نہیں) اور ہماری نگرانیاں اور ہماری وحی کی مدد سے کشتی بنا (معلوم ہوا حضرت نوح کو کشتی بنانے کے قاعدے اللہ کی طرف سے بتائے جا رہے تھے) اور مجھ سے نافرمانوں کے بارے میں خطاب مت کرنا وہ غرق کئے جائیں گے (یعنی ان پر ترس کھا کر مجھ سے انکی سفارش نہ کرنا یہ سب غرق کئے جائیں گے) اور جب وہ کشتی بنا رہا تھا اس وقت جب بھی اسکی قوم کی ایک جماعت اس کے پاس گزرتی تو اسکا مذاق اڑاتی وہ کہتا اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہارا مذاق اڑائیں گے جسطرح تم مذاق اڑا رہے ہو تو قریب ہی تم کو یقین ہو جائے گا کہ وہ کون ہے جس کے پاس عذاب آئے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور

جس پر دائمی عذاب اترے گا حتیٰ کہ جب ہمارا حکم آیا اور چشمہ ابل پڑا تو ہم نے کہا کہ اس میں سوار کرلے سب کے جوڑے اور تیرے اہل خانہ کو بھی سوائے انکے جو جن پر بات سبقت ہو چکی ہے اور انھیں بھی جو ایمان لا چکے ہیں اور اسکے ساتھ قلیل لوگ ہی ایمان لائے تھے اور اس نے کہا اس میں سوار ہو جا اللہ کے نام سے اسکا چلنا اور اسکا ٹھہرنا ہے (یعنی اس کشتی کے چلنے کی ابتدا اور انتہا اللہ کے نام سے ہے خیر والی ہے) یقیناً میرا آقا ضرور بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور وہ انھیں لے کر پہاڑوں جیسی موج میں جارہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ الگ ایک جگہ میں تھا اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ اس نے کہا جلد ہی میں پہاڑ کی اوٹ لونگا جو مجھے پانی سے بچالے گا اس نے کہا آج اللہ کے حکم سے بچانے والا کوئی نہیں ہے مگر جس پر اللہ رحم کردے اور ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی پھر وہ غرق ہو گیا (معلوم ہوا نوح جیسا سب سے افضل نبی انکا بیٹا بھی کافر تھا معلوم ہوا اللہ جسکو چاہئے کافر کردے اور جس کو چاہئے مومن کردے بڑی سے بڑی نسبت بھی انسان کو ہدایت نہیں دے سکتی نہ اللہ سے بچا سکتی ہے جب تک وہ خود اسکے لئے محنت نہ کرے) اور کہا گیا اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان برسنا بند کردے اور پانی جذب ہو گیا اور معاملہ طے ہو گیا اور وہ سخاوت والی جگہ آرکی (یعنی وہ کشتی ایسی جگہ آرکی جہاں سہولیں سخاوت کے ساتھ موجود تھیں) اور کہا گیا ظالموں کی ہلاکت ہوئی اور نوح نے اپنے آقا کو پکارا تو اس نے کہا میرے آقا میرا بیٹا میرے اہل خانہ میں سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ بھی سچا ہے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا بھی ہے اس نے کہا اے نوح وہ تیرے اہل خانہ میں سے نہیں ہے بے شک یہ برا عمل ہے لہذا مجھ سے وہ شیء سے محاسبہ مت کر جسکی تیرے پاس یقینی دلیل نہ ہو میں تجھے نصیحت اس لئے کررہا ہوں کہ کہیں تو زیادتی کا شکار نہ ہو جائے (دراصل یہاں حضرت نوح کی اجتہادی غلطی کو بتایا جارہا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو سمجھنے میں خطا کر گئے اور اللہ سے بے دلیل محاسبہ کر دیا اس کی تقریر یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا تھا کہ "اس میں سوار کرلے سب کے جوڑے اور تیرے اہل خانہ کو بھی سوائے انکے جو جن پر بات سبقت ہو چکی ہے اور انھیں بھی جو ایمان لا چکے ہیں" یہاں سے حضرت نوح یہ سمجھے کہ میرا بیٹا جو کہ کافر ہے اسکی بھی نجات ہو گی کیونکہ انھیں اہل خانہ کو کشتی میں بٹھانے کا حکم ہوا تھا اور انکا بیٹا انکے اہل خانہ میں سے تھا اسی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جب انھوں نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو کشتی میں سوار ہونے کے لئے کہا لیکن وہ سوار نہ ہوا اور موج درمیان میں حائل ہو گئی تھی تو حضرت نوح نے اللہ سے یہ محاسبہ کر ڈالا کہ یا اللہ یہ کیا ہوا تو نے تو اہل خانہ کو کشتی میں سوار کرنے کا حکم دیا تھا اور میرا بیٹا عذاب کا شکار ہو گیا اسے تو اہل نجات میں ہونا چاہئے تھا تو اسکے جواب نے اللہ نے فرمایا کہ یہ تیرے ان اہل خانہ میں سے نہیں ہے جن کی نجات کی بات ہوئی تھی بلکہ یہ ان لوگوں میں سے تھا جن پر عذاب کا فیصلہ سبقت کر چکا تھا جیسا کہ اللہ نے کہا تھا لہذا تیرا یہ بے دلیل قطعی میرا محاسبہ کرنا برا عمل ہے اور اسی وجہ سے حضرت نوح نے تنبیہ ہونے پر اللہ سے معافی مانگ لی جیسا کہ آگے آرہا ہے) اس نے کہا میرے آقا میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے وہ محاسبہ کروں جسکی میرے پاس یقینی دلیل نہ ہو اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھاؤں گا کہا گیا اے نوح ہماری سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جو تجھ پر ہیں اور ان جماعتوں پر ہیں جو تیرے ساتھ ہیں اور ان جماعتوں پر جنھیں جلد ہی ہم مہلت دیں گے پھر

انھیں ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا یہ غیب کی خبریں ہیں جنھیں ہم تجھ پہنچاتے ہیں (یہ خبریں غیب کی ہے اسطرح کہ کوئی بھی اپنی طاقت سے انکا ادراک نہیں کرسکتا) اے بندے تجھے اور تیری قوم کو اس سے پہلے انکا علم نہ تھا لہذا برداشت کر یقینا انجام تو پرہیزگاروں کے حق میں ہے

ترجمہ سورہ ہود 50۔۔۔ 83

اور عاد کی طرف انکے بھائی ھود (کو بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے کوئی آقا نہیں ہے تم صرف گھڑنے والے ہو (یعنی حاکمیت تو صرف کی ہے تمہیں اسی کے قول سے فیصلہ کرنا چاہئے لیکن تم خود سے ہی فیصلہ کرتے ہو جسکی اللہ کے قول سے کوئی بنیاد نہیں ہے) اے میرالدی قوم میں تم سے اس پر (یعنی اس حق کی تبلیغ پر) کوئی بدلہ نہیں چاہتا میرا بدلہ صرف اس پر ہے جس نے مجھے تخلیق کیا تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے (معلوم ہوا عقل استعمال کر کے ہدایت حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ گمراہیت کی گہرائیوں میں جا گرے گا) اور اے میری قوم اپنے آقا سے معافی مانگو پھر اس سے توبہ کرو تو وہ تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت پر قوت کا اضافہ کرے گا اور مجرموں کو دوست مت بناؤ انھوں نے کہا اے ہود تو ہمارے پاس کوئی صاف دلیل نہ لایا اور ہم اپنے آقاؤں کو تیری بات کی وجہ سے چھوڑنے والے نہیں ہیں اور ہم تیری بات تسلیم کرنے والے نہیں ہیں (یعنی عاد نے حضرت ہود کی واضح دلیلوں کا زیادتی سے انکار کر دیا اور حضرت ہود کی معقول بات پر اپنے آقاؤں کی تقلید کو فوقیت دی) ہم بس یہ ہی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض آقاؤں نے تجھ پر برائی لازم کر دی ہے اس نے کہا میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور گواہ ہو جاؤ کہ میرا ان شرکاء سے کوئی تعلق نہیں ہے جنھیں تم شریک کرتے ہو سوائے اس کے (یعنی سوائے اللہ کے) تو تم سب میرے خلاف چال چلو پھر تم مجھے مہلت نہ دو یقینا میں نے اللہ پر اعتماد کیا جو میرا اور تمہارا آقا ہے زمین پر ہر چلنے رینگنے والے کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے (یہ محاروے کے طور پر کہا گیا ہے یعنی ہر زمین پر چلنے رینگنے والے اللہ کے قابو میں ہیں) یقینا میرا آقا درست راستے پر ہے پھر اگر تم منہ موڑلو تو میں تمہیں اسکی تبلیغ کر چکا ہوں جس کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اور میرا آقا دوسری قوم کو جانشین بنا دے گا اور تم اسے کچھ نقصان نہ دے سکو گے یقینا میرا آقا ہر شیء پر نگران ہے اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے ہود اور جو اسکے ساتھ تسلیم کر چکے تھے انھیں اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور ہم نے انھیں سخت عذاب سے نجات بخشی اور یہ عاد ہے انھوں نے اپنے آقا کی آیتوں کا جان کر انکار کیا اور اپنے خبر رساؤں کی مخالفت کی اور انھوں نے سارے بے رحموں سرکشوں کے حکم کی پیروی کی اور اس دنیا میں انکے تعقب میں لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی سنو عاد نے اپنے رب کو نہ مانا سنو ہود کی قوم عاد ہلاک ہو گئی (معلوم ہوا جو بھی اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا حاکم یا حاجت روا بنائے گا اور اپنی من مانی کرے گا یہ ہی کام قوم عاد کے تھے تو اسکا حشر بھی وہی ہو گا جو قوم عاد کا ہوا) اور ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے وہ ہی جس نے تمہیں زمین سے تخلیق کیا اور اس نے اس میں تمہیں آباد کیا تو اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو یقینا میرا آقا قریب ہے

قبول کرنے والا ہے انھوں نے کہا اے صالح تو ہمارے درمیان اس سے پہلے پر امید شخصیت تھا کیا تو ہمیں اس بات سے روکتا ہے کہ ہم اس مذہب کی تابعداری کریں جسکی ہمارے بڑے تابعداری کرتے تھے اور یقینا ہم اس بارے میں بڑے شک میں بتلا ہیں جسکی تو ہمیں دعوت دیتا ہے اس نے کہا اے میری قوم تمہاری کیا رائے ہے اگر میں اپنے آقا کی طرف سے صاف دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو کون ہے جو مجھے اللہ سے بچائے گا اگر میں اسکی نافرمانی کروں (معلوم ہوا نبی بھی اگر گناہ کرے تو اسے بھی اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ کوئی عام انسان گناہ کرے تو نبی اسکی شفاعت کرکے قیامت کے دن بچالے گا) تو تم میرے نقصان میں ہی اضافہ کردوگے اور میری قوم یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی بطور کرشمہ ہے تو اسے اللہ کی زمین میں کھاتا چھوڑدو اور اسے برائی سے مت چھوؤ کہ تمہیں قریب کا عذاب آپکڑے (یعنی دنیا ہی میں عذاب آجائے) تو انھوں نے اسے ذبح کرڈالا تو اس نے کہا اپنے گھر میں تین دن نفع لے لو یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے تھے انھیں اپنی رحمت سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بھی یقینا تیرا آقا قوی ہے غالب ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آپکڑا پھر وہ اپنے گھروں میں گٹنوں کے بل پڑے ہوئے تھے جیسا کہ وہ وہاں رہتے ہی نہ تھے (یعنی اللہ کی عذاب کی وجہ سے انکا ایسا حشر ہوگیا کہ انکے رہائش کے آثار تک وہاں سے مٹ گئے کہ گویا کہ وہ وہاں رہتے ہی نہ ہوں) سنو یقینا ثمود نے اپنے آقا کو تسلیم نہ کیا سن لو ثمود ہلاک ہو گئے (قوم ثمود کی تباہی کی وجہ یہ بتائی گئی کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی تابعداری کرتے تھے جو کہ شرک ہے جب اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری کی جاتی ہے تو مذہب بھی تبدیل ہوجاتا ہے وہ اسی کا مذہب اختیار کیا جاتا ہے جس کے وہ تابع ہے معلوم ہوا حاکمیت صرف اکیلے اللہ کی ہے اللہ کے سوا کسی اور کی حاکمیت قبول کرنے والا مشرک و کافر ہے اور اسلام و کفر میں فرق اسی بات کا ہے کہ حاکم صرف اللہ ہے اگر اسکے سوا کسی اور کو حاکم بنایا جائے تو وہ اسی کے مذہب پر ہے) اور ہمارے خبر رساں ابراہیم کے پاس بڑی خوشخبر لائے انھوں نے کہا سلام اس نے بھی کہا سلام تو وہ فورا ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا پھر جب اس نے دیکھا کہ انکے ہاتھ اس تک نہیں پہنچ رہے ہیں تو اس نے انھیں انجان سمجھنا اور ان سے خوف محسوس کیا تو انھوں نے کہا مت ڈر ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے اور اسکی عورت کھڑی تھے تو وہ ہنسی (ظاہر ہے کہ وہ اس بات پر ہنسی کہ ہم خواہ مخواں ڈر رہے تھے یہ تو اللہ کی طرف سے آئے ہیں) پھر ہم نے اسے اِسحاق کی خوشخبر دی اور اِسحاق کے آگے یعقوب کی بھی اس نے کہا اے میری خرابی کیا میں اُولاد جنوں گی جب کہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا شوہر بوڑھا ہے یقینا یہ عجیب چیز ہے انھوں نے کہا کیا تم اللہ کے حکم پر حیران ہو رہی ہو اے گھر والوں تم پر اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہیں یقینا وہ تعریف والا بزرگی والا ہے تو جب ابراہیم سے رعب ختم ہوگیا اور اسکے پاس بڑی خوشخبری آئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے معاملے میں بحث کرنے لگا یقینا ابراہیم بہت بردبار کراہنے والا رجوع کرنے والا ہے اے ابراہیم اس بات کو نظر انداز کردے یقینا تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور یقینا انکے پاس نہ لوٹنے والا عذاب آنے والا ہے (یعنی جناب ابراہیم قوم لوط سے عذاب ملتوی کرنے پر بحث کررہے تھے جب کہ اللہ کے حکم کے خلاف تھا جائز نہیں تھا کیونکہ اللہ کے حکم پر ہی وہ فرشتے عذاب دینے آئے تھے لہذا اللہ نے انہیں اس حرکت سے باز رہنے کی تنبیہ کی

معلوم ہوا اللہ کا پیغام پہنچانے کے علاوہ دیگر معاملات سے نبی سے غلطی ہونا عام بات ہے انکی بشریت کا تقاضا ہے وحی پہنچانے میں غلطی کا امکان اسوجہ سے نہیں ہے کہ اگر امکان ہو تو اللہ کا پیغام پہنچانا باطل ہوا اور سب کا سب مشکوک ہوگا جب کہ ہو نہیں سکتا تو جب نبی خود محتاج اصلاح ہے تو اسکا ذاتی فیصلہ کسی بشر کے لئے قابل التفات وقابل عمل نہیں بلکہ فیصلہ صرف اللہ واحد قہار کا ہے کیونکہ اس کے سوا کوئی ہمارا رب نہیں ہے) اور جب ہمارے خبر رساں لوط کے پاس آئے تو انکی وجہ سے وہ پریشان ہوگیا اور انکی وجہ سے کافی تنگ ہوگیا اور کہا یہ مشکل دن ہے اور اسکے پاس اسکی قوم آئی دوڑتی ہوئی اور پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے اس نے کہا اے میرے قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے خوب ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو اور مجھ میرے مہمانوں کے آگے رسوا مت کرو کیا تم میں کوئی سمجھدار شخص نہیں ہے (یعنی قوم لوط عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت پوری کرتے تھے جب انھیں یہ خبر ملی کہ حضرت لوط کے گھر لڑکے آئے ہیں تو وہ بے قرار ہو کر آ گئے لیکن حضرت لوط انھیں روکنے لگے اور اپنی بیٹیاں آگے کر دیں کہ ان سے دبر میں وطی کر لو لیکن مجھے رسوا مت کرو اور جناب لوط علیہ السلام نے نکاح کا ذکر تک نہیں کیا) تو انھوں نے کہا تو جانتا ہے کہ ہمارا تیری بیٹیوں میں کوئی حصہ نہیں ہے اور تجھے پتا ہے جو ہم چاہتے ہیں (یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قوم لوط کا عمل یہ تھا کہ وہ عورتوں کو اپنی زندگی سے نکال کر مردوں سے حاجت پوری کرتے تھے اور عورتوں سے دلچسپی نہیں رکھتے تھے اسے لواطت کہتے ہیں اور اسی بات کو اللہ نے جگہ جگہ بتایا ہے یہ عمل نسل کشی کا ذریعہ بنتا ہے نسلی آفزائش فطرت کو مطلوب ہے) اس نے کہا کاش کہ میری تم پر قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط طاقت کا ہی تحفظ لے لیتا (یہ جملہ حضرت لوط نے تب کہا تھا جب انھیں اپنے مہمانوں کے بارے میں علم نہیں تھا کہ یہ کوئی انسان نہیں ہیں انسانی روپ میں اللہ کی جانب سے آئے ہیں) پھر انھوں نے کہا اے لوط یقینا ہم تیرے آقا کے خبر رساں ہیں وہ تیرے پاس کبھی بھی نہ آسکیں گے تو تم اپنے اہل خانہ کو لے کررات کے اَوقات میں سفر کرو اور تم میں سے کوئی بھی توجہ نہ دے سوائے تمہاری عورت کے اسے وہ پہنچے گا جو ان لوگوں کو پہنچے گا یقینا انکے وعدے کا وقت صبح ہے کیا صبح قریب نہیں ہے (یعنی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ان پر صبح اللہ کا عذاب اترنے والا ہے اور صبح ہونے ہی والی ہے) تو جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسکے بلند حصے کو اسکا پست حصہ بنا دیا (یعنی بستی کو الٹ دیا) اور ہم نے ان پر ترتیب وار پکی مٹی کے پتھر کی بارش کر دی تیرے رب کے مطابق (پتھر) نشان لگے ہوئے تھے اور وہ ان نافرمانوں سے دور نہ تھے

ترجمہ سورہ ہود 84۔۔۔123

اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا (یعنی انکے قومی بھائی شعیب کو بھیجا یعنی نبی بنا کر قوم کی طرف دوسری مخلوق نہیں بلکہ اسی مخلوق میں سے اور اسی قوم میں سے ایک رسول بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی تقلید کرو جس کے سوا اور کوئی لائق تقلید نہیں ہے اور ماپ اور ترازو کو پورا کرو یقینا میں تمہیں بھلائی کے ساتھ سمجھتا ہوں (یعنی تمہیں ذی نعمت سمجھتا ہوں) میں تم پر گھیرنے والے دن کے عذاب سے خائف ہوں اور میری قوم ماپ اور ترازو کو انصاف کے ساتھ مکمل کرو اور انسانوں کے لئے انکی اشیاء کو کم مت کرو اور زمین

میں فساد مت مچاؤ جواللہ نے باقی رکھی ہیں تمہارے لیئے وہ بہتر ہے اگر تم تسلیم کرنے والے ہو (یعنی تمہاری حقیر دولت وخواہش پرستی سے وہ بہتر ہے جواللہ نے باقی رکھا ہے) اور میں تم پر زبردستی کرنے والا نہیں ہوں (یعنی میں تمہیں زبردستی خالص اللہ کی حاکمیت قبول کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا) انھوں نے کہا اے شعیب کیا تیرا دین تجھے یہ حکم دیتا ہے کہ ہم اس مذہب کو چھوڑ دیں جس کی تابعداری ہمارے بڑے کرتے تھے یا پھر ہم اپنے اَموال میں اپنی چاہت سے کام لینا ترک کردیں تو تو بردبار سمجھدار نکلا اس نے کہا اے میری قوم تمہاری کیا رائے ہے اگر میں اپنے آقا کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھی نعمت دی ہو اور میں تمہاری مخالفت کرکے تمہیں اس طرف لانا نہیں چاہتا جس سے میں تمہیں روکتا ہوں میں تو صرف سدھار پیدا کرنا چاہتا ہوں جتنی مجھ میں طاقت ہے اور میری توفیق صرف اللہ کے سبب سے ہے میں نے بس اسی پر اعتماد کیا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں (معلوم ہوا کسی بھی بات کی توفیق محض اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ کے سوا کوئی اعتماد و بھروسے کا لائق نہیں اللہ کے حکم کے بغیر کسی پر اعتماد نہیں ہوسکتا لہذا یہ کہنا کہ ہم نے مولوی یا مفتی پر اعتماد کرکے اسکی بات مانی ہے یہ حرام اور شرک ہے بلکہ اسکے اللہ کی آیت طلب کی جائے گی اور اس آیت کریمہ کی مانی جائے اس پر اعتماد کیا جائے گا کسی اور پر نہیں) اور اے میری قوم میرا اختلاف تمہیں مجرم نہ بنادے کہ تمہیں اسی کی مثل پہنچے جو قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح کو پہنچا اور قوم لوط تم سے دور نہیں ہے (معلوم ہوا قوم لوط کے عذاب کا معاملہ قوم شعیب سے قریب ہی ہوا تھا) اور اپنے آقا سے معافی مانگو پھر اسکی طرف رجوع کرو (یعنی معافی کے لیئے اسی کی طرف رجوع کرو معلوم ہوا اللہ کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں) یقینا میرا آقا بڑا مہربان بہت محبت کرنے والا ہے انھوں نے کہا اے شعیب جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت ساری باتیں ہمیں سمجھ نہیں آتیں اور ہم تجھے اپنے درمیان کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تیری جماعت نہ ہوتی تو ہم ضرور تجھے سنگسار کرڈالتے اور تو ہم پر حاوی نہیں ہے تو اس نے کہا اے میری قوم کیا میری جماعت تم پر اللہ سے زیادہ غلبہ رکھتی ہے (یعنی تم میری جماعت سے ڈرتے ہو لیکن اللہ سے نہیں ڈرتے اور اسکی نافرمانی کیئے جارہے ہو جب کہ اللہ میری جماعت سے بہت زیادہ غلبے والا ہے) اور تم نے تو اسے اپنے پیچھے ڈال دیا ہے یقینا میرا آقا تمہارے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے اور میری قوم اپنی حیثیت کے مطابق عمل کرو میں بھی عمل کرتا ہوں عنقریب تمہیں اسکا یقین ہوجائے گا وہ کون ہے جس کے پاس عذاب آئے گا جو اسے ذلیل کردے گا اور کون غلطی پر ہے اور انتظار کرو میں تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب اور جو اسکے ساتھ تسلیم کرچکے تھے انھیں اپنی رحمت کے ذریعے نجات دے دی اور نافرمانوں کو عذاب نے آ پکڑا پھر وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے جیسے کہ وہ وہاں رہتے ہی نہ تھے سن لو مدین ہلاک ہوا جسطرح قوم ثمود ہلاک ہوئی تھی اور ہم نے موسی کو اپنی دلیلوں اور کھلے غلبے کے ساتھ فرعون اور اسکی جماعت کی طرف بھیجا تو انھوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور فرعون کا حکم غلط تھا وہ اپنی قوم کے پاس قیامت کے دن آئے گا پھر وہ انھیں آگ میں ڈال دے گا اور کتنا برا گھاٹ ہے جہاں یہ جائیں گے اور اس (دنیا) میں انکے تعقب رحمت سے دوری لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی کتنا برا حصہ ہے جو انھیں عطا کیا گیا (لعنت رحمت سے دوری کو کہتے ہیں جس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے وہ دنیا اور آخرت

دونوں میں بھلائی سے محروم ہوگا اور جنت اور مغفرت اس پر حرام ہوگی کیونکہ وہ رحمت سے دور ہے تو یہ یاد رکھیں جس کے بارے میں قرآن مجید میں یہ لکھا ہوکہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہے تو سمجھ لیں کہ وہ کافر ہے جنت و مغفرت اس پر حرام ہے کیونکہ یہ سب رحمتیں ہیں) یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تجھے بتاتے ہیں ان میں سے بعض قائم ہیں اور تباہ ہوچکی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا لیکن وہ اپنے نفس پر ظلم کیا کرتے تھے تو جب تیرے آقا کا حکم آیا تھا انھیں انکے آقاؤں نے کچھ فائدہ نہ دیا جن سے وہ دعا مانگا کرتے تھے اور انھوں نے (یعنی انکے آقاؤوں نے) تو صرف انکی تباہی میں اضافہ کیا (کہ انھوں نے اللہ کے سوا انکو اپنا آقا بنا کر انکی تقلید و تابعداری کی انکے لئے حاکمیت مان لی) اور یوں ہی تیرے آقا نے پکڑ کی تھی جب اس نے بستیوں کی پکڑ کی وہ نافرمان تھیں یقیناً اسکی پکڑ سخت تکلیف دیتی ہے یقیناً اس میں ضرور دلیل ہے انکے لئے جو آخرت کے عذاب سے خائف ہوں یہ وہ دن ہے جب انسان کو اسکے لئے جمع کیا جائے گا اور یہ حاضری کا دن ہے اور ہم اسے صرف شمار کی ہوئی مدت تک مہلت دے رہے ہیں جس دن کوئی نفس اسکے اجازت کے بغیر کلام نہ کرسکے گی تو ان میں سے بعض بدبخت اور بعض سعادت مند ہوں گے اور جو بدبخت ہونگے تو آگ میں ہونگے انکی وہاں سانسوں کی آوازیں آئیں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یہ محاورانہ انداز میں کہا گیا ہے اسکا مطلب ہے وہ ہمیشہ عذاب میں بتلا رہیں گے یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین و آسمان ختم ہوجانے پر عذاب بھی ختم ہوجائے گا) مگر جو تیرا آقا چاہے یقیناً تیرا آقا جو چاہتا ہے اسے خوب کرنے والا ہے (یعنی اگر اللہ چاہے تو اس کے برخلاف بھی ہوسکتا ہے لیکن وہ جو چاہتا ہے اسے کرنے پر خوب قادر ہے لیکن دوسرے آیتوں میں اللہ سے فرمادیا کہ کافروں مشرکوں کی کوئی معافی نہیں ہوگی یعنی اللہ چاہے تو انھیں معاف کرسکتا ہے لیکن وہ کرے گا نہیں جیسا کہ اسکا وعدہ ہے) اور جو سعادت مند ہونگے تو جنت میں ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں مگر جو تیرا آقا چاہے ختم نہ ہونے والی جزا ہے (یعنی اللہ چاہے تو جنت سے اہل جنت کو نکال بھی سکتا ہے لیکن ایسا ہوگا نہیں یہ نہ ختم ہونے والا ثواب ہے) لہذا اس مذہب کے حوالے سے شک میں مت پڑھ جس کی تابعداری وہ کرتے ہیں وہ صرف اسی طرح تابعداری کرتے ہیں جسطرح انکے بڑے پہلے تابع فرمانی کیا کرتے تھے اور ہم انھیں انکا حصہ بغیر کمی کے پورا دینے والے ہیں (یعنی اس غیر اللہ کی تقلید و تابعداری کا عذاب انھیں پورا پورا دیا جائے کچھ کمی نہیں ہوگی) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی کتاب دی تو اس میں مخالفت ہوگئی (یعنی اس میں قوم کی طرف سے انکار کا رویہ سامنے آگیا) اور اگر تیرے رب کی بات سبقت نہ کرجاتی (یعنی سزا کا وقت مقرر نہ ہوتا) تو ضرور انکے درمیان فیصلہ ہوجاتا اور یقیناً وہ اس کی طرف سے بڑے شک میں بتلا ہیں اور یقیناً تیرا آقا سب کو انکے اعمال پورے پورے دے گا یقیناً وہ انکے اعمال سے باخبر ہے تو اے بندے سیدھا رہ جسطرح تجھے اور جنھوں نے تیرے ساتھ رجوع کیا ہے انھیں حکم دیا ہے اور حد سے نہ بڑھو وہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو اور جنھوں نے نافرمانوں پر مطمئن نہ ہوکہ تمہیں آگ پہنچے اور تمہارا اللہ کے خلاف کوئی ساتھی نہ ہوگا پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی اور نماز دن کے دو کناروں اور رات کے ابتدائی حصوں میں قائم کرو یقیناً نیکیاں برائیاں ختم کرتی ہیں یہ نصیحت لینے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے (معلوم ہوا نماز کے اوقات صرف تین ہیں ایک دن کے ابتدائی کنارے پر جب سورج طلوع ہوتا

ہے اس وقت کو عربی میں فجر کہتے ہیں اور دوسرا دن کا کنارہ سورج ڈھلنے سے یعنی سورج زرد ہونے سے دن ختم ہونے تک یعنی سورج غروب ہونے تک ہے یہ دوسری نماز ہے یہ عصر ہے اور تیسری رات کے ابتدائی حصے میں ہے یہ مشرق سے اندھیرا شروع ہونے سے اندھیرا چھا جانے تک ہے کیونکہ یہ ہی رات کا ابتدائی حصہ ہے اسے صلوۃ العشاء کہتے ہیں باقی جن روایات میں پانچ صلوۃ کا ذکر ہے اسکا جواب ہم اپنی کتاب حل الخلافیات بر دھا الی الآیات البینات وغیرہ کتابوں میں دے چکے ہیں) اور صبر کر کہ بے شک اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ تم سے پہلی نسلوں میں غور و فکر کرنے والے لوگ ہوتے جو زمین کا نظام بگاڑنے سے روکتے ہوں مگر چند ہی تھے ان میں سے بعض جنھیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی (معلوم ہوا فساد کو دور کرنا ہم سب کی ذمے داری ہے اللہ نے اس بات پر زجر و توبیخ کی کہ تم سے پہلی نسلوں میں غور و فکر والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو فساد کو روکتے) اور نافرمانوں نے اسکی پیروی کی جس مذہب میں وہ بضد ہو گئے تھے اور وہ مجرم بنے اور تیرا آقا بستیوں کو کسی زیادتی کی وجہ سے قتل کرنے والا نہیں جب تک اسکے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں (یعنی جب تک وہ لوگوں کی اصلاح کرتے رہیں گے عدل و انصاف قائم کرتے رہیں گے اور دوسروں کو برائیوں سے روکتے رہیں گے ان پر عذاب نہیں آئے گا) اور تیرا آقا اگر چاہتا تو ضرور وہ انسانوں کو ایک جماعت بنا دیتا اور وہ مخالفت کرتے رہیں گے سوائے انکے جس پر تیرے آقا نے رحم کر دیا ہو (یعنی لوگ دین حق سے منحرف ہوتے رہیں گے سوائے انکے جن پر اللہ نے رحم کیا ہے) اور اسی لئے تو اس نے انکی تخلیق کی ہے (یعنی انکی تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے عمل سے اپنے اختیار کے ساتھ حق و باطل کو انجام دیں پھر اس پر فیصلہ کیا جا سکے۔) اور تیرے آقا کی بات تمام ہو چکی ہے کہ میں ضرور جنات اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دونگا (یعنی اللہ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ جنات و انسان سے جہنم کو بھرے گا تو ظاہر ہے ایسے لوگ تو پیدا ہونگے جو اللہ کی حاکمیت سے دوسروں کو شریک کریں گے اور اسکی بڑی نافرمانیاں کریں گے اور جہنم میں جائیں گے) اور اے بندے رسولوں کی خبروں میں سے یہ سب ہم تجھے بتاتے ہیں جن کے ذریعے سے ہم تیرے دل کو ثابت رکھتے ہیں اور تیرے پاس ان میں حق بات آ چکی ہے اور وعظ و نصیحت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئے اور اے بندے جو لوگ تسلیم نہیں کرتے انھیں کہہ دے اپنی حیثیت کے مطابق عمل کرو میں بھی عمل کرتا ہوں اور انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں اور آسمانوں اور زمین کی غائبات اللہ کی ہیں اور اسی کی طرف سارے اُمور لوٹائے جاتے ہیں (یعنی سارے کے سارے معاملات کس نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا یہ سب اللہ کے پاس لوٹایا جاتا ہے کسی اور کی طرف نہیں) لہذا اے بندے اسکی تابعداری کر اور اس پر اعتماد کر اور تیرا آقا تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے

ترجمہ سورہ یوسف مع تفہیم

ترجمہ سورہ یوسف 01۔۔۔21

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے الر (اس طرح کے کلمات سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں یہ کلمات اس سورت کا نام ہوتے ہیں جس کے ابتدا میں یہ آتے ہیں اور اسکا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ سننے پڑھنے والا متوجہ ہو جاتا ہے) یہ صاف صاف بتانے

والی کتاب کی آیتیں ہیں (معلوم ہوا قرآن مجید کی آیتیں ظاہر اور واضح ہیں انھیں کسی قسم کی تشریح و تفصیل کی ضرورت نہیں اور جو انکے ظاہری معنی کا انکار کرے وہ کافر ہے کیونکہ وہ قرآن مجید کے واضح و ظاہر بتانے والی آیتوں کو ٹھکرانے والا ہے) یہ یقینی بات ہے کہ ہم نے اسے نازل کیا کہ وہ پڑھی جا سکتی ہے فصیح ہے تاکہ تم سمجھ سکو (معلوم ہوا اللہ نے اپنی کتاب کو اتنا آسان و فصیح کردیا ہے کہ ہم اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں لہذا یہ کہنا کفر ہے مجھے قرآن مبین سمجھ نہیں آتا وہ آسان عربی زبان میں ہے لہذا بس واجبی عربی آنا ضروری ہے) اے بندے ہم تجھے سب سے بہتر قصہ بتا رہے ہیں اس وحی کی وساطت سے جو ہم نے تیری طرف کی ہے یہ قرآن اگرچہ تو اس سے پہلے ضرور غافل تھا (اللہ نے وحی کی تشریح صرف قرآن سے کی ہے اس تشریح میں کسی اور شیء کو داخل نہیں کیا تو معلوم ہوا وحی صرف قرآن ہے حدیث وحی نہیں اور دوسری بات یہ کہ اللہ نے قصۂ یوسف کو سب سے بہتر قصہ قرار دیا معلوم ہوا سارے انبیاء کے قصوں میں سب سے بہتر قصہ یوسف کا قصہ ہے سلام علیہ اور یہ قصہ پڑھنے والے کو بھی اسکا علم ہوجائے گا کہ یہ سب سے بہتر قصہ ہے جس میں اللہ نے اپنے نیک اور یتیم بندے کو پستی سے بلندیوں تک پہنچا دیا کیونکہ وہ اپنے سچے آقا کا فرمان بردار اور اسکے لئے قربانیاں دینے والا تھا) جب یوسف نے اپنے باپ کو کہا اے میرے باپ میں نے دس تارے دیکھے اور ایک سورج اور ایک چاند میں نے انھیں اپنے لئے جھکتے ہوئے دیکھا اس نے کہا اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں کو مت بتانا ورنہ وہ تیرے لئے خوب چال چلیں گے یقینا ابلیس انسانوں کا صاف دشمن ہے (ظاہر ہے کہ اسکا وجہ بھائیوں کا حضرت یوسف سے حسد تھا جب یہ خواب وہ سنتے جو ظاہری طور پر اپنے بنیادی معنی میں واضح تھا تو وہ سمجھ جاتے کہ اسے بڑی نعمت ملنے والی ہے) اور اسی طرح تیرا آقا تجھے چن لے گا اور وہ تجھے باتوں کی تفسیر و توضیح کی تعلیم دے گا (یعنی پیچیدہ باتوں کی تشریح کا ملکہ اللہ تجھ دے گا اور تو اسکا چنا ہوا بندہ ہوگا یہ خواب کی تعبیر حضرت یعقوب نے اپنی وحی سے بتائی تھی محض اندازے سے نہیں ۔ خواب کی تعبیر علم غیب کے لئے بغیر معلوم نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ مستقبل کی خبر ہوتی ہے لہذا خواب کی تعبیر صرف نبی ہی بتا سکتا ہے آج کل جو لوگوں نے تعبیر بتانے کا ڈرامہ لگا رکھا ہے یہ سب فراڈ و جھوٹے لوگ ہیں شہرت یا دولت یا اپنے فرقے کو ترقی دینے کے لئے ایسا کرتے ہیں یہ ان اجتناب ضروری ہے) اور وہ اپنی نعمت تجھ پر اور خاندان یعقوب پر تمام کرے گا جسطرح اس نے تیرے دو والد ابراہیم اور یعقوب پر پہلے سے تمام کیا یقینا تیرا آقا بہت علم والا حکمت والا ہے بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں سوال کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (یعنی انکے اس واقعے سے ہمیں حق و باطل و صحیح و غلط اور حرام و حلال اور اچھے و برے کی دلیلیں حاصل ہوتی ہیں) جب انھوں نے کہا یوسف اور اسکا بھائی ہمارے والد کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں یقینا ہمارے والد صاف غلطی میں مبتلا ہیں (حضرت یعقوب کے بیٹوں سے ان سے بدگمانی کی کہ ہمارے والد تو یوسف اور اسکے بھائی سے بلاوجہ زیادہ محبت کرتے ہیں حالانکہ انکی یہ بات غلط تھی) مار ڈالو یوسف کو یا اسے کسی زمین میں پھینک دو تو پھر تمہارے والد کی توجہ تمہارے لئے خالی ہوجائے گی اور اسکے بعد تم نیک بن جانا (کہ یوسف کے ساتھ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا) ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل مت کرو اور اسے کنویں کی گہرائیوں میں ڈال دو قافلے میں سے کوئی اسے اٹھالے گا اگر تمہیں کرنا ہی ہے

انھوں نے کہا اے ہمارے والد آپ کو کیا پریشانی ہے کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہم پر اطمینان نہیں کرتے (حضرت یعقوب کو علم تھا کہ یوسف کے بھائی ان سے جلتے ہیں) اور ہم تو اسکے ہمدرد ہیں اسے کل ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ کھائے اور کھیلے اور ہم اسکے محافظ ہونگے اس نے کہا مجھے اس بات سے پریشانی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور مجھے ڈر ہے کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم بے خبر رہو (ممکن ہے کہ یہ حضرت یعقوب کی طرف سے بہانہ ہو یا پھر واقعی انھیں یہ خطرہ بھی ہوگا) انھوں نے کہا اگر اسے بھیڑیا کھالے حالانکہ ہم جماعت کی صورت میں ہیں ورنہ تو ہم نقصان میں ہیں تو جب وہ اسے لے گئے اور انھوں نے اتفاق کرلیا کہ وہ اسے کنویں کی گھیرائیوں میں ڈال دیں گے اور ہم نے اسکی طرف وحی کی ضرور تو انھیں انکے اس کام کی خبر دے گا اور انھیں اِحساس بھی نہیں ہوگا (یعنی اسی کنویں میں اللہ نے حضرت یوسف کو نبوت دے دی تھی کیونکہ غیر نبی کو وحی نہیں ہوتی) اور وہ اپنے باپ کے پاس رات کے ابتدائی اندھیرے میں روتے ہوئے آئے انھوں نے کہا اے ہمارے والد ہم دوڑ لگانے لگے اور ہم نے یوسف کو ہمارے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہماری بات ماننے والے نہیں ہیں اگرچہ ہم سچے ہیں اور وہ اسکی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے اس نے کہا نہیں حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے تمہارے نفس سے معاملے کو سنوار دیا ہے (یعنی تم جھوٹ بول رہے ہو بلکہ نفس پرستی کی وجہ سے تم اپنی برائی کو اچھائی سمجھ لیا ہے اور ممکن ہے کہ یہ الزام حضرت یعقوب نے وحی کے ذریعے لگایا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شواہد کے بنیاد پر یہ بات کہی تھی واللہ اعلم) تو صبر کرنا بہتر ہے اور جو تم بتاتے ہو اس سے جسکی پناہ لی جاتی ہے وہ اللہ کی ہستی ہے اور ایک قافلہ آیا تو اس نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا پھر اس نے اپنا ڈول ڈالا اس نے کہا اے بڑی خوشخبری یہ تو لڑکا ہے اور انھوں نے اسے سامان میں چھپالیا اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ کررہے تھے اور انھوں نے اسے چند گنتی کے حقیر دام کے بدلے فروخت کردیا اور وہ اس سے جان چھڑا رہے تھے اور جس نے اسے مصر سے خریدا اس نے اپنی عورت کو کہا اسکی رہائش کو اچھا کر قریب ہے کہ وہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے اُولاد بنالیں (شاید اس خریدنے والے کی اولاد نہیں ہوگی اس وجہ سے اس نے یہ جملہ بولا اور اس جملے سے ظاہر ہے کہ حضرت یوسف کو خریدنے والا انکے ساتھ برائی کا ارادہ نہ رکھتا تھا) اور اسطرح ہم نے یوسف کو زمین میں استقلال بخشا اور تاکہ ہم اسے باتوں کی تشریح کی تعلیم دیں اور اللہ اپنے کام پر حاوی ہے لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے (اس جملے سے ظاہر ہے کہ باتوں کی تشریح کے علم انھیں خریدے جانے کے بعد سیکھایا گیا)

ترجمہ سورہ یوسف 22 ۔ ۔ ۔ 57

اور جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچا تو ہم نے اسے شریعت اور علم دیا اور نیکوکاروں کو ہم یوں ہی بدلہ دیتے ہیں (معلوم ہوا کہ جو اللہ کے ساتھ نیک رویہ رکھتا ہے اسے اہمیت دیتا ہے تو اللہ اسے شریعت کا عالم و فقیہ بنا دیتا تھا لیکن یہ شریعت کا علم اللہ نے حضرت یوسف کو تب سیکھایا جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچے اس سے پہلے نہیں معلوم ہوا انسان کی زندگی میں اسکی پختہ عمر کا بڑا کردار ہوتا ہے) اور جس عورت کے گھر میں وہ تھا اس نے اسے ورغلایا اور اس نے دروازے بند کردیئے اور اس نے کہا چل آجا اس نے کہا اللہ کی پناہ یقینا میرے رب نے

میرے ٹھکانے کو اچھا بنایا ہے نافرمان کامیاب نہیں ہوتے اور اس عورت نے اسکا ارادہ کیا اور وہ بھی اس کا ارادہ کر لیتا اگر اپنے آقا کی قطعی دلیل نہ دیکھ لیتا (معلوم ہوا نبی ہر گناہ سے معصوم نہیں ہوتا اسے گناہوں کا صدور ممکن ہوتا ہے سوائے تبلیغ وحی کی ذمہ داری میں ورنہ اللہ یہ نہ فرماتا کہ وہ بھی اس عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے آقا کی قطعی دلیل نہ دیکھ لیتا اور قطعی دلیل یہ ہے کہ زنا جسکی طرف وہ عورت بلا رہی تھی حرام ہے اللہ کی ایسی فرمان برداری مطلوب ہے اسی وجہ سے اللہ نے اس حالت کو قصے میں نصیحت کا حصہ بنا دیا لیکن زنا نہ کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ زنا اس وجہ سے نہیں کرتے کہ انھیں موقع نہیں ملتا ورنہ وہ ضرور کرتے اور ایسے لوگ کامیاب نہیں ہوتے) اسی طرح ہوا تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دور کر دیں یقیناً وہ ہمارے منتخب تابعداروں میں سے تھا اور ان دونوں نے دروازے کی طرف دوڑ لگائی (حضرت یوسف سلام علیہ پہلے بھاگے اور انکو پکڑنے کے لئے وہ عورت انکے پیچھے بھاگی یوسف آگے تھے اور عورت پیچھے تھی) اور اسکی قمیص اس نے پیچھے سے پھاڑ دی اور ان دونوں نے اس عورت کے سردار کو اس دروازے کے پاس پایا (ظاہر ہے کہ وہ گھر کا سرپرست و سردار تھا ضروری نہیں کہ وہ اسکی بیوی ہی ہو وہ اسکی مستقل خادمہ یعنی لونڈی بھی ہو سکتی ہے) اس نے کہا اسکا بدلہ کیا ہونا چاہیئے جو تیرے اہل خانہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے سوائے یہ کہ اسے قید کر دیا جائے یا المناک سزا ہو اس نے (یعنی یوسف نے) کہا اس نے مجھے بہلایا اور اسکے اہل خانہ میں سے ایک گواہ نے بھی گواہی دی (پھر تفتیش کے معیار کے طور پر یہ کہا گیا کہ) اگر اسکی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہو تو وہ سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے اور اگر اسکی قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو اس نے جھوٹ بولا اور وہ سچا ہے تو جب اس نے اسکی قمیص کو دیکھا وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی اس نے کہا بلاشبہ یہ تم عورتوں کی چال ہے یقیناً تمہاری چال بڑی ہے یوسف اسے نظر انداز کر دے اور تو اپنے گناہ کی معافی مانگ تو غلطی پر تھی اور اس شہر کی بعض عورتوں نے کہا سردار کی عورت اپنے نوجوان کو لبھاتی ہے وہ تو اسے عشق میں بتلا کر چکا ہے (یہ بات لوگوں میں پہلے گئی تھی اسی وجہ سے لوگ باتیں بنانے لگے اور یہ اس عورت کی شہوت پرستی تھی کوئی محبت نہیں) ہم اسے کھلی بے راہ روی میں دیکھ رہی ہیں تو جب اس نے انکی چال کو سنا اس نے انکو پیغام بھیجا اور انکے لئے سہارا تیار کیا اور سب کو ایک ایک چھری دے دی اور کہا ان کے پاس نکل کر آ تو جب انھوں نے اسے دیکھا تو اس پر حیران ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور انھوں نے کہا اللہ کی پناہ یہ کوئی انسان نہیں ہے یہ عزت والا فرشتہ ہی ہے (معلوم ہوا کہ حضرت یوسف کافی خوبصورت مرد تھے یا پھر اس شہر یا ملک میں جہاں وہ رہتے تھے وہاں زیادہ خوبصورت لوگ نہیں ہوتے ہونگے تو اسی وجہ سے ان عورتوں کو اتنی حیرانی ہوئی اور بے توجہی میں اپنے ہاتھ پر چھری چلا دی) اس نے کہا یہ ہے جس پر تم مجھے ملامت کر رہی تھیں اور میں نے اسے لبھایا تو وہ بچا اور اگر وہ ایسا نہ کرے گا جسکا میں اسے حکم دیتی ہوں تو اسے ضرور قید کیا جائے گا اور ضرور ذلیل ہو گا اس نے کہا اے میرے آقا قید مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جس بات کی وہ مجھے دعوت دیتے ہیں (یعنی وہ عورت اکیلے ہی یہ دعوت نہیں دے رہی تھی) اور اگر تو مجھ سے انکی چال دور نہ کرے گا تو میں انکی طرف بہہ جاؤں گا اور میں جاہل بن جاؤں گا (یعنی اگر میں یہاں سے نہ نکلا تو میں گناہ میں بتلا ہو جاؤں گا کیونکہ ان لوگوں کا دباؤ زیادہ ہو گیا ہے اور قید گناہ سے بے شک بہتر ہے) تو اسکے آقا نے اسکی دعا قبول کر لی پھر

انکی چال اس سے دور کر دی یقیناوہ ہی تو سننے والا خوب علم والا ہے پھر (کمزور) دلیلیں دیکھنے کے بعد انکے لئے بات ظاہر ہوئی کہ ضرور وہ اسے ایک وقت تک قید کریں گے اور اسکے ساتھ زندان میں دو لڑکے داخل ہو گئے ایک نے کہا میں نے دیکھا میں شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا میں نے دیکھا میں اپنے سر پر روٹی اٹھایا ہوا ہوں جسے پرندہ کھا رہا ہے ہمیں اسکی تشریح کی خبر دے ہم تجھے نیک سمجھتے ہیں (یعنی وہ دونوں بھی حضرت یوسف کو نیک مانتے تھے حالانکہ وہ ایک مجرم کی طرح قید تھے تو اسکی وجہ یہ ہی ہو سکتی ہے کہ حضرت یوسف کے ساتھ رہ کر وہ ان کی غیرت و پارسائی اور تقوی کو سمجھ گئے ہونگے یا پھر انکی نیک نامی دوسروں سے سنی ہوگی) اس نے کہا تم دونوں کے پاس کھانا جو تمہیں دیا جاتا ہے اسکے تمہارے پاس آنے سے پہلے ہی میں تم کو اسکی تشریح بتادونگا اس میں سے جو میرے آقا نے مجھے تعلیم دی ہے میں نے اس قوم کا مذہب ترک کر دیا جو اللہ کو نہیں مانتے اور وہ آخرت کو ٹھکرانے والے ہیں اور میں نے اپنے بڑوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب کی پیروی کی ہے ہم اللہ کے ساتھ کسی کو حصہ دار نہیں بناتے یہ اللہ کے فضل کا حصہ ہے جو ہم پر اور انسانوں پر ہے لیکن اکثر انسان فرمانبرداری نہیں کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ حق کا کوئی مناسب موقع چھوڑنا نہیں چاہیئے جیسے حضرت یوسف اس حالت میں بھی مذہب اسلام کی تبلیغ کی جب وہ لوگ صرف تعبیر معلوم کرنے آئے تھے لیکن موقع مناسب ہونا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ وہ طیش میں آجائیں اور بعض جگہ اپنے زور سے اللہ کی نافرمانی سے روکنا ہوتا ہے تو جہاں ہاتھ و ہتھیار سے روکنا مناسب ہو وہاں ویسے روکا جائے ۔) اے زندان کے دوساتھیوں مختلف آقا بہتر ہیں یا اللہ واحد جو خوب غالب ہے تو اسکے سوا بس ناموں کی تابعداری کر رہے ہو جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے رکھ لئے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے کوئی قطعی دلیل نہ اتاری فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے اس نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی تابعداری نہ کرو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے (یعنی آقا یعنی حاکم ایک ہی ہو سکتا ہے دو نہیں ہو سکتے کہ دونوں کی تابعداری کی جائے ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اور حضرت یوسف نے انکے مذہب کو باطل کرنے کے لئے فرمایا کہ تم جن کی تابعداری کرتے ہو وہ صرف فرضی کردار و نام ہیں انکا حقیقت میں کوئی وجود نہ تھا تو انھیں آقا کیسے مانا جا سکتا ہے جنکا کوئی وجود ہی نہ تھا انکی آقائیت و حاکمیت کے ثبوت میں اللہ نے کوئی قطعی دلیل نہیں اتاری ہے تو تابعداری صرف اللہ کی ہے یہی سیدھا طریقہ ہے ۔) اے زندان کے دوساتھیوں تم میں سے ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا اور دوسرے کو سولی دی جائے گی پھر پرندہ اسکا سر کھائے گا وہ معاملہ طے کر دیا گیا ہے جس کے بارے میں تم جواب طلب کر رہے تھے اور اس نے اس شخص کو کہا جس نے گمان کیا تھا کہ وہ نجات پالے گا میرا اپنے آقا کے پاس ذکر کرنا تو ابلیس نے اسے اسکے رب کے پاس ذکر کرنا بھلا دیا تو وہ زندان میں چند سال مزید ٹھہرا رہا اور بادشاہ نے کہا میں نے سات موٹی گائیں دیکھیں جنھیں سات سوکھی گائیں کھا رہی تھیں اور سات ہری بالیاں اور دوسری خشک تھیں اے اشرافیہ مجھے میرے خواب کے بارے میں جواب دو اگر تم خواب کی تعبیر کر سکتے ہو انھوں نے کہا پچیدہ خواب ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر کے علماء نہیں ہیں اور ان دونوں میں سے جو نجات پا گیا تھا اس نے کہا اور اسے ایک مدت بعد یاد آیا تھا میں تمہیں اسکی تشریح بتاؤں گا تو مجھے بھیج دو یوسف اے میرے دوست ہمیں جواب دو سات موٹی گائیں ہیں جنھیں

سات سوکھی گائیں کھارہی ہیں اور سات بالیاں تازیں اور باقی سوکھی تاکہ میں ان انسانوں کے پاس واپس جاؤں تاکہ وہ جان سکیں اس نے کہا تم سات سال زراعت کروگے لگاتار تو جو تم کاٹو گے تو اسے اسکی بالی میں چھوڑ دینا سوائے تھوڑا حصہ اس میں سے جو تم کھاتے ہو پھر اسکے بعد سات سخت سال آئیں گے جو انھیں کھاجائیں گے جو تم نے انکے لئے باقی رکھیں ہونگے تھوڑے کو چھوڑ کر اس میں سے جو تم محفوظ رکھوگے پھر اسکے بعد ایک سال آئے گا جس میں انسان کی مدد کی جائے گی اور اس ہی میں وہ نچوڑیں گے (یعنی یہ سال بڑی مشقت کا ہوگا لوگوں کی امداد کرنے کی نوبت آجائے گی اور وہ اشیاء کو نچوڑ نچوڑ کر گذارا کریں گے) اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ تو جب رسول (پیغام لانے والا) اسکے پاس آیا تو اس نے کہا اپنے آقا کے پاس واپس جا اور پوچھ ان عورتوں کا کیا ہوا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے یقینا میرا آقا اسکی چال کو خوب جانتا ہے اس نے کہا تم عورتوں کا کیا معاملہ ہے جب تم نے یوسف کو لبھایا انھوں نے کہا اللہ کی پناہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہ جانی سردار کی عورت نے کہا اب سچ حاوی ہوگیا ہے میں نے اسے لبھایا تھا اور وہ ضرور سچا ہے یہ اس وجہ سے کہ یقین ہوجائے کہ میں نے غیر موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی تھی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو راہ نہیں دیتا اور میں اپنے نفس کو معصوم قرار نہیں دیتا (یہ حضرت یوسف سلام علیہ کا اعتراف ہے کہ وہ ہر گناہ سے معصوم نہیں ہیں) یقینا نفس برائی کا بہت حکم دیتا ہے سوائے اسکے جس پر میرا آقا رحم کردے یقینا میرا آقا بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ میں اسے اپنا خاص بنالوں گا تو جب اس نے اس سے بات کی تو اس نے کہا تو آج ہمارے نزدیک ذی مرتبہ امانتدار ہے (وہ اسطرح کہ بادشاہ نے کو یہ علم ہوگیا تھا یہ یوسف زندان میں اپنی ایمانداری کی وجہ سے گئے تھے اور اتنا لمبا عرصہ ایسے ہی گذار دیا اور خوابوں کی تعبیر کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے) اس نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردے میں محافظ ہوں وسیع علم دان ہوں (معلوم ہوا ضرورت پڑھنے پر اپنی جائز تعریف کرنی چاہئے بلکہ بعض اوقات تعریف کرنا واجب ہوجاتا ہے کیونکہ تعریف نہ کرنے کیوجہ سے دوسرا واجب ادا نہیں ہورہا ہوتا تو حضرت یوسف نے بھی اپنی تعریف کی اور یہ بتایا کہ جو ذمہ داری میں لے رہا ہوں میں اسکا لائق ہوں) اور اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین میں قدرت بخشی وہ اس میں جہاں چاہتا ٹھکانہ بناتا تھا (لیکن انھیں یہ عظیم نعمت و سطوت بڑی ہی آزمائش، مشقت اور ریاضت کے بعد حاصل ہوئی) ہم اپنی رحمت میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں اور ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر انکے لئے بہت بہتر ہے جنھوں نے تسلیم کیا اور پرہیزگاری کیا کرتے تھے

ترجمہ سورہ یوسف 58۔۔۔111

اور یوسف کے بھائی آئے پھر وہ اسکے پاس حاضر ہوئے تو اس نے انھیں پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے (کیونکہ ظاہر ہے کہ کافی عرصہ گزر چکا تھا اور چہرے میں تبدیلی آگئی تھی اور امید بھی نہیں تھی کہ یہ سب بھی اللہ کرسکتا ہے) اور جب اس نے انھیں سامان دیا تو اس نے کہا میرے پاس اپنے بھائی کو اپنے باپ کے پاس سے لے آؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ میں ماپ پورا کرتا ہوا اور میں سب سے اچھا مہمان نواز ہوں (یعنی اپنے بھائی کو بھی لے آؤ تاکہ اسکا بھی سامان تمہیں دیا جائے اور اسکی بھی ضیافت ہوجائے۔ حضرت یوسف کے بھائی یہ

بات سن کر حیران نہیں ہوئے کہ یہ شخص ہمارے بھائی کے بارے میں کیسے جانتا ہے جو ہمارے باپ کے پاس ہے اسکی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ بھائیوں نے خود ہی بتایا ہو یا پھر وہ یہ سمجھے ہوں کہ انھوں نے کہیں سے سن لیا ہوگا) تو اگر تم میرے پاس اسے نہ لائے تو میرے پاس تمہارے لئے کوئی ماپ نہیں ہے اور تم میرے قریب بھی مت آنا (حضرت یوسف کا یہ سختی کرنا اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بھائی اپنے اس بھائی کے لئے ماپ نہیں لے جانا چاہتے اور خود سامان لینے کے لئے اکیلے آ گئے ہیں کیونکہ وہ انکا رویہ جانتے تھے یا پھر وہ انھیں آزمائش میں ڈالنا چاہتے تھے کہ اب یہ لوگ اس بھائی کو لانے کے لئے والد سے اجازت لیں گے اور پھر وہی ہوگا جو اس وقت ہوا تھا جب مجھے لے جانے کے لئے انھوں نے والد سے اجازت لی تھی) انھوں نے کہا جلد ہی ہم انھیں (یعنی اپنے والد کو) اسکے بارے میں پسلالیں گے اور یقینا ہم کریں گے اور اس نے اپنے نوجوانوں کو کہا انکے سامان کو انکی کجاوؤں میں ڈال دو تاکہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچیں تو وہ اسے پہچانیں تاکہ وہ واپس آئیں (یعنی یہ سوچ کر واپس آئیں کہ انھوں نے تو ہماری قیمت تک واپس کر دی یہ نرم دل انسان ہے اور لازما اپنے دوسرے بھائی کو لے کر آئیں) تو جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس آئے تو انھوں نے کہا اے ہمارے والد ہم سے ماپ روک دیا گیا ہے تو ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیں کہ ہم ماپ لیں اور ہم اسکی حفاظت کریں گے اس نے کہا کیا میں اس پر تم سے مطمئن ہو جاؤں جسطرح میں نے اسکے بھائی کے معاملے میں پہلے تم پر اطمئنان کیا تھا تو اللہ سب سے اچھا محافظ ہے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے اور جب انھوں نے اپنا سامان کھولا تو انھوں نے اپنا سامان پایا جو واپس کر دیا گیا تھا انھوں نے کہا اے ہمارے والد اب ہمیں کیا چاہیئے یہ ہمارا سامان بھی واپس کر دیا گیا ہے اور ہم اپنے اہل خانہ کو خوراک مہیا کریں گے اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ہم ایک اونٹ کی ماپ مزید لائیں گے وہ تو تھوڑا ماپ ہے اس نے کہا میں اسے تمہارے ساتھ کبھی نہیں بھیجوں گا حتیٰ کہ تم اللہ کا وعدہ دو کہ تم ضرور اسے میرے پاس لے آؤ گے مگر یہ کہ تم لاچار ہو جاؤ تو جب انھوں اسے اپنا وعدہ دیا تو اس نے کہا جو ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر محاسبہ کرنے والا ہے اور اس نے کہا اے میرے بیٹوں ایک دروازے سے داخل مت ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور اللہ کے مقابلے میں تمہیں کوئی شیء نفع دے نہیں سکتی (یہ اسوجہ سے کہا تھا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی گروہ ایک ساتھ فساد کرنے کے لئے سے آ گیا ہے) فیصلے کا اختیار محض اللہ کے پاس ہے میں نے اس ہی پر اعتماد کیا تو اعتماد کرنے والوں کو اسہی پر اعتماد کرنا چاہیئے (معلوم ہوا اعتماد صرف اللہ کا حق ہے اللہ کے سوا کسی پر اعتماد کرنا جائز نہیں) اور جب وہ داخل ہوئے جسطرح انکے والد نے حکم دیا تھا تو انھیں اللہ کے مقابل کسی چیز نے کچھ فائدہ نہ دیا بس ایک خواہش تھی یعقوب کے دل میں جو اس نے پورا کر لی اور یقینا وہ اسے جانتا تھا جو ہم نے اسے سیکھایا تھا لیکن اکثر انسان نہیں جانتے (یعنی دروازے میں ایک ساتھ داخل نہ ہونے والی بات اس لئے کہی تھی کہ وہ کسی مصیبت میں نہ پڑھ جائیں لیکن وہ اللہ کی مشیئت سے نہ بچ سکے وہ مصیبت میں بتلا کر دیئے گئے) اور جب وہ یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنی پاس جگہ دی اس نے کہا میں تیرا بھائی ہوں تو جو وہ کرتے رہے ہیں اس پر غم مت کر پھر جب اس نے انھیں اسکا (یعنی انکے بھائی کا جسے وہ والد کے پاس سے لے کر آئے تھے) سامان دیا تو اس نے پینے کا برتن اپنے بھائی کے کجاوے میں ڈال دیا

پھر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کر دیا اے غلے والے اہل قافلہ تم ضرور چور ہو انھوں نے ان کی طرف توجہ کر کے کہا تمہیں کیا نہیں مل رہا انھوں نے کہا ہمیں بادشاہ کا پانی پلانے کا برتن نہیں مل رہا اور (یوسف نے کہا) جو اسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا سامان ہوگا اور میں اسکا ذمے دار ہوں انھوں نے کہا اللہ کی قسم تمہیں علم ہے کہ ہم اس لئے نہیں آئے تھے کہ ہم زمین کا نظام خراب کریں اور نہ ہی ہم چور ہیں انھوں نے کہا تو اسکا بدلہ کیا ہونا چاہئے اگر تم جھوٹے نکلے انھوں نے کہا اسکا بدلہ جس کے کجاوے میں وہ پایا جائے تو وہ ہی اسکا بدلہ ہوگا (یعنی جس کے پاس وہ پینے کا برتن ملا اس شخص کو آپ رکھ لینا) اسی طرح ہم نافرمانوں کو بدلہ دیتے ہیں تو اپنے بھائی کے برتن سے پہلے اس نے انکے برتنوں کو نکالا پھر اس نے اسے اپنے بھائی کے برتن سے نکالا اسی طرح ہم نے یوسف کے لئے ارادہ کیا وہ اپنے بھائی کو بادشاہ کے مذہب کے مطابق لینے والا نہ تھا مگر یہ کہ اللہ چاہے ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے (یعنی ہر عالم سے بڑا ایک عالم ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ تک بات پہنچتی ہے اس سے بڑا کوئی عالم نہیں لہذا کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں مخلوق میں سب سے بڑا عالم ہوں کیونکہ ممکن ہے کوئی اور اس سے بڑا عالم ہو۔) انھوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو اسکے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی تو یوسف نے اسے اپنے دل میں چھپا لیا اور اسے ان پر عیاں نہ کیا (یعنی حضرت یوسف نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ یہ بھائی جھوٹ بول رہے ہیں جس بھائی پر یہ چوری کا الزام لگا رہے ہیں یعنی حضرت یوسف پر وہ جھوٹ ہے) اس نے کہا تم بڑے گھٹیا لوگ ہو اور جو تم کہہ رہے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے انھوں نے کہا اے سردار اسکے بہت بوڑھے والد ہیں تو ہم میں سے ایک کو اسکی جگہ لے لیں ہم آپ کو نیک سمجھتے ہیں اس نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم اسکے سوا کسی کو لیں جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے ورنہ تو ہم ظالم ٹھہریں گے تو جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر سرگوشی کرنے لگے پھر ان میں سے بڑے نے کہا کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ تمہارے باپ نے تم پر اللہ کا وعدہ لیا تھا اور پہلے بھی تم یوسف کے معاملے میں کوتاہی کر چکے ہو تو میں زمین سے لگا رہوں گے حتیٰ کہ میرا باپ مجھے اجازت دے دے یا اللہ میرے لئے فیصلہ کر دے (یعنی میں یہیں رہونگا حتیٰ کہ میرے والد مجھے آنے کی اجازت دے دیں یا پھر اللہ ہی کچھ فیصلہ کر دے کہ میں یہاں سے ہٹ جاؤں) اور وہ (اللہ) سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اپنے والد کے پاس واپس جاؤ پھر کہو اے ہمارے والد آپ کے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے بس اتنی ہی گواہی دی ہے جتنا ہمیں علم ہے اور ہم غیر حاضری میں محافظ نہ تھے اور ان بستی والوں سے پوچھ لیں جہاں ہم تھے اور اس غلے کے قافلے سے جس میں ہم آئیں ہیں اور ہم ضرور سچے ہیں اس نے کہا نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کام کو سنوار دیا ہے تو صبر اچھا ہے (یہ حضرت یعقوب کی طرف سے اپنے بیٹوں پر غلط فہمی کی بنیاد پر الزام تھا اس بار وہ سچے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی غیب کی باتیں پتا نہیں ہوتیں ورنہ وہ اپنے بیٹوں پر جھوٹا الزام نہ لگاتے غیب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہ نبی کو فرشتے وغیرہ کے ذریعے پہنچاتا ہے اور نبی وہ امت کو بتا دیتا ہے جیسے قرآن نبی محمد نے بتایا بس اور کچھ نہیں ہوتا) قریب ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے یقیناً وہ ہی تو وسیع علم والا حکمت والا ہے اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور اس نے کہا ہائے افسوس یوسف کے معاملے میں اور غم کے مارے

اسکی آنکھیں سفید ہوگئیں (یعنی وہ نابینا ہو گئے) وہ دل ہی دل میں گھٹتا تھا انھوں نے کہا اللہ کی قسم آپ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے حتی کہ آپ سخت بیمار ہوجائیں یا آپ کی موت ہوجائے اس نے کہا میں اپنے سخت غم اور اپنی تکلیف کی شکایت صرف اللہ سے کرتا ہوں (اس سے معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی سے اپنی تکلیف کی شکایت نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی کوئی اسکا لائق ہے سوائے اللہ کے ہاں مسائل کے حل کے لئے اپنی تکلیف بتا سکتے ہیں جب کہ شکایت کا ارادہ نہ ہو) اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اے میرے بیٹوں تو یوسف اور اسکے بھائی کی تحقیق کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقینا اللہ کی رحمت سے وہی مایوس ہوتے ہیں جو کافر ہیں (معلوم ہوا اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کہ اب اللہ کی رحمت نہیں ہو سکتی یہ کفر ہے جب کہ اس نے ایسا کوئی وعدہ نہ کیا ہو) پھر جب وہ اسکے پاس آئے تو انھوں نے کہا اے سردار ہمیں اور ہمارے اہل خانہ کو ضرر پہنچا ہے اور ہم معمولی سامان لائے ہیں تو ہمارے لئے ماپ پورا کردیں اور ہم پر صدقہ بھی کریں یقینا اللہ صدقہ کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے اس نے کہا کیا تمہیں اسکا علم ہے جو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ جب تم ظالم تھے انھوں نے کہا کیا آپ ہی یوسف ہیں اس نے کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر احسان کیا یقینا جو پرہیزگاری کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو یقینا اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا انھوں نے کہا اللہ کی قسم اللہ نے ہم پر تجھے ترجیح دی اگرچہ ہم مجرم تھے اس نے کہا آج تم پر کوئی مذمت نہیں ہے اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے میری یہ قمیص لے جاؤ تو اسے اپنے والد کے چہرے پر ڈال دینا پھر انکی بینائی آجائیں گی اور میرے پاس اپنے سارے اہل خانہ کو لے آؤ اور جب قافلہ نکل پڑا تو انکے والد نے کہا میں یوسف کی بو پاتا ہوں اگرچہ تم مجھے دماغی مریض سمجھو (یہ حضرت یعقوب کا معجزہ تھا) انھوں نے کہا اللہ کی قسم آپ ضرور اپنی پرانی غلط فھمی میں بتلا ہیں تو جب خوشخبری دینے والا آیا تو اس نے اسے اسکے چہرے پر ڈالا تو اسکی بینائی واپس آگئی اس نے کہا کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے انھوں نے کہا اے ہمارے والد ہمارے گناہوں کی معافی مانگیں یقینا ہم مجرم تھے اس نے کہا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے آقا سے معافی مانگوں گا یقینا وہ بہت معاف کرنے خصوصی مہربان ہے تو جب وہ یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے والدین کو جگہ دی اور اس نے کہا امن کے ساتھ مصر میں داخل ہوجاؤ اگر اللہ چاہے اور اس نے اپنے والدین کو تخت پر اٹھایا اور وہ اس کے لئے سجدے میں جا گرے (معلوم ہوا یہ فعلی سجدہ اللہ کے لئے خاص نہیں ہے اپنے سے افضل انسان کو بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت یعقوب اور انکی بیوی اور بھائیوں نے حضرت یوسف کی سجدہ تعظیمی کیا یوں ہی ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ تعظیمی کیا اور فعلی سجدہ اللہ کا خاص حق ہو یہ آیات کریمہ سے ثابت نہیں) اور اس نے کہا اے میرے والد یہ میرے پہلے والے خواب کی تشریح ہے میرے آقا نے اسے سچا کردیا اور اس نے میرے ساتھ بھلائی کی تھی جب اس نے مجھے زندان سے نکالا اور وہ تمہیں دیہات سے لایا جب کہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ابلیس نے مخالفت ڈال دی یقینا میرا آقا جس کے لئے چاہتا ہے اس کے لئے نرم رویہ رکھتا ہے یقینا وہ ہی تو وسیع علم والا حکمت والا ہے میرے آقا تو نے مجھے اختیار بخشا اور تو نے مجھے باتوں کی تشریح سکھائی آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والے تو ہی میرا سرپرست ہے

دنیا اور آخرت میں مجھے مسلم ہونے کی حالت پر موت دینا اور مجھے صالحین سے ملا دے یہ غیب کی بعض خبریں ہیں اے بندے جنھیں ہم تجھے پہنچا رہے ہیں اور تو انکے پاس موجود نہ تھا جب انھوں نے اپنے کام پر اتفاق کیا تھا اور وہ چال چل رہے تھے (یعنی اس وقت تم وہاں موجود نہیں تھے یہ سب غیب ہے جسکی خبر ہم تمہیں دے رہے ہیں) اور اکثر انسان تسلیم نہیں کریں گے اگرچہ تو حریص بن جائے (یعنی اے بندے مؤمن اگرچہ تو اس بات پر حریص ہو کہ انسانوں کی اکثریت حق قبول کر لے لیکن ایسا ہوگا نہیں اکثر انسان باطل پرست ہی رہیں گے لہذا اپنی یہ حرص چھوڑ دے) اور تو ان سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا یہ تو صرف جہان کے لئے نصیحت ہے (معلوم ہوا یہ قرآن نصیحت کے سوا کچھ نہیں لہذا اسے تعویذ، ٹوٹکے یا وظیفے کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے کیونکہ یہ اللہ پر بے دلیل قطعی الزام ہے) اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی دلیلیں ہیں جن کے پاس سے انھیں نظر انداز کرتے ہوئے یہ گزر جاتے ہیں (یعنی آسمانوں اور زمین میں بے شمار دلیلیں موجود ہیں جو اللہ کے وجود و وحدانیت اور اسکی سچائیت وغیرہ پر دلالت کرتی ہیں لیکن یہ ان میں غور نہیں کرتے اور نظر انداز کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں) اور ان میں سے اکثر اللہ کو نہیں مانتے مگر شرک کرتے ہوئے (یعنی ان غیر مسلموں کی اکثریت زبانی کلامی اللہ کو مانتی تو ہے لیکن یہ ہوتے مشرک ہی ہیں) تو کیا وہ اس بات سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کا چھانے والا عذاب آ جائے یا قیامت کی گھڑی انکے پاس آئے اچانک ہی اور انھیں احساس بھی نہ ہو (معلوم ہوا قیامت اچانک ہی آسکتی ہے لہذا قیامت کی کوئی علامت باقی نہیں رہی ہے کیونکہ اگر قیامت کی علامت باقی ہوتی تو قیامت کا اچانک آنا ممکن نہ ہوتا بلکہ پہلے علامتوں کا انتظار کرنا ہوتا پھر جا کر قیامت آتی نہ کہ اچانک اور اس آیت کے مطابق قیامت اچانک بھی آسکتی ہے۔) اے بندے کہہ دے یہ میرا راستہ ہے میں واضح دلیل کے ساتھ اللہ کی دعوت دیتا ہوں اور وہ لوگ بھی جنھوں نے میرے پیروی کی ہے (یعنی وہ لوگ بھی واضح دلیل کے ساتھ دعوت دیتے ہیں) اور اللہ پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں اور ہم نے تجھ سے پہلے بستیوں والوں میں سے صرف مردوں کو ہی بھیجا جنھیں ہم وحی کیا کرتے تھے (یعنی کوئی فرشتہ نہیں بھیجا صرف انسان مرد بھیجا) تو کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ غور کریں کہ پہلے والوں کا انجام کیسا ہوا اور دار آخرت پرہیزگاروں کے لئے خوب بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو (یعنی کیا تم سمجھتے نہیں ہو کہ اللہ کی نافرمانی دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب و بربادی لاتی ہے) حتیٰ کہ جب رسول مایوس ہو گئے اور انھوں نے گمان کیا کہ انھیں جھٹلا دیا گیا ہے (یعنی حتمی طور پر اپنے دل یا اپنے اعمال یا دونوں سے ہی جھٹلا دیا ہے کہ اب انکی امت انکی اتباع نہیں کرے گی) تو انکے پاس ہماری مدد آ گئی پھر ہم نے جسکو چاہا نجات بخشی اور ہمارا عذاب مجرموں سے دور نہیں کیا جا سکتا انکے واقعات میں حق پسندوں کے لئے نصیحت موجود ہے یہ کلام گھڑا نہیں جا سکتا لیکن وہ اسکو سچ مانتا ہے جو (وحی) اس سے آگے کی ہے اور ہر بات کی تفصیل کرتا ہے (معلوم ہوا کہ ہدایت کی ہر بات قرآن مجید سے تفصیل سے موجود ہے لہذا ہمیں دین کی تلاش کے لئے کہیں اور کسی حدیث یا تاریخ یا اجماع یا قیاس وغیرہ کی طرف جانے کی ضرورت نہیں قرآن کریم دین کا تنہا ماخذ و مرجع ہے اور رسول اللہ کی دعوت یہ ہی رہی کہ قرآن عظیم کی پیروی کرو یہ ہی رسول کی

اطاعت ہے)اورہدایت اور رحمت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئےَ(جو تسلیم کرنے والے نہیں ہیں اللہ انھیں ہدایت نہیں دیتا کیونکہ انکارویہ ہی ظالمانہ فاسقانہ ہے)

ترجمہ سورہ رعد مع تفہیم

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے المر(اس طرح کے کلمات سورتوں کی ابتدامیں آتے ہیں یہ کلمات اس سورت کا نام ہوتے ہیں جس کے ابتدامیں یہ آتے ہیں اوراسکا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ سننے پڑھنے والا متوجہ ہوجاتا ہے) یہ کتاب اللہ کی دلیلیں ہیں(یعنی یہ باتیں جواس سورت میں بتائی جائیں گیئں یہ سب اللہ کی کتاب کی دلیلیں ہیں)اورجوتیری طرف تیرے آقا کی طرف سے نازل کیا گیاہے سچ ہے اور لیکن اکثر انسان تسلیم نہیں کرتے (یہ جملہ قیامت تک کے لئےَ ہے اسکا مطلب اکثر انسان قیامت تک ایمان حق تسلیم نہیں کریں گے)اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے اٹھایا ہے تم انھیں دیکھتے ہو(یعنی یہ اللہ کے وجودووحدانیت پر دلیل ہے کہ آسمان اتنی بڑی شیء بغیر ستونوں کے کیسے معلق ہے ظاہر ہے کوئی توہے جس نے یہ باشعور کام کیا ہے اور یہ کوئی اکیلی ذات ہی ہوسکتی ہے کیونکہ اگروہ اپنی صفات میں اکیلا نہ ہوتا توضرور اسکا شریک اس پر غالب آنے کی کوشش کرتا اورزمین وآسمان میں فساد آجاتا لیکن زمین وآسمان باشعور طریقے سے اپنے اپنے قوانین پر مگن ہیں)پھروہ تخت نشین ہوااوراس نے سورج اورچاند کواُصول کے تابع کیا سب ایک مقرر مدت تک جاری ہیں(یعنی جب یہ مدت ختم ہوجائے گی توانکا قانون کے مطابق جاری ہونا بھی ختم ہوجائے گا) وہ کام کی تدبیر کرتا ہے وہ آیتوں کو تفصیل کرتا ہے تاکہ تم اپنے آقا کی ملاقات کا یقین کرو(یعنی وہ دلائل تفصیل کے ساتھ اس لئےَ پیش کرتا ہے تاکہ تمھیں یقین ہوکہ اللہ موجود ہے اوروہ سچا ہے اس سے ملاقات ہونی ہے)اوروہ ہی ہے جس نے زمین کودراز کیا(اس سے معلوم ہوازمین پہلے دراز نہیں تھی بعد میں اللہ نے دراز کی)اوراس نے اس میں میخیں(یعنی پہاڑ)اورنھریں قائم کیں اورسارے پھلوں کے اس میں جوڑے قائم کیئےَ(معلوم ہواہر پھل کا جوڑا موجود ہے)وہ رات کودن سے ڈھانپتا ہے (یعنی رات پردن کی روشنی لے آتا ہے تورات دس سے چھپ جاتی ہے) یقینااس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئےَ ضرور دلیلیں موجود ہیں اورزمین میں ایک دوسرے کے قریب مختلف ٹکڑے موجود ہیں(مثلاچھوٹے بڑے جزیرے ایک دوسرے کے قریب قریب ہوتے ہیں جن میں انسانوں کی رہائشیں ہیں)اورباغات انگور کے اورزراعت اور کھجور کے درخت مشابہ اورجومشابہ نہیں ہیں انھیں ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے (یعنی ان سب درختوں کوایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے لیکن یہ انکی شکلیں اوران میں آنے والے پھل ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں یہ بظاہر ایک حیران کن بات ہے اور حقیقت تک پہنچیں تو یہ اختلاف انکے بیجوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے)اورہم کھانے میں ان میں سے ایک کودوسرے پر فضیلت دیتے ہیں یقینااس میں سمجھنے والوں کے لئےَ دلیلیں موجود ہیں(یعنی ان ہی کھانوں میں سے اللہ کسی کوزیادہ اورکسی کوکم دیتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ہے جواپنی باشعور تقسیم ونظام سے کوئی مقصد پورا کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہ ایک دوسرے کا امتحان وآزمائش ہوسکے اورایک چھوٹے سے بیج میں اتنا باشعور نظام مرتب ہے کہ اس

سے اتنا بڑا درخت وجود میں آتا ہے جو اپنے اندر اتنا باشعور نظام رکھتا ہے جو انسانیت و حیوانیت کی بقاء کی بنیاد ہے اگر وہ نہ ہوں تو زمین میں سیلاب و طوفان آنے لگ جائیں اور حیوانات بھی باقی نہ رہیں جنھیں کھا کر انسان زندہ رہتا ہے اور نباتات بھی نہ ہوں جن کے کھا کر انسان حیات رہتا ہے اور زمین سے انسانوں کا وجود مٹ جائے اب سوال یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا باشعور نظام کسی باشعور و علیم خالق کے بغیر کیسے وجود میں آیا جب کہ نظام کائنات کے باشعور نظام کا ادنی سہ جزء ہے) اور اگر تم حیران ہو تو انکی اس بات پر حیرانی ہونی چاہیئے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہماری جدید تخلیق ہوگی (یعنی حیرانی تو اس بات پر ہونی چاہیئے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ انکی دوبارہ تخلیق نہیں کرسکتا جب کہ وہ بے شمار زبردست تخلیقات کر چکا ہے) انھوں نے اپنے آقا کا انکار کیا اور انکی گردنوں میں طوق ہونگے اور یہ آگ والے ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور اے بندے وہ تجھ سے بھلائی سے پہلے برائی کی جلدی کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عبرتناک سزائیں گزر چکی ہیں (یعنی تم جو نافرمانی کے عذاب کا وعدہ کرتے ہو وہ ابھی کیوں نہیں آتا حالانکہ ان سے پہلے عبرت ناک سزائیں گزر چکی ہیں جب وہ آئیں تھیں تو اب بھی آسکتی ہیں) اور یقینا تیرا آقا انسانوں کے لئے انکی زیادتیوں کے معاملے میں معافی والا ہے اور یقینا تیرا آقا سخت پکڑ والا ہے اور جنھوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں اس پر اسکی رب کی طرف سے کوئی کرشمہ کیوں نہیں اتارا گیا تو صرف ڈرانے والا ہے اور ہر جماعت کے لئے ایک رہنما مقرر ہے (معلوم ہوا نبی محمد پر کوئی حسی کرشمہ اتارا گیا تھا جیسے حضرت موسی و عیسی وغیرہ انبیاء کے پاس تھا نبی محمد کا معجزہ صرف قرآن مجید ہے جو اب تک ساری مخلوق کو معجز کیا ہوا ہے سب باتیں کرتے ہیں لیکن اب تک کوئی قرآن کریم جیسی کوئی کتاب لے کر نہ آیا پھر حسی کرشمے دائمی معجزے نہیں ہوتے مثلا حضرت عیسی کے معجزوں کا بعد والوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم کیسے اس پر یقین کرلیں جب کہ کسی انسان سے مردے کا زندہ ہونا یا مادرزاد اندھے کو بینائی دینا اور کوڑھ والے کو ٹھیک کر دینا تو قدرت کی عادت کے خلاف ہے اور زمانہ اتنا گزر چکا ہے تو یہ ایک افواہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایسا کچھ حضرت موسی و عیسی نے کر دیکھایا تھا تو حسی معجزوں کا اسطرح انکار ہو جاتا ہے لیکن جو معجزہ دائمی اور ہمیشہ سامنے رہنے والا ہے اسکا انکار کرنے کی کوئی مضبوط وجہ نہیں ہو سکتی سوائے لاپرواہی اور ہٹدھرمی کے) اللہ اسے جانتا ہے جو ہر مؤنث کے رحم میں ہوتا ہے اور اسے بھی جو ارحام جذب کرتے ہیں اور جو اضافہ کرتے ہیں (یعنی ہر مؤنث اور انکے ارحام میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کا ادراک رکھتا ہے۔ ارحام جو جذب کرتے ہیں اور جو اس میں ہوتا ہے یہ بہت ہی پوشیدہ شیء ہے حتی کہ انسان اسکا ادراک صرف اپنی ذاتی قوتوں سے نہیں کرسکتا بلکہ اسکا ادراک کرنے کے لئے جدید آلات کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اللہ اس باریک سے باریک شیء کا ادراک رکھتا ہے اور اسطرح کی ہر شیء کا بھی) اور ہر شیء اس کے مطابق ایک مقدار کے ساتھ ہے (یعنی ہر شیء اللہ کے نزدیک ایک تقرر اور تناسب کے ساتھ ہے نہ اس میں کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی ہوتی ہے یعنی آگ ہمیشہ جلائے گی اور پانی گیلا ہوگا اور کوئی پانی پر چل نہیں سکے گا یہ اللہ کے تقررات اور تناسبات ہیں) غائب اور حاضر کا عالم بڑا بلندی والا تم میں سے جو بات کو چھپائے اور جو اسے ظاہر کرے اور جو رات میں چھپے اور دن میں آزادی سے گھومے سب برابر ہیں (یعنی یہ سب اللہ کے لئے برابر ادراک شدہ ہیں کوئی کم یا زیادہ نہیں) اسکے جاسوس ہیں جو انکے آگے اور انکے پیچھے ہوتے ہیں وہ اللہ

کے حکم سے انکی حفاظت کرتے ہیں (یعنی اللہ کے بندوں کی حفاظت کرتے ہیں) بے شک اللہ کسی قوم کے معاملات کو نہیں بدلتا حتیٰ کہ وہ اپنے نفس کے معاملات کو بدل دیں (یعنی اللہ جب تک کسی قوم کے حالات اچھے یا برے نہیں کرتا جب تک وہ اپنے معاملات اچھے یا برے نہ کرلیں لھذا اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ نے میرے ساتھ برا کیا یا اللہ میری برائی کا ذمہ دار ہے ۔) اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے لوٹانے والا کوئی نہیں ہوتا (لھذا یہ کہنا غلط ہے کہ اللہ کی دی ہوئی پریشانیاں علی وحسین ،چشتی اجمیری ، عبد القادر جیلانی وغیرہ وغیرہ دور کردیتے ہیں یہ سب بکواس ہے اللہ کی پریشانی اللہ کے سوا کوئی نہیں ٹال سکتا باقی انسان کو اللہ کی کٹ پتلی ہے سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے اللہ نے اسے مدد کرنے کی طاقت عطا نہیں کی) اور انکا اسکے سوا کوئی سرپرست نہیں ہے (سرپرست اسے کہتے ہیں جسکی بات کو حجت و دلیل مانا جائے ،.جس کی مخالفت کرنا جائز نہ ہو دین کے معاملے میں یہ رتبہ صرف اللہ جل جلالہ کا ہے یہ ہی بات اللہ نے اس آیت میں فرمائی ہے کہ انکا اسکے سوا کوئی سرپرست نہیں لھذا اللہ کے سوا کسی امام یا مولوی یا پیر و مرشد کی دینی بات و نظریے کو خود پر یا کسی اور پر لازم سمجھنے والا مشرک و کافر ہے کیونکہ وہ اسے سرپرستی کا مرتبہ دے رہا ہے جو کہ صرف اللہ واحد قہار کا حق ہے) وہ ہی تو ہے جو تمہیں خوف و امید کی صورت میں بجلی دیکھاتا ہے (امید یہ کہ بجلی چمکی ہے تو بارش بھی ہوگی اور خوف اسطرح کہ ایسا نہ ہو یہ بجلی گر پڑے) اور بھاری بادل پیدا کرتا ہے (معلوم ہوا ہر بادل ہلکا نہیں ہوتا جیسا کہ عام انسان سمجھتا ہے) اور گرج اسکی تعریف کے ساتھ پاکی کا اظہار کرتی ہے (لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتا) اور ملائکہ بھی اسکے خوف سے اور کڑک دار بجلی کو بھیجتا ہے پھر وہ اسے جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ اللہ کے معاملے میں بحث کرتے ہیں حالانکہ وہ سخت مہارت کا مالک ہے حق کی دعوت اسہی کی ہے (یعنی حق کی بات اسہی کی طرف سے ہو سکتی ہے باقی اسکے سوا جو بھی حق کہتا ہے وہ پہلے ہی سے اللہ کی دعوت اور اسکا حکم ہوتا ہے) اور اسکے سوا جس سے وہ دعا کرتے ہیں وہ انکی کچھ دعا قبول نہیں کرسکتے انکی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنی ہتھیلیوں کو پانی کی طرف پھیلائے ہو تاکہ وہ اسکے منہ تک پہنچے اور وہ (پانی) اس تک نہیں پہنچ رہا ہو (اللہ کے سوا کسی اور سے دعا مانگنا غلط جگہ کوشش کرنا ہے جہاں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ دعا قبول کرنے والا محض اللہ ہے یہ اسطرح ہیں جیسے کوئی پانی کی طلب میں اسکی طرف ہاتھ تو پھیلائے لیکن وہ اسے حاصل نہ ہو) اور کافروں کی دعا بس غلط راستے پر ہے (یعنی غلط جگہ دعا مانگ رہے ہیں وہاں سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہاں اگر ہوگا تو اللہ ہی کرے گا) اور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور انکے سائے بھی صبح اور شام صرف اللہ کے تابع ہیں خوشی سے اور ناگواری سے (یعنی کائنات کی ہر ہر شیء اللہ ہی کے قانون کے تابع رہتی ہے اس سے ہٹتی نہیں ہے مثلاً اللہ کا قانون ہے کہ زمین میں جو بھی شیء اچھالیں گے وہ کشش ثقل کی وجہ سے واپس آئے گی جب تک کوئی حسی رکاوٹ نہ ہو یہ اللہ کا قانون ہے اس کے خلاف یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی شیء اچھالی جائے اور وہ بغیر کسی حسی رکاوٹ کے واپس بھی نہ آئے مثلاً انسان کا فضا بغیر کسی سبب کے معلق ہوجانا اللہ کا ہوا میں اڑنا یہ سب کشش ثقل کے قانون خلاف ہے جو کہ اللہ کا قانون ہے اور یوں ہی سائے کا قانون ہے کہ وہ کبھی بھی روشنی کی سمت نہیں ہوتا بلکہ اسکی متضاد سمت میں واقع ہوتا ہے روشنی جنوب سے آرہی ہو تو سایہ سمت شمال میں بنے گا اسکی ضد نہیں ہوسکتی) اے بندے کہہ دے آسمانوں اور زمین کا آقا کون ہے

اے بندے کہہ دے اللہ ہے تو کیا تم نے اسکے سوا اور سرپرست بنا لئے ہیں جو بذات خود نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے (اللہ کے سوا کوئی چاہئے وہ کتنا ہی بڑا پیغمبر و صالح ہو بذات خود نفع و نقصان کا مختار نہیں ہوتا اور آیت کے مطابق جو بذات خود نفع نقصان کا مختار نہ ہو وہ دینی سرپرستی و حاکمیت کے بھی لائق نہیں ہے) کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں (یعنی یہ اضداد ہیں تو کیا وہ اللہ کے برابر ہو سکتے ہیں جو خود سے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں کہ اللہ کے سوا انہیں دین کا سرپرست بنا لیا جائے) یا انھوں نے اللہ کے لئے برابر والے بنا لئے جنھوں نے اسکی تخلیق کی طرح تخلیق کی ہو پھر ان پر تخلیق ملتی جلتی ہو گئی ہو (یعنی ایسا بھی نہیں ہے کہ جنھیں تم نے آقا بنا لیا ہے انھیں سرپرستی دے دی ہے انھوں نے اللہ کی تخلیق جیسی تخلیقیں تو نہیں کیں ہیں کہ تمہیں سمجھ نہیں آرہا ہو کہ رب کون ہونا چاہئے لیکن اسکے باوجود تم نے سرپرستی کا سہرا غیر اللہ کے سروں پر رکھ دیا جو کہ صرف اللہ واحد قہار کا حق ہے) اے بندے کہہ دے اللہ ہر شیء کا خالق ہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے لہذا سرپرستی کا سہرا بھی اللہ کے سر ہونا چاہئے) اور وہ ایک ہے خوب غالب ہے اس نے آسمان سے پانی اتارا تو وادیاں اپنی مقدار کے ساتھ بہہ گئیں پھر سیلاب نے اضافی جھاگ اٹھا لیا اور وہ زیور حاصل کرنے کے لئے یا سامان کے لئے جو کچھ آگ میں جلاتے ہیں اسکا بھی جھاگ اسکی مثل ہوتا ہے اسی طرح اللہ حق اور باطل بتاتا ہے تو جھاگ تو سوکھ جاتا ہے اور جو شیء انسانوں کو نفع دیتی ہے وہ زمین میں رہ جاتی ہے (یعنی سیلاب کا جھاگ اور زیور وغیرہ کے حصول کے لئے جو جلاتے ہیں انکا جھاگ ایک ہی جیسا ہوتا ہے دونوں ہی سوکھ جاتے ہیں اور نفع مند شیء رہ جاتی ہے تو جھاگ اور اس نفع مند شیء کا کوئی مقابلہ نہیں ہے کیونکہ جھاگ تو کچھ ہے ہی نہیں اسطرح اللہ کے غیر اللہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا حق سرپرستی غیر اللہ کو دیا جائے) یوں ہی اللہ نصیحتیں بتاتا ہے جنھوں نے اپنے آقا کی مانی ہے انکے لئے بڑی بھلائی ہے اور جنھوں نے اسکی نہ مانی تو اگر اسکے پاس وہ سب ہوتا جو کچھ زمین میں ہے اور اتنا ہی اور اسکے پاس ہوتا تو وہ اسے جان چھوڑانے کے بدلے میں پیش کرتا یہ ہیں انکے لئے برا حساب ہے اور انکی رہائش جہنم ہے اور کتنا برا بستر ہے تو کیا جو اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ تیری طرف تیرے آقا کی جانب سے اتارا گیا حق ہے اسے اسکے برابر کر دیں جو سمجھ کا اندھا ہے (یعنی جو سمجھ کر ہدایت نہیں لیتا) نصیحت صرف عقل والے لیتے ہیں (یعنی نصیحت لینے کے لئے عقل کا استعمال ضروری ہے جو نصیحت نہ لے کر اپنی آخرت کی فکر نہیں کرتا وہ عقل کی تقاضوں کے خلاف جا رہا ہے عقل کا تقاضی یہ ہے کہ ہدایت لے کر اپنی جان آخرت کے ابدی عذاب سے چھڑوائے اور اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور جو ایسا نہ کرے وہ بے عقل ہے) جو اللہ کے وعدے کو پورا کرتے ہیں اور اسکا عہد نہیں توڑتے (یعنی مومن کا عہد ہے کہ وہ اللہ کی فرمان برداری کرے گا ایمان اسی کا تو نام ہے اور نافرمانی کرنا اللہ کا یہ عہد توڑنا ہے) اور جو اسے ملائے رکھتے ہیں جسکو ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے (یعنی اسے برقرار رکھتے ہیں جسے اللہ نے برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے) اور اپنے آقا سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے اپنے آقا کی خوشنودی کے لئے صبر کیا (یعنی اللہ کے حکم پر صبر کیا) اور نماز قائم کی اور اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کیا جو ہم نے انھیں دیا ہے اور وہ برائی کو بھلائی کے ذریعے ختم کرتے ہیں یہ ہیں ان کے نفع میں دار آخرت کا انجام ہے رہائش کے باغات جہاں وہ

داخل ہونگے اور وہ بھی جو درست ہونگے انکے آباء اور انکی ازواج اور انکی اَولاد اور فرشتے انکے پاس ہر دروازے میں آئیں گے تم پر سلامتی ہے کیونکہ تم نے صبر کیا (یعنی اللہ کے احکام پر صبر کیا انکی نافرمانی نہیں کی) تو کتنا اچھا دار آخرت کا انجام ہے اللہ نعمت کو کشادہ کرتا ہے جس کے لیئے چاہتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے اور وہ دنیاوی زندگی سے خوش ہوگئے اور دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلے حقیر شیء ہے اور جنھوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں اسکے آقا کی طرف سے کوئی دلیل کیوں نہیں اتاری گئی (یعنی زیادتی سے دلیل کا انکار کرکے کہتے ہیں کہ اسکے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ہے) اے بندے کہہ دے یقینا اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور ہدایت تو اسے دیتا ہے جو رجوع کرلے (یعنی ہدایت صرف انھیں ملتی ہے جو رجوع کرتے ہیں اور جو رجوع نہیں کرتے اور اپنی مرضی کی بات تلاشتے ہیں انھیں کبھی ہدایت نہیں ملتی) جو لوگ ایمان لائے اور انکے دل اللہ کی نصیحت سے مطمئن ہوتے ہوں سن لو اللہ کی نصیحت سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں (اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی نصیحتوں سے دل مطمئن نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ انسانی نصیحت ہوگی اور انسان کی باتوں میں شک وتردد ہوتا ہے اسکی بات ناقص ہوتی ہے) جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیئے (یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچے) انکے لیئے بڑی بھلائی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے اے مومن اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی قوم کے درمیان بھیجا ہے جن سے پہلے اور قومیں گزرچکی ہیں تاکہ تو انھیں وہ پڑھ کر بتائے جو تیری طرف وحی کیا گیا اور وہ رحمن کو نہیں مانتے (یہ ایک محاروہ ہے یعنی رحمن کی تابعداری و محکومی نہیں کرتے) اے مومن کہہ دے وہ میرا آقا ہے اسکے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے میں نے صرف اس پر اعتماد کیا اور اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اور اگر قرآن کے ذریعے سے پہاڑ چلائے جاسکتے یا اس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے کی جاسکتی یا اس کے ذریعے بے جانوں سے گفتگو کرسکتے (تو وہ لوگ ایمان لے آتے!) (یعنی وہ لوگ یہ سب خلاف عادت کرشمے دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لاتے) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارے معاملات صرف اللہ کے اختیار میں ہے تو کیا جنھوں نے تسلیم کیا ہے مایوس ہوگئے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا (یعنی اللہ چاہتا تو ضرور انھیں ہدایت دے دیتا لیکن اللہ نے خود ہی انھیں ہدایت سے محروم کررکھا ہے کیونکہ یہ اسکے لائق ہی نہیں ہیں) اور جنھوں نے انکار کیا انہیں انکی حرکت کی وجہ سے مصیبت پہنچتی رہے گی یا وہ انکے گھر کے قریب اترے گی حتی کہ اللہ کا وعدہ آجائے (یعنی قیامت آجائے تو اس سے پہلے بھی اسی دنیا میں ان پر عذاب آتا رہے گا) یقینا اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور تجھ سے پہلے خبر رساؤں کو اہمیت نہیں دی گئی تو میں نے ناشکروں کے لیئے آسانی کردی پھر میں نے انکی پکڑ کی تو میری پکڑ کیسی ہوئی (یعنی بدحالی میں عذاب دینے کا وہ مزہ نہیں جو خوشحالی میں عذاب دینے کا ہے تو پہلے انھیں خوشحالی کیا ان پر آسانی کی پھر انکی پکڑ کی) تو کیا وہ ہستی جو ہر نفس پر انکے کیئے کی وجہ سے محاسب قائم ہے انھوں نے اللہ کے ساتھ شرکاء بنالیئے اے بندے کہہ دے انکے نام بتاؤ (یعنی میرے شریکوں کے نام تو بتاؤ) یا تم اس کو ایسی بات کی خبر دے رہے ہو جو وہ زمین میں نہیں جانتا (یعنی اگر شریک نہیں ہیں تو تم اللہ کو ایسی بات بتارہے ہو جو وہ خود بھی نہیں جانتا) یا بس سرسری طور پر ایک بات کہہ دی (یعنی یا تم نے بس منہ اٹھا کر اللہ کے شریکوں کا دعوی کردیا کوئی تحقیق نہیں کی) بلکہ ناشکروں کے لیئے انکی چال کو سنوار دیا گیا ہے (یعنی وہ اپنی گندی و گمراہ کن چالوں کو ہی حق سمجھتے ہیں) اور انھوں نے راہ حق سے روکا

اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو اسکو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے انکے لئے دنیاوی زندگی میں ایک عذاب ہے اور آخرت کا عذاب ضرور بڑا سخت ہے اور انکے لئے اللہ کے مقابل کوئی بچانے والا نہیں ہے اس جنت کی مثال جسکا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے اسکے نیچے نہریں رواں ہوں اسکی غذا دائمی ہو اور اسکا سایہ بھی یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور ناشکروں کا انجام آگ ہے اور جنھیں ہم نے کتاب اللہ دی ہے وہ اسے پر خوش رہتے ہیں جو تیرے طرف نازل کیا گیا ہے اور بعض گروہ دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں اے بندے کہہ دے مجھے صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی تابعداری کروں اور اسکے ساتھ کسی کو برابر نہ کروں میں اسھی کی طرف بلاتا ہوں اور اسھی سے رجوع کرنا ہے اور یوں ہی ہم نے اسے صاف صاف شریعت بنا کر نازل کیا ہے اور اگر تو انکی مرضی کی پیروی کرے گا جب کہ تیرے پاس یقین آچکا ہو تو تیرا اللہ کے خلاف نہ کوئی مددگار ہوگا نہ کوئی بچانے والا ہوگا (مرضی صرف اللہ کی ہوگی کسی مولوی پیر فقیر مرشد پروفیسر جرنیل سردار وغیرہ کی نہیں) اور ہم نے تجھ سے پہلے کئے خبر رساں بھیجے اور ہم نے انکے لئے ازواج اور اَولاد مقرر کیں اور رسول کوئی بھی دلیل بغیر اللہ کی اجازت کے پیش نہیں کر سکتا (اسکا ظہور بعض اوقات ہم پر بھی ہوتا ہے بعض اوقات دوران بحث و مباحثہ حق ثابت کرنے کے لئے دلائل یاد نہیں آتے یہ وہی ہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتا) ہر مقرر مدت کے لئے ایک تحریر موجود ہے اللہ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور اسکے پاس اصل کتاب موجود ہے (یعنی اصل کتاب اللہ کے پاس موجود ہے اور جب کسی شیء کو مدت پوری ہو جاتی ہے تو وہ اسے مٹا دیتا ہے اور جسکی مدت پوری نہیں ہوتی اسے ثابت رکھتا ہے اصل کتاب کے مطابق) اور اگر ہم تجھے اسکا (یعنی اس عذاب کا) بعض حصہ دیکھا دیں جسکا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم تجھے موت دے دیں تو تجھ پر صرف تبلیغ کرنا فرض ہے (یعنی زبردستی اسلام قبول کروانا نہیں ہے بلکہ صرف تبلیغ کرنا تمہاری ذمہ داری ہے) اور حساب کی ذمہ داری صرف ہماری ہے کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں (یعنی یہ بات انہیں سمجھنے چاہیئے کہ جب ہم زمین کو اسکے اطراف سے کم کرتے آہی رہے ہیں تو اس زمین کو ایک دن فنا ہی کر ڈالیں گے) اور اللہ فیصلہ کرتا ہے اس کے فیصلے پر تنقید کرنے والا کوئی نہیں ہے اور وہ حساب میں تیز ہے اور پہلے والوں نے چال چلی تو ساری چالیں اللہ کی اختیار میں ہیں وہ جانتا ہے جو ہر نفس کماتا ہے (یعنی یہ چالیں چل کر اللہ کی نقصان نہیں پہنچا سکتے اللہ انکی چالوں کو جانتا ہے) اور جلد ہی ناشکرے جان جائیں گے دار آخرت کا انجام کس کے نفع میں ہے اور ناشکرے کہتے ہیں کہ تو پیغمبر نہیں ہے کہہ دے اللہ کی گواہی میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب اللہ کا علم ہے۔ (یعنی اللہ اور قرآن مجید کا عالم میری رسالت کو جانتا ہے۔ معلوم ہوا نبی کی رسالت قرآن مجید کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتی جو کہ اللہ کی گواہی ہے اسکے لئے قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیونکہ نبی کی رسالت معجزے سے ثابت ہوتی ہے اور نبی محمد کا معجزہ قرآن ہی ہے)

ترجمہ سورہ ابراہیم مع نظر و تفہیم

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے الر (اس طرح کے کلمات سورتوں کی ابتدامیں آتے ہیں یہ کلمات اس سورت کا نام ہوتے ہیں جس کے ابتدامیں یہ آتے ہیں اور اسکا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ سننے پڑھنے والا متوجہ ہوجاتا ہے) یہ تحریر ہے جسے ہم نے تیری طرف اس لیۓ نازل کیا ہے تاکہ توانسانوں کوانکے آقا کی اجازت سے اندھیروں سے نکال کرروشنی کی طرف لائے غالب حمد والے کے راستے کی طرف (روشنی کی طرف لانے کا مطلب آسان ہے یعنی ہدایت کی روشنی کی طرف اور اسکی وضاحت اللہ نے بھی کردی کہ غالب حمدوالے کے راستے کی طرف) اللہ ہے جس کی اختیار میں ہے جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہے اور انکار کرنے والوں کے لیۓ سخت عذاب کی خرابی ہے (اللہ کے سوا کسی اور کی ملکت ماننا مثلا فلاں نبی یا فلاں صالح شخص کی موت کے بعد انکو اللہ نے فلاں شیء کا اختیار عطا کر دیا ہے یا فلاں شہر کے معاملات کی تدبیر کرنے کا اختیار عطا کر دیا ہے یہ سب کفر وارتداد ہے سارے اختیارات اللہ کے ہیں انسان کو کوئی اختیار اللہ نے عطا نہیں کیا انسان جو بھی کرتا ہے وہ کٹپتلی کی حیثیت سے کرتا ہے کٹپتلی کے پاس کوئی اختیار نہیں ہوتا سارے اختیار اسکے محرک کے پاس ہوتا ہے یوں ہی یہاں ہے اور جب عطا کرنے کی بات آجائے گی کہ اللہ خود بھی مختار ہے اور دوسرے کسی کو بھی مختار بنا دیا ہے اب وہ مشرک ہوگا) جو دنیاوی زندگی کو آخرت پر فوقیت دیتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں مشکل چاہتے ہیں یہ دور کی گمراہی میں ہیں (یعنی اپنے مرضی پوری کرنے کے لیۓ مثلا اپنے فرقے کا دفاع کرنے کے لیۓ یا نوکری حاصل کرنے کے لیۓ یا دنیا آسائش یا کوئی بھی دنیاوی شیء حاصل کرنے کے لیۓ اللہ کی نافرمانی کرنے والے دنیا کو آخرت پر فوقیت دینے والے ہیں اور اللہ کی عبادتوں سے روکنا اس میں مشکل پیدا کرنا یہ سب حرام اور دور کی گمراہی ہے) اور ہم نے ہر خبر رساں کو اسکی قوم کی زبان میں ہی بھیجا تھا تاکہ وہ انھیں صاف صاف بتاسکے (یعنی ہر رسول اپنی قوم کی طرف انھی کی زبان میں گیا تھا) تو اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور ہم نے موسی کو اپنی آیتوں کے ساتھ بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکل کر روشنی کی طرف لا (یعنی ہدایت کی روشنی جیسا کہ ظاہر ہے) اور انھیں اللہ کی نعمتیں یاد دلا یقینا اس میں ہر خوب صبر کرنے والے خوب شکرگذاری کرنے والے کے لیۓ دلیلیں موجود ہیں (یعنی ان آیتوں سے وہ دلیلیں اخذ کرے گا جو بڑا صابر وشاکر ہو) اور جب موسی نے اپنی قوم کو کہا اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی وہ تمہیں بری تکلیف لازم کرتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا کرتے تھے اور اس میں تمہارے آقا کی طرف سے بڑی آزمائش تھی اور جب تمہارے آقا نے اعلان کیا اگر تم فرمانبرداری کروگے تو میں تمہیں مزید دونگا اور اگر نافرمانی کروگے تو یقینا میرا عذاب سخت ہے اور موسی نے کہا اگر تم اور جو بھی زمین میں ہیں سب کے سب انکار کریں تو اللہ کو کوئی پروا نہیں تعریف والا ہے کیا تمہارے پاس تم سے پہلے والوں قوم نوح اور عاد اور ثمود اور انکے بعد والوں کی خبر نہ آئی اللہ انھیں جانتا ہے انکے پاس خبر لانے والے صاف دلیلیں لے کر آئے تھے تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی منہوں میں لوٹا لیا (یعنی حق آشکار ہونے کے بعد حق بولنے سے پہلو تہی کرلی) اور انھوں نے کہا ہم نے اسکا انکار کیا جس کے ساتھ تم بھیجے گئۓ ہو اور یقینا ہم اس کے بارے میں ضرور

سخت شک میں ہیں جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو (یعنی ہمیں تمہاری باتوں پر یقین نہیں ہو رہا جب کہ انہیں واضح دلیلیں دی جا چکی تھیں) انکے خبر رساؤں نے کہا کیا اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف کرے اور تمہیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے تو انھوں نے کہا تم ہماری طرح ایک انسان ہو اور کچھ نہیں (یعنی تم کوئی اللہ کے رسول نہیں ہو) تم ہمیں اس مذہب سے روکنا چاہتے ہو جس کی تابعداری ہمارے بڑے کرتے تھے تو ہمارے پاس صاف حجت (حسی کرشمہ) لے کر آؤ انکے خبر رساؤں نے انھیں کہا ہم تمہاری ہی جیسے ایک بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہماری یہ مجال نہیں ہے کہ ہم تمہارے پاس اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی حسی کرشمہ پیش کر سکیں اور مومنوں کو صرف اللہ پر اعتماد کرنا ضروری ہے اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر اعتماد نہ کریں حالانکہ اس نے ہمیں ہمارے راستوں کی ہدایت کر دی ہے اور ہم ضرور اس پر صبر کریں گے جو تم نے ہمیں اذیت دی ہے اور اعتماد کرنے والوں کو صرف اللہ پر اعتماد کرنا چاہیئے (معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور نہ کوئی اسکے لائق ہے بلکہ اسکی تحقیق کی جائے گی) اور ناشکروں نے اپنے خبر رساؤں کو کہا ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکالیں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ (یعنی یہ رسول پہلے انجانے میں انکے مذہب کو مانتے تھے پھر بعد میں توبہ کی اور اللہ نے انھیں رسول بنا دیا) تو انکے آقا نے انکی طرف وحی کی کہ ضرور ہم ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تمہیں انکے بعد زمین میں رہائش دیں گے یہ (یعنی یہ رہائش دینا) اس کے لئے کہ جو میرے مرتبے سے ڈرے اور میری دھمکی سے خوف زدہ ہو اور انھوں نے مدد مانگی اور ہر بے رحم ہٹ دھرم تباہ ہو گیا اور اسکے آگے جہنم بھی ہے اور اسے اٹکنے والا پانی پلایا جائے گا وہ اسے تھوڑا تھوڑا پیئے گا اور وہ اسے مکمل کرنا نہ چاہے گا اور موت اسکے پاس ہر جگہ سے آئے گی لیکن وہ مرے گا نہیں (یعنی وہ ہر طرف سے موت گمان کرے گا کہ وہ مرنے والا ہے لیکن موت آئے گی نہیں) اور اس سے آگے سخت عذاب الگ ہے (یعنی جہنم میں یہ حشر ہو گا کہ اسکے گمان کے باوجود موت نہیں آئے گی اور اسکے بعد سخت عذاب اور ہو گا) جنھوں نے اپنے آقا کو نہ مانا (یعنی اپنے آقا کی اطاعت کو تسلیم نہیں کیا) انکے اعمال کی مثال جیسے راکھ جس پر آندھی کے دن سخت ہوا چلی ہو جو انھوں نے کمایا اسکے کسی حصے پر وہ قادر نہ ہو سکے (یعنی جنھوں نے اللہ کو حاکمیت و سرپرستی کو نہیں مانا اسے واجب الاطاعت نہ مانا انکے اعمال برباد ہیں) یہ دور کی گمراہی ہے کیا تجھے نہیں پتا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق تخلیق کیا ہے اگر وہ چاہے تو تم کو مار ڈالے اور جدید مخلوق لے آئے اور یہ اللہ کے لئے کچھ بڑی بات نہیں اور وہ سب اللہ کے لئے کھل جائیں گے تو کمزور افراد بڑے بننے والوں سے بولیں گے یقیناً ہم تمہارے مقلد (تابعدار) تھے تو کیا تم ہم سے اللہ کے عذاب کا کچھ حصہ دور کر سکتے ہو وہ کہیں گے اگر اللہ ہم کو ہدایت دیتا تو ہم بھی تمہاری رہنمائی کر دیتے (یعنی تم نے ہمیں اپنا رہنما بنایا تھا اگر ہمیں رہنمائی حاصل ہوتی تو ہم تمہیں بھی رہنمائی کر دیتے) ہم بے صبری کریں یا صبر کریں ہمارے لئے برابر ہے ہمیں کہیں پناہ نہیں ملے گی اور جب معاملے طے ہو چکے گا تو ابلیس کہے گا یقیناً اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے وعدہ کیا پھر وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کوئی قابو نہ تھا بس میں نے تمہیں دعوت دی تو تم نے میری بات قبول کر لی (یعنی میں نے تمہیں بھکایا تو تم

نے میری بات کو مان لی نہ مانتے لہذا تم بھی قصوروار ہو۔ معلوم ہوا کہ آسیبی اثرات و شیطانی زور یا شیطان کا کسی انسان کو خواب یا جاگتے میں پریشان کرنا یا شیاطین الجن کا کسی انسان کی باتوں کو دوسرے انسانوں تک پہنچانا وغیرہ وغیرہ سب جھوٹ ہے کیونکہ شیطان روز قیامت اس بات کو خود واضح کرے گا کہ وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا بس وسوسے ڈال سکتا تھا اک انسان دوسرے انسان پر شیطان سے زیادہ حاوی ہے شیطان کو بس وسوسے ڈالنے اور کمزور چالیں چلنے کی مہلت ہے قیامت تک۔) لہذا مجھ پر ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا اور تم میری مدد نہیں کرسکتے جو تم نے پہلے مجھے شریک کیا تھا میں اسے ٹھکراتا ہوں (یعنی اللہ کے سوا تم نے میری اتباع کی میں اعتراف کرتا ہوں کہ میری دعوت اتباع کے لائق نہیں تھی) یقینا نافرمانوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور جنھوں نے قبول کیا ہوگا اور نیک اعمال کئے ہونگے انھیں باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی جہاں وہ اپنے آقا کی اجازت سے ہمیشہ رہیں گے (یعنی وہی سلامتی پائیں گے جنھوں نے اللہ کی کتاب کو سمجھا اور اس کی ہر آیت کو تسلیم کیا اور اسی کے مطابق زندگی گذاری) انکی سلامتی کی دعا وہاں سلام ہوگی اے بندے کیا تو نے غور نہ کیا کہ اللہ نے حق بات کی مثال کیسے دی ہے جیسے مفید درخت ہو جسکی جڑ ثابت ہو اور اسکی شاخ بلندی میں ہو وہ اپنے کھانے ہر وقت اپنے آقا کی اجازت سے لاتا ہو اور اللہ انسانوں کے لئے نصیحتوں کو بتاتا ہے تاکہ وہ سبق لیں (یعنی حق بات ہمیشہ نفع ہوتی ہے اور وہ مضبوط و عزت کا موجب ہوتی ہے) اور باطل بات کی مثال جیسے بے کار درخت جس کو زمین کے اوپر سے اکھاڑ دیا ہو جسکا کوئی قرار نہیں ہے اللہ تسلیم کرنے والوں کو دنیاوی زندگی اور آخرت میں ثابت بات سے برقرار رکھتا ہے اور زیادتی کرنے والوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے بندے کیا تو نے انکی طرف غور نہ کیا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو بدل ڈالا انکار کرتے ہوئے اور انھوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ اتار دیا یعنی جہنم میں وہ اس میں داخل ہونگے اور کتنی بری قیام گاہ ہے اور انھوں نے اللہ کے لئے مقابل بنالئے تاکہ وہ اسکے راستے سے بھٹکا سکیں (یعنی اللہ کے سوا ان شریکوں کے مذہب پر چلا سکیں) اے مومن کہہ دے مہلت اٹھالو پھر تمہارا انجام آگ کی طرف جانا ہے اے بندے میرے ان بندوں کو کہہ دے جنھوں نے تسلیم کیا ہے کہ دین کی تلقین قائم کریں اور جو ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ فروخت ہے نہ کوئی گہری دوستی ہے اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے پھلوں کو نکالا تمہارے لئے نعمت کے طور پر اور تمہارے لئے کشتیوں کو قانون کے تابع کردیا تاکہ وہ اسکے حکم سے سمندر میں چلے (یعنی کشتیوں کو قانون کا تابع کیا ہے کہ وہ پانی میں ڈوبتی نہیں ہیں اور عادلانہ طور پر پانی پر جاری رہتی ہے اگرچہ اس پر مناسب سامان رکھ کرلے جایا جائے) اور اس نے تمہارے لئے نہروں کو قانون کا پابند کیا اور اس نے تمہارے لئے سورج اور چاند کو لگاتار قانون کا پابند کر رکھا ہے اور اس نے تمہیں رات اور دن کو قاعدے کا پابند کیا ہے اور اس نے تمہیں ہر وہ شیء جو تم نے مانگی دی ہے اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرو تو اسے شمار نہ کرسکو گے یقینا انسان بڑا نافرمان بڑا ناشکرا ہے اور جب ابراہیم نے کہا میرے آقا اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے محفوظ رکھ کہ ہم اللہ سے غفلت میں ڈالنے والوں کی تابعداری کریں میرے

آقا انھوں نے بہت سارے انسانوں کو گمراہ کر دیا ہے تو جو میری پیروی کرے گا تو وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا تو یقیناً تو بہت معاف کرنے والا خوب مہربان ہے (یعنی تو انہیں توبہ کی توفیق دے کر معاف کر) ہمارے آقا میں نے اپنی بعض اُولاد کو ایسی وادی میں ٹھہرا دیا ہے جہاں زراعت نہیں ہے تیرے محترم گھر کے پاس ہمارے آقا یہ اس لئے تاکہ وہ دین کو قائم کر سکیں تو انسانوں کے دل انکی طرف مائل کر دے اور انھیں پھلوں کی نعمت دے تاکہ وہ احسان مانیں ہمارے آقا تو وہ جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور زمین و آسمان میں کوئی شیٔ ایسی نہیں ہے جو اللہ پر چھپی رہتی ہو وہ اللہ تعریف کے لائق ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحاق عطا کر دیئے یقیناً میرا آقا دعا سننے والا ہے میرے آقا مجھے دین قائم کرنے والا بنا اور میری بعض اولادوں کو بھی ہمارے آقا میری دعا قبول کر ہمارے آقا میری اور میرے والدین اور مومنوں کی اس دن مغفرت فرما جب حساب قائم ہوگا (معلوم ہوا قبر میں کوئی عذاب نہیں ہوتا ورنہ اس سے نجات کے لئے بھی حضرت ابراہیم بڑے اہتمام سے دعا کرتے) اور اے بندے اللہ کو زیادتی کرنے والوں کے اعمال سے بے خبر گمان مت کر وہ انھیں صرف مہلت دے رہا ہے اس دن تک جب آنکھیں جھک جائیں گی ذلت سے دیکھتے ہوئے اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہونگے انکی آنکھ انکی طرف لوٹ نہیں رہی ہوگی انکے دل ہوا ہونگے (یعنی ہوا کی طرح مضطرب ہونگے کہ انکے ساتھ اب کتنا برا سلوک ہونے والا ہے) اور اے بندے انسانوں کو اس دن سے ڈرا جب عذاب ان پر آئے گا تو زیادتی کرنے والے کہیں گے ہمارے آقا ہمیں قریب مقرر مدت تک چھوٹ دے ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور ہم رسولوں کی پیروی کریں گے کیا تم نے پہلے قسم نہ کھائی تھی (یعنی تم پہلے بھی قسم کھا کر توڑ چکے ہو) تمہارے لئے کوئی مہلت نہیں اور تم ان لوگوں کی رہائش گاہوں میں رہ چکے ہو جنھوں نے اپنے نفس پر زیادتی کی اور تمہارے لئے ظاہر ہوگیا کہ ہم نے انکے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تمہارے لئے عبرتیں ذکر کر دی ہیں اور وہ اپنا مکر کر چکے ہیں اور انکا مکر اللہ کے پاس ہے اگرچہ انکے مکر سے پہاڑوں میں زوال آجائے (یعنی انکے مکر کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں سب اللہ کو معلوم ہوتے ہیں انکے باوجود اللہ نے انہیں دنیا میں بتلائے عذاب کر رکھا ہے) تو اللہ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا گمان مت کر یقیناً اللہ غالب ہے انتقام والا ہے (یعنی اللہ اپنے وعدے کے مطابق انکا حشر خراب کر رہا ہے اور کرے گا اگرچہ انکی چالیں کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہوں) جس دن زمین کو دوسری شیٔ سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں کو (یعنی زمین کی جگہ دوسری شیٔ ہوگی اور آسمانوں کے ساتھ بھی ایسا ہوگا) اور وہ اللہ واحد جو خوب غلبے والا ہے اس کے لئے کھل جائیں گے اور اے بندے تو اس دن مجرموں کو دیکھے گا بیڑیوں میں جکڑے ہوں گے انکے کرتے تارکول کے ہونگے اور انکے چہروں پر آگ چھا جائے گی (یہ یوم جزا کو ہوگا) اسلئے کہ اللہ ہر نفس کو اسکی کمائی کا بدلہ دے یقیناً اللہ حساب میں تیز ہے یہ انسانوں کے لئے ایک پیغام ہے اور اس لئے کہ وہ اس کے ذریعے ڈرایا جائے (یعنی پیغام اتارنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ اس پیغام کے ذریعے انھیں ڈرایا جائے) اور تاکہ وہ یقین کریں کہ لائق تقلید ہستی بس وہ ہی ہے (یعنی اللہ ہی ہے) اور تاکہ حق پسند نصیحت لیں۔ (یہ قرآن اس لئے اترا کہ حق پسند نصیحت لے لیں اور جو حق پسند نہیں وہ کبھی نصیحت نہیں لے گا ان کے لئے آگ ہے)

ترجمہ سورہ حجر مع نظر و تفہیم

ترجمہ سورہ حجر 01۔۔۔50

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے الر (اس طرح کے کلمات سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں یہ کلمات اس سورت کا نام ہوتے ہیں جس کے ابتدا میں یہ آتے ہیں اور اسکا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ سننے پڑھنے والا متوجہ ہوجاتا ہے) یہ کتاب اللہ اور صاف صاف بتانے والے قرآن کی دلیلیں ہیں (یعنی یہ جو دلیلیں ہم آگے بتانے والے ہیں یہ دلیلیں اللہ کی کتاب یعنی صاف صاف بتانے والے قرآن کا حصہ ہیں) کثرت سے ناشکرے یہ پسند کریں گے کہ کاش وہ مسلم ہوتے (یعنی ابھی یہ اسلام کو ناپسند کرتے ہیں اور اسکے خلاف سازشیں کرتے اور ہتھیار اٹھاتے ہیں لیکن وہ کثرت سے اس بات کی خواہش کریں گے وہ مسلم ہوتے) اے بندے انھیں چھوڑدے وہ کھائیں اور مہلت اٹھائیں اور امید انھیں غافل کردے تو قریب ہی وہ یقین کرلیں گے (یقین کرلیں گے کہ جو بھی اسلام نے خبر دی ہے سب سچی ہیں) اور ہم نے جب بھی کسی بستی کو ہلاک کیا تو اس کے لئے ایک یقینی فیصلہ موجود تھا اور کوئی قوم اپنے مقرر وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے (لہذا اللہ کی نافرمانی سے خوف زدہ رہنا چاہیئے) اور انھوں نے کہا اے وہ شخص جس پر نصیحت اتاری گئی ہے تو دماغی مریض ہے تو ہمارے پاس ملائکہ کو کیوں نہیں لے آتا اگر تو حق پر ہے (معلوم ہوا ان مشرکین کے نزدیک من جانب اللہ پیغمبر ہونے کے لئے ملائکہ کا ساتھ ہونا ضروری ہے جب کہ کسی کے اہل حق یا اہل باطل ہونے کے لئے ملائکہ دیکھانا ضروری نہیں) ہم ملائکہ کو برحق ہی اتارتے ہیں (یعنی ملائکہ کو بے کار نہیں اتارتے تھے) اور تب تو انھیں مہلت نہ دی جاتی (کیونکہ جب وہ ملائکہ دیکھ لیتے تو اب ایمان بالغیب کا کوئی مطلب نہ رہ جاتا جب ایمان بالغیب ہی تو مطلوب ہے) کوئی شک نہیں ہے کہ ہم نے نصیحت نازل کی ہے اور ہم اسکے ضرور محافظ ہیں اور ہم تجھ سے پہلے پہلوں کی جماعتوں میں خبر رساں بھیج چکے ہیں اور جب بھی انکے پاس کوئی خبر رساں آتا تو وہ اسکا استخفاف کرتے تھے (یعنی کسی رسول کو اسطرح کے لوگ اہمیت نہیں دیتے تھے بہانے بنا بنا کر انکے پیغام کا انکار کیا کرتے تھے یا انھیں نظرانداز کردیا کرتے تھے کہ رسول صحیح بول رہا ہے یا غلط کوئی پرواہ نہیں) یوں ہی ہم اسے مجرموں کے دلوں میں پروتے ہیں (یعنی مجرموں کے دلوں میں اللہ اسی طرح لاپرواہی ڈال دیتا ہے) وہ اس کو تسلیم نہیں کرتے اس کے باوجود کہ پہلوں کا طریقہ گزرچکا ہے (یعنی پہلوں پر تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے عذابات آتے رہے ہیں اسکے باوجود بھی یہ لوگ لاپرواہی کرتے ہیں) اور اگر ہم ان پر آسمان سے ایک دروازہ بھی کھول دیں پھر وہ اس میں چڑھنے لگیں گے تو ضرور کہیں گے ہماری آنکھوں میں نشہ آگیا ہے بلکہ ہماری نظربندی ہوگئی ہے (یعنی اتنا بڑا کرشمہ دیکھنے کے باوجود بھی یہ لوگ اس میں قیل وقال کرکے اسکا انکار کردیں گے) اور ہم نے آسمان میں قلعے قائم کئے ہیں (یعنی یہ تارے جو تمہیں چھوٹے چھوٹے لگتے ہیں لیکن حقیقت میں بہت بڑے بڑے ہیں اور انھیں قلعوں سے تشبیہ دی) اور ہم نے اسے دیکھنے والوں کے لئے خوبصورت بنادیا ہے (یعنی آسمان ان جگ مگ تاروں اور رنگوں اور دیگر اسباب کے ذریعے سے دیکھنے والوں کے لئے خوبصورت بنادیا ہے) اور ہم نے اسے (یعنی آسمان کو) ہر بڑے مردود سرکش سے (جو کہ جنات میں

سے ہیں) محفوظ کرلیا ہے مگر جو بات چوری سے سنے تو اسکے پیچھے روشن شعلہ لگ جاتا ہے (معلوم ہوا یہ جنات آسمان پر جاسکتے ہیں اور جا کر غیبی باتیں چوری سنتے ہیں تو انکے پیچھے شعلہ لگ جاتا ہے) اور زمین کو ہم نے دراز کیا ہے اور ہم نے اس میں میخیں ڈالی ہیں (یعنی پہاڑ) اور ہم نے اس میں ہر شیء مقرر مقدار و وزن کے ساتھ اگائی ہے (یعنی ہم نے جو بھی زمین میں اگایا ہے وہ ایک خاص مقدار و وزن کے ساتھ اگایا ہے تھوڑا بھی فضول نہیں اگایا جس شیء کو جتنی ضرورت ہوتی ہے وہ اتنی ہی مقدار میں زمین پر اگتے ہیں لیکن زمین والے اسکی تقسیم میں انصاف نہیں کرتے) اور ہم نے تمہارے لئے اور انھیں جنھیں تم نعمت دینے والے نہیں ہو اس میں (یعنی اس زمین میں) سامان زندگی کو مہیا کیا ہے اور ہر شیء کے خزانے ہمارے پاس موجود ہیں اور ہم اسے ایک معلوم ضابطے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور ہم نے ہواؤں کو نر و مادہ درختوں کو باردار کرنے والی بنا کر بھیجا (یعنی ہم ایسی ہوائیں بھیجتے ہیں جو درختوں کو نتیجہ خیز بنا دیتی ہیں مثلاً پھلدار بنانا یا حاملہ کرنا) پھر ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے تمہیں اس سے سیراب کیا اور تم اسے محفوظ رکھنے والے نہ تھے (یعنی اس پانی کو جو ہم نے آسمان سے اتارا ہے اسے ہم ہی تو محفوظ رکھتے ہیں کہ جب برسا ہو پانی سوکھ جاتا ہے تو پھر دوبارہ بخارات کی صورت میں تحلیل ہو کر بادل کا روپ لے لیتا ہے اور پھر برستا ہے اسطرح پانی ضائع نہیں ہوتا محفوظ رہتا ہے اور برف کی صورت میں بھی محفوظ رہتا ہے جو پہاڑوں اور برفیلی جگھوں پر جمی رہتی ہیں پھر گرمی کے موسم میں وہ پگھل کر نہر و ندیوں کی صورت میں بہہ کر ہم تک پہنچتی ہیں یا اللہ نے انسانوں کو ڈیم وغیرہ بنا کر پانی محفوظ کرنا سکھا دیا وہ خود اسے محفوظ کرنے والا نہ تھا اسطرح کی سب باتیں اس میں شامل ہیں) اور ہم ہی تو جان ڈالتے ہیں اور ہم بے جان کرتے ہیں اور ہم وارث ہونگے (یعنی مارنا جلانا سب ہمارے ہاتھ میں ہے اور جب سب ختم ہو جائیں گے تو ہم ہی رہ جائیں گے تو انکے ہر شیء کے وارث ہم ہونگے) اور ہم انھیں جانتے ہیں جو تم میں سے گزر چکے ہیں اور انھیں بھی جو بعد میں آنے والے ہیں اور یقیناً تیرا آقا ہی انھیں جمع کرے گا یقیناً وہ حکمت والا وسیع علم والا ہے اور ہم نے انسانوں کو بدبودار کیچڑ کی بجتی ہوئی مٹی سے تخلیق کیا ہے اور جنات کو ہم نے اس سے پہلے گرم ہوا کی آگ سے تخلیق کیا اور جب تیرے آقا نے ملائکہ کو کہا کہ میں بدبودار کیچڑ کی بجتی مٹی سے ایک بشر کو تخلیق کرنے والا ہوں تو جب میں اسے برابر کردوں اور میں اس میں اپنی جان میں سے ایک حصہ پھونک دوں تو اسکے لئے سجدے میں گر جانا تو سارے کے سارے ملائکہ نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے (معلوم ہوا ابلیس بھی ملائکہ میں سے ہے اور جن بھی ہے اور جن ملائکہ کی ایک قسم ہے اور ملائکہ گرم ہوا کی اگ سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ ابلیس نے خود بتایا ہے) اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا اس نے کہا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اس نے کہا یہ میرے لائق نہیں ہے کہ میں اس بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے بدبودار کیچڑ کی بجتی مٹی سے تخلیق کیا ہے اس نے کہا وہاں سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے اور تجھ پر جزا کے دن تک رحمت سے دوری ہے (کیونکہ اس نے اللہ کی تقلید و تابعداری کا انکار کردیا اور اللہ کے حکم کو حجت نہ مانا اور اس پر شک کیا) اس نے کہا میرے آقا مجھے اس دن تک مہلت دے جب وہ زندہ کیئے جائیں گے (یعنی توبہ کرنے کے لئے بجائے اللہ سے اپنے برے کام کے لئے مہلت مانگ لی۔ ابلیس کو دوسری زندگی کے دن تک بغیر کسی قید و بند کے مہلت ہے لہذا یہ بات جھوٹ ہے کہ ابلیس ہر سال پورا ماہ

رمضان قید ہوجاتا ہے کیونکہ اسے بغیر قید و شرط کے مہلت ہے اور معلوم ہواکہ وہ ابلیس کی زندگی دوسری حیات کے دن تک ہے ورنہ دوسری حیات کے دن تک مہلت دینے کا کوئی معنی نہ ہوگا۔) اس نے کہا تجھے اس دن تک مہلت ہے جسکا وقت معلوم ہے (یعنی اللہ کو معلوم ہے وہ دوسری زندگی کا دن ہے) اس نے کہا میرے آقا تونے مجھے گمراہ کیا ہے (معلوم ہوااس واقعے کے بعد ابلیس نے یہ رائے قائم کرلی تھی کہ اللہ ظلم کرتا ہے اور مجھے اللہ ہی نے گمراہ کیا ہے میرا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایسی آزمائش میں ڈال دیا جسکا میں متحمل نہیں تھا حالانکہ ابلیس اللہ کے اس حکم کا متحمل تھا وہ سجدہ کرسکتا ہے لیکن اس نے اللہ کے حکم کواپنی عقل کی بنیاد پر رد کردیا حالانکہ عقل کا تقاضا یہ ہے کہ کامل کو ناقص پر فوقیت نہ دی جائے لیکن اس نے اپنی ناقص رائے کو جو غلطی کا احتمال رکھتی ہے کامل حکم پر فوقیت دی۔) اس وجہ سے میں ضرور انکے لئے (یعنی آدم حوااور انکی اولاد کے لئے) زمین میں خوبصورتی ڈال دونگا (معلوم ہواخوبصورتی و زینت ابلیس کے ہتھیاروں میں سے ہے اس سے محتاط رہنا چاہیئے) اور میں ان سب کو گمراہ کرونگا سوائے ان میں سے جو تیرے خاص بندے ہیں (یعنی جن کے نصیب میں گمراہ ہونا نہیں لکھا) اس نے کہا (یعنی اللہ نے کہا) یہ راستہ مجھ پر آسان ہے (یعنی یہ جو تو مجھے کہہ رہا ہے کہ تجھے انسانوں کو بہکانے کی مہلت دوں اس طریقے پر چلنا میرے لئے آسان ہے) یقینا میرے تابعداروں پر تیری کوئی حکومت نہ ہوگی سوائے گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں (کیونکہ اللہ کے بندوں نے اللہ کی حکومت کو چنا ہے کیونکہ وہ اسکی تابعداری کرتے ہیں اور شیطان کی حکومت گمراہوں پر ہے کیونکہ وہ اسکے راستے ہیں پر ہیں اسکے فرمانبردار ہیں) اور یقینا جہنم ان سب کا وعدہ ہے اسکے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے انکا ایک تقسیم شدہ حصہ ہے یقینا پرہیزگار باغات اور چشموں میں ہونگے وہاں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہوجاؤ اور جو کینہ ان کے سینوں میں ہے ہم اسے نکال دیں گے بھائی بھائی ہونگے ایک دوسرے کے سامنے تخت نشین ہونگے وہاں انھیں نہ تھکان ہوگی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے اے بندے میرے بندوں کو خبر دے کہ میں بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے

ترجمہ سورہ حجر 51۔۔۔99

اور اے بندے انھیں ابراہیم کے مہمان کی خبر دے (یعنی اس قصے کی تبلیغ کا حکم ہے خبر دینے کا حکم دیا ہے) جب وہ اسکے پاس آئے تو انھوں نے کہا سلامتی ہو اس نے کہا یقینا میں تم سے گھبرا رہا ہوں انھوں نے کہا گھبراؤ مت یقینا ہم تجھے وسیع علم والے لڑکے کی خوشخبر دیتے ہیں اس نے کہا کیا تم نے مجھے خوشخبر دی ہے اس حالت میں کہ مجھے بڑھاپا پہنچا ہے تو تم مجھے کیسی خوشخبر دیتے ہو (یعنی تمہاری خوشخبری قانون الٰہی کے خلاف سمجھ آرہی ہے کیونکہ بوڑھے لوگوں کو اولاد نہیں ہوسکتی) انھوں نے کہا ہم نے تجھے برحق خوشخبر دی ہے لہذا مایوس مت ہو اس نے کہا اپنے آقا کی رحمت سے مایوس صرف وہ ہوتے ہیں جو غلطی پر ہوں (یہاں سے ملائکہ نے انہیں جواب دیا کہ ایسا ہی ہوگا اور قانون الٰہی کے مطابق ہوگا یہ اللہ کی رحمت ہے اس سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے) اس نے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے اے قاصدوں انھوں نے کہا ہمیں مجرموں کی طرف بھیجا گیا ہے سوائے لوط کے اہل خانہ کے یقینا ہم ان سب کو بچالیں گے سوائے اسکی

عورت کے کہ ہم نے مقدر کردیا ہے کہ وہ قوم میں رہ جائے گی تو جب قاصد لوط کے اہل خانہ کے پاس آئے اس نے کہا تو انجان لوگ ہو (یعنی حضرت لوط نے ان غیبی قاصدوں کو نہیں پہچانا ظاہر ہے کہ وہ انسانی صورت میں آئے ہونگے تب ہی حضرت لوط انہیں پہچان نہ سکے معلوم ہوا اللہ کے غیبی قاصد انسانی صورت میں بھی ظاہر ہوسکتے ہیں) انھوں نے کہا بلکہ ہم تمہارے پاس وہ بات لائے ہیں جس پر وہ شک کرتے تھے (یعنی عذاب آنے کی بات) اور ہم تمہارے پاس حق لائے ہیں اور ہم ضرور سچے ہیں تو اپنے اہل خانہ کو رات کے اَوقات میں لے چلو اور انکے پیچھے چلنا اور تم میں سے کوئی منہ نہ پھیرے اور کر گزرو جسطرح تمہیں حکم دیا جارہا ہے اور ہم نے اس کام کا فیصلہ کرکے اسکی طرف بھیج دیا کہ انکی جڑ صبح کے وقت کٹ جائے گی اور شہر والے خوش ہوتے ہوئے آئے (ان مہمانوں کے پیچھے جو حضرت لوط کے پاس من جانب اللہ بھیجے گئے تھے) اس نے کہا وہ میرے مہمان ہیں لہذا مجھے ذلیل مت کرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا مت کروانھوں نے کہا کیا ہم نے تجھے لوگوں سے نہ روکا تھا اس نے کہا اگر تم کرنا چاہتے ہو تو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں (یعنی عورتوں کی طرف مائل ہوجاؤ اور میری بیٹیوں سے ہی بغیر شرط نکاح وہ سب کرلو جو تم مردوں سے کرتے ہو تاکہ تمہاری خواہش پوری ہو اور مجھے میرے مہمانوں کے آگے رسوا مت کرو) تیری زندگی کی قسم وہ اپنے نشے میں (یعنی مردوں کی خواہش کے نشے میں) بھٹک رہے تھے تو طلوع آفتاب کے وقت تیز آواز نے انھیں آ پکڑا تو ہم نے اسکے بلند حصہ کو پست حصہ بناڈالا اور ہم نے ان پر پکی مٹی کے پتھر کی بارش کردی یقینا اس میں انکے لئے دلیلیں موجود ہیں جو علامتوں سے پہچان لیتے ہیں اور وہ (جگہ) ایسے راستے کے ساتھ ہی ہے جہاں لوگ ٹھہرتے ہیں یقینا اس میں تسلیم کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور گھنے جنگل والے نافرمان تھے تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور وہ ایسی کھلی جگہ پر ہے جہاں آنا جانا ہوتا ہے (یعنی اللہ نے ان نافرمانوں کو مار کر لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا) اور گوشے والوں نے پیغمبروں کو غلط مانا اور ہم نے انھیں اپنی دلیلیں دی تھیں تو وہ ان سے نظر انداز کر گئے اور وہ امن کیساتھ پہاڑوں کو تراش کر گھر بنایا کرتے تھے تو صبح کے وقت بلند آواز نے انھیں آ پکڑا تو انھیں اس نے کچھ فائدہ نہ دیا جو وہ کمایا کرتے تھے اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو بھی انکے درمیان ہیں اسے برحق ہی تخلیق کیا ہے (یعنی کسی بھی شیء کو بے کار تخلیق نہیں کیا اور معلوم ہوا ساری مخلوقات سارے آسمان اور زمین اور جو انکے درمیان ہے وہ ہی ہے اور جو اشیاء زمین میں ہیں وہ زمین کے اطلاق میں آگئیں) اور قیامت کی گھڑی آنے والی ہے تو اے مومن اچھی طرح نظر انداز کردے (یعنی ظالموں کی برائیوں کو نظر انداز کردے حساب کتاب کا دن آنے والا ہے) یقینا تیرا آقا خوب تخلیق کرنے والا وسیع علم والا ہے اور اے مصداق ہم نے تجھے باربار پڑھی جانے والی کتاب میں سے سات اور بڑے رتبے والا قرآن عطا کیا ہے (یعنی اے بندے ہم نے تجھے قرآن عظیم اور اس میں سے سات اشیاء دی ہیں اور غالبا ان سات اشیاء سے مراد سورہ فاتحہ ہے جو سات آیتوں پر مشتمل ہے. اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ہمیں بطورہدایت محض قرآن مجید ہی عطا کیا ہے اسی وجہ سے ہدایت عطا کرنے کے ذرائع کے بیان میں صرف قرآن مجید کا ذکر ہے کسی حدیث وغیرہ کا نہیں لہذا ہدایت اخذ کرنے کے لئے محض قرآن کریم کی طرف رجوع ہوگا) اے مومن اپنی آنکھوں کو اسکی طرف دراز مت کر جس کے ذریعے ہم نے انکے ازواج کو مہلت دے

رکھی ہے (مثلاانکے گھروں و باغوں وغیرہ نعمتیں جن کے ذریعے اللہ نے انکے ازواج کو چھوٹ دے رکھی ہے) اوران پر غم مت کر (یعنی انکی نعمتیں دیکھ کریا انکا کفر دیکھ کر وغیرہ) اوراپنے بازو مومنین کے لئے جھکادے (یہ محاورۃ کہا گیا ہے یعنی مؤمنوں کے ساتھ جائز اورنرم برتاؤرکھ) اوراے بندے کہہ دے میں صاف صاف ڈرانے والاہوں (یہ جملہ کہنے کا حکم ہے لہذا یہ جملہ ہمیں کہنا فرض ہے) جسطرح ہم نے آپس میں باٹنے والوں پر نازل کیا تھا جنھوں نے قرآن کو حصے حصے کرڈالا (یعنی فرقہ پرستی نفس پرستی شروع کردی کہ جو بات قرآن میں اپنے یا اپنے فرقے کی مطابق ہوتی ہواسے قبول کرلیں اورآیتیں خلاف جائیں انہیں رد کردیں) توتیرے آقا کی قسم ہم ان سب سے ضروراس اعمال کے بارے میں محاسبہ کریں گے جووہ کیا کرتے تھے (اللہ نے یہ جملہ اپنی قسم لے کر کہا ہے یہ مذکورہ مجرموں کی انجام کی سنگینی کی خبردے رہا ہے) لہذاجسکاتجھے حکم دیاجاتا ہے اسکا اعلان کراور مشرکوں کو نظرانداز کردے (یعنی جائز طریقے سے مشرکوں کوانکے حال پرچھوڑدوان سے میل جول نہ کرولیکن نظرانداز کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان سے بحث ومباحثہ نہ کیا جائے اور ان کے خلاف قتال نہ کیا جائے کیونکہ یہ ہی مفہوم ظاہر ہے اسطرح کا جملہ ایسے ہی مقام پر بولاجاتا ہے اورویسی بھی ان سے قتال ترک کرنا اور بحث چھوڑدینا جائز طریقہ نہیں ہے) اے مومن ہم تجھے ان نیچا دیکھانے والوں کے معاملے میں کافی ہیں جودوسری ہستی کو تابعداری کے لائق بناتے ہیں جب کہ اللہ ساتھ ہے (یعنی اللہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کواپنا دینی حاکم بناتے ہیں اورحق کو نیچا دیکھاتے ہیں مؤمن کے طرف سے اللہ انہیں کافی ہے اللہ ان سے بدلہ لے گا ہمیں انکے درپے ہونی کی ضرورت نہیں یہ قتال کی فرضیت سے قبل کی آیتیں ہیں) توعنقریب وہ یقین کرلیں گے اوراے مومن تیرا سینہ جوانکی باتوں سے تنگ ہوتا ہے اسے ہم جانتے ہیں (یعنی ہم تمہارے حالات کوجانتے ہیں پھر بھی تمہیں مشرکوں کی حرکتوں پر صبر کرنے کا حکم دے رہے ہیں) تواپنے آقا کی حمد کے ساتھ پاکی کااظہار کراور تابعداروں میں شامل ہوجااوراپنے آقا کی تابعداری کرتے رہ حتیٰ کہ تجھے موت کا یقین ہوجائے۔ (یعنی موت کا علم ہونے تک تواللہ کے احکام کا پابند رہے گا اورتب تک اللہ کی تابعداری کرتے رہ)

ترجمہ سورہ النحل مع نظر و تفہیم

ترجمہ سورہ النحل 01۔۔۔32

اللہ کے نام سے جو عمومی اورخصوصی مہربان ہے اللہ کا حکم آنے ہی والا ہے لہذا اسکی جلدی مت کرو (یعنی اللہ کے عذاب کا حکم آنے ہی والا ہے لہذا اس میں جلدبازی مت کرواور مراداخروی عذاب ہے کیونکہ دنیاوی عذاب توآتا ہی رہتا ہے) وہ پاک ہے اوران سے بلند ہے جنھیں وہ برابر ٹھہراتے ہیں وہ فرشتوں کوجان کے ساتھ جواسکے حکم سے متعلق ہے (یعنی اپنے اوامرو شریعتوں کی صحیفے) اپنے بندوں میں سے جس پرچاہتا ہے اتارتا ہے کہ ڈراؤکہ میرے سوا کوئی ہستی تابعداری کے لائق نہیں ہے تومیری اطاعت کرواس نے آسمانوں اور زمین کوبرحق بنایاوہ اس سے بلندو بالا ہے جس کو شریک بناتے ہیں اس نے انسان کوایک قطرے سے تخلیق کیا ہے توفوراوہ کھلاجھگڑالو بن گیا (یعنی انسان اتنا ناشکرا ہے کہ اس کوایک حقیر قطرے سے تخلیق کیا اوراب جب اسے دلائل سنائے جاتے ہیں تواُلجھنے لگ جاتا ہے)

اور جانوروں کو اس نے تمہارے لئے تخلیق کیا ان میں سر دی سے بچاؤ کا سامان اور دیگر منافع ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں جمال ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم مشقت نفس کے بغیر نہ پہنچ سکتے تھے یقینا تمہارا آقا نرم رویئے والا خوب مہربان ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھوں کو بھی (تخلیق کیا) اس لئے تاکہ تم ان پر سواری کر سکو اور تاکہ وہ زینت بن سکیں (معلوم ہوا یہ گھوڑے گدھے اور خچر اصل میں زینت اور بار برداری کے لئے تخلیق کئے گئے ہیں لہذا انہیں نہ کھانا اور زینت اور بار برداری کے لئے چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے) اور وہ اسے بھی تخلیق کرے گا جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں ہے (جیسا کہ اب کر چکا ہے مثلا جدید تریں ہوائی اور بحری جہاز اور برق رفتار ٹرینیں اور جدید گاڑیاں اور مزید تخلیقات بھی کرے گا) اور درست راستہ بتانا اللہ پر لازم ہے (اور وہ اللہ قرآن مجید اتار کر بتا چکا ہے) اور بعض راستے ٹیڑے ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا (معلوم ہوا انسان ہدایت اور گمراہ اخذ کرنے کے معاملے میں صورتا مختار اور حقیقتا مجبور ہے انکا قابو صرف اللہ کے پاس ہے) وہ ہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تمہارے لئے اسکا ایک حصہ مشروب کی حیثیت رکھتا ہے اور ایک حصہ درخت کی صورت میں ہے جہاں تم مویشی چراتے ہو وہ تمہارے لئے اس سے (یعنی آسمانی پانی سے) زراعت اور زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور اور سارے پھل اگاتا ہے یقینا اس میں غور کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے (کہ اللہ موجود ہے اور اسکی طاقتوں میں اسکا کوئی شریک نہیں ہے) اور اس نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند کر رکھا ہے اور تارے اسکے حکم سے تابع قانون ہیں (یعنی ان سب کو اللہ نے قوانین کے تابع کر رکھا ہے یہ صرف تمہارے فائدے کے لئے ہے) یقینا اس میں عقل استعمال کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور جو تمہارے لئے زمین میں اس نے پیدا کیا ہے اسکے رنگ مختلف ہیں بے شک اس میں نصیحت لینے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور وہ ہی ہے جس نے تری کو تابع کر رکھا ہے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھا سکو اور تاکہ تم وہاں سے زیور نکال سکو جسے تم زیب تن کرتے ہو (یعنی سمندر وغیرہ کو اسطرح تابع کر رکھا ہے کہ اس میں اکثر طغیانی و طوفان نہیں ہوتا اور نہ ہی سمندر کا پانی نہایت گاڑا کہ تم اس میں جا کر مچھلی وغیرہ جانور لاسکتے ہو جنہیں تم کھا سکو اور اس کے اندر جا کر زیورات نکال سکو) اور اے بندے تو کشتیوں کو دیکھے گا اس میں (یعنی سمندر میں) چیر رہی ہوتی ہیں اور تاکہ تم اسکے فضل کا حصہ تلاش سکو اور تاکہ تم احسان مانو اور اس نے زمین میں میخیں ڈال دی ہیں کہ اس اندیشے سے کہ کہیں وہ تمہیں لے کر لڑک جائے (میخوں سے مراد پہاڑ ہیں اللہ نے یہ پہاڑ اس لئے میخوں کی طرح زمین میں گاڑ دیئے ہیں تاکہ پہاڑوں کے وزن و دباؤ سے یہ زمین لرزنے نہ لگے ورنہ یہ انسانوں کو لے کر لڑک پڑے) اور نہریں اور راستے بھی تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ (کیونکہ راستے گلیاں وغیرہ نہ ہوں تو انسان کہیں جانے آنے میں اپنی منزل تک نہ پہنچ سکے کیونکہ منزل کی پہچان راستوں سے ہوتی ہے) اور علامات اور تارے سے وہ رہنمائی لیتے ہیں (دور قدیم میں جہاں گھڑیوں کی ایجاد نہیں ہوئی تھی لوگ تاروں سے ہی راستوں اور وقت کی رہنمائی لیتے ہیں آئے ہیں یہ جی پی ایس اور گھڑیوں کی ایجاد تو ابھی ہوئی ہے اور اب بھی جنگلات اور ویرانوں میں یا جہاں گھڑی کی اور راستوں کی رہنمائی کی سہولت نہیں ہوتی ہے وہاں تارے سے رہنمائی لی

جاتی ہے یا لی جا سکتی ہے یہ رات میں رہنمائی لینے کا دائمی ذریعہ ہے گھڑی وغیرہ جدید آلات ایک عارضی ذریعہ ہے اور دن میں وقت معلوم کرنے کے لئے سورج موجود ہے) تو کیا جو تخلیق کرتا ہے وہ اسکی طرح ہو سکتا ہے جو تخلیق نہیں کر سکتا تو کیا تم نصیحت نہیں لیتے (یعنی غیر خالق خالق کی طرح کیسے ہو سکتا ہے اور جب ایسا ہے تو غیر خالق ہمارے لئے تابعداری کا لائق نہیں ہے) اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے شمار نہیں کر سکتے یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خوب مہربان ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جن سے وہ لوگ اللہ کے سوا دعا مانگتے ہیں وہ کچھ تخلیق نہیں کر سکتے بلکہ وہ بھی تخلیق ہوئے ہیں (یعنی وہ خود مخلوق تھے یہ رتبے کے لائق نہیں کہ ان سے دعائیں مانگی جائیں) مردے ہیں زندہ نہیں ہیں (یعنی انہیں موت آچکی ہے) اور انھیں احساس بھی نہیں کہ وہ کب زندہ کیئے جائیں گے (یعنی یہ مر چکے ہیں لہذا انہیں تو اپنے دوبارہ زندہ ہونے کے وقت کا علم نہیں ہے یہ اس رتبے کے کیسے لائق ہو سکتے ہیں کہ ان سے دعا کی جائے) تمہارا آقا ایک ہے تو جو لوگ آخرت کو قبول نہیں کرتے انکے دل انکاری ہیں اور وہ متکبر ہیں (یعنی جو لوگ آخرت عملا یا اعتقادا آخرت کو قبول نہیں کرتے یعنی آخرت کے مطابق زندگی نہیں گذارتے یا آخرت کا سرے سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ اللہ کی آیتوں کو معمولی سمجھ کر تکبر کرتے ہیں) یقینا اللہ اسے جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں یقینا وہ متکبروں کو پسند نہیں کرتا اور جب انھیں کہا جائے تمہارے آقا نے کیا اتارا ہے وہ کہتے ہیں پہلوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں تاکہ وہ اپنے مکمل بوجھ روز قیامت اٹھا سکیں اور اسکے بوجھ بھی جن کو وہ بے یقینی دلیل کے گمراہ کرتے ہیں سنو کتنا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائیں گے ان سے پہلے والے چال چل چکے تو اللہ انکی عمارت کے پاس ستونوں سے آیا پھر انکے اوپر سے چھت گر گئی اور انکے پاس عذاب اسطرح آیا کہ انہیں احساس بھی نہ ہوا (یہ مثال دے کر سمجھایا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ نے انکی قوتوں اور چالوں کو باطل کر دیا منہدم کر دیا) پھر روز قیامت وہ انھیں ذلیل کرے گا اور وہ کہے گا میرے شریک کہاں ہیں جن کے معاملے میں تم جھگڑا کرتے تھے تو جنھیں علم دیا گیا ہوگا وہ کہیں گے آج ٹھکرانے والوں پر ذلت اور برائی ہے ملائکہ جنھیں وفات دیں گے جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہونگے تو وہ صلح کا اظہار کر دیں گے کہ ہم کوئی برا عمل نہیں کیا کرتے تھے کیوں نہیں یقینا اللہ اسے خوب جانتا ہے جو عمل تم کیا کرتے تھے تو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ رہنے والے ہو تو متکبروں کا ٹھکانہ کتنا برا ہے (یعنی اللہ کی آیتوں کو دل سے یا عمل سے ٹھکرانے والے آیتوں سے تکبر کر رہے ہیں اور انکے لئے ہمیشہ کے لئے جہنم ہے) اور پرہیزگاروں کو کہا جائے تمہارے آقا نے کیا اتارا ہے تو کہتے ہیں بھلائی نیکوکاروں کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور دار آخرت بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر کتنا اچھا ہے یعنی رہائش کا باغات جن میں وہ داخل ہونگے جن کے نیچے نہریں بہیں گئیں انکے لئے وہ سب ہوگا جو وہ چاہیں گے متقیوں کو یوں ہی بدلہ جائے گا جن پاکیزہ افراد کو ملائکہ وفات دیتے ہیں وہ کہیں گے تم پر سلامتی ہے باغ میں داخل ہو جاؤ ان اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے

ترجمہ سورہ النحل 33۔۔۔88

وہ لوگ اس کے سوا اور کسکا انتظار کررہے ہیں کہ انکے پاس ملائکہ آجائیں یا تیرے آقا کا حکم آجائے یوں ہی انکے پہلے والوں نے کیا تھا اوراللہ نے ان پر ظلم نہ کیا لیکن وہ خود پر ظلم کرتے تھے لہذا انھیں انکے اعمال کی برائیاں پہنچیں اور انھیں اس نے گھیر لیا جسے وہ کم تر سمجھتے تھے اور شرک کرنے والوں نے کہا ہے اگر اللہ چاہتا تو ہم اسکے سوا کسی شیء کی تابعداری نہ کرتے اور نہ ہی ہمارے بڑے کرتے اور ہم نہ ہی اسکے خلاف کسی شیء کو حرام کرتے یوں ہی ان سے پہلوں نے کیا تھا تو قاصدوں پر صاف صاف تبلیغ کرنے کے سوا اور کیا ذمہ داری ہے (یعنی نبیوں اور مبلغوں پر صاف صاف تبلیغ کے سوا کچھ لازم نہیں ہوتا لہذا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ نبی دین میں تشریح و تفسیر کیا کرتے تھے جیساکہ اہل راویت کا باطل نظریہ ہے) اور ہم ہر قوم میں ایک خبر لانے والا بھیج چکے ہیں (نبی کی صورت میں یا غیر نبی کی صورت میں) کہ اللہ کی تابعداری کرو اور طاغوت سے دور رہو (طاغوت اسے کہتے ہیں جو دوسروں کو اپنا پابند و تابعدار بناتا ہو یا اسکی کوشش کرتا ہو اسے ٹھکرانا اس سے اجتناب کرنا اول فرض ہے) تو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض پر گمراہی ثابت ہوئی تو زمین میں سیر کرو پھر غور کرو ٹھکرانے والوں کا انجام کیسا ہوا (یعنی جو عملاً یا اعتقاداً اللہ کی آیتوں کو ٹھکراتے ہیں انکا انجام سیر کرکے دیکھو) اے پرہیزگار اگر تو انکی ہدایت پر حریص ہے تو اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جس کو وہ گمراہ کرے اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوگا اور انھوں نے اللہ کی زور لگا کر قسمیں لیں کہ اللہ مردوں کو زندہ نہیں کرے گا کیوں نہیں یہ اس پر سچا وعدہ ہے لیکن اکثر انسان جانتے نہیں ہیں (یہ دوبارہ زندہ کرنا اس لئے ہے) تاکہ وہ (اللہ) انھیں صاف صاف بتادے جس معاملے میں مخالفت کرتے تھے اور تاکہ ٹھکرانے والے جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے جب ہم کسی شیء کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے اور ظلم کئے جانے کے بعد اللہ کے معاملے میں جنھوں نے ہجرت کی ہو ہم انھیں دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر بہت بڑا ہے کاش وہ جانتے وہ بھی (اسی اجر کے مستحق ہیں) جنھوں نے صبر کیا اور صرف اپنے آقا پر اعتماد کرتے ہیں اور ہم نے تجھ سے پہلے صرف مردوں کو ہی بھیجا تھا جنکی طرف ہم واضح دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ وحی کیا کرتے تھے تو اگر یقین نہ ہو تو اہل نصیحت سے سوال کرلو (یعنی اگر یقین نہ ہو تو اہل نصیحت سے پوچھ لو کہ سارے) اور اے بندے ہم نے تیری طرف نصیحت نازل کی ہے تاکہ تو دیگر انسانوں کو وہ سب صاف صاف بتادے جو کچھ انکی طرف نازل کیا گیا ہے (یعنی ہر بندے کی اللہ کی طرف سے ذمہ داری ہے کہ وہ ساری وحی جو اسکی طرف سے ہوئی ہے سب انسانوں کو صاف صاف بتادیں) اور تاکہ وہ غور و فکر کرسکیں (یعنی ان دلائل میں غور و فکر کرسکیں جو اللہ نے اتارے ہیں) تو کیا جنھوں نے بری چال چلی وہ مطمئن ہوگئے ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسادے یا ان کے پاس عذاب آئے کہ انھیں اِحساس بھی نہ ہو یا انھیں وہ (عذاب) آپکڑے جب وہ معاملات میں مشغول ہوں تو وہ عاجز نہ کرسکیں گے یا وہ انھیں خوف کی حالت میں آپکڑے تو تیرا آقا نرم رو خصوصی مہربان ہے اور کیا انھوں نے نہ دیکھا جو کچھ اللہ نے تخلیق کیا ہے انکے سائے عجز و نیاز کے ساتھ اللہ کے تابع ہوتے ہوئے دائیں اور بائیں ہوتے ہیں اور جو بھی آسمانوں اور جو بھی چلنے رینگنے والے زمین میں ہیں اللہ ہی کے تابع رہتے ہیں (یعنی آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اور مخلوقات کے سائے سب اللہ ہی کے قوانین کے تابع رہتے ہیں مثلاً بلندی سے کوئی شیء

زمین میں گرائی جائے تو وہ واپس اوپر نہیں جائے گی وہ کشش ثقل کی وجہ سے نیچے ہی آئے گی جب تک کوئی اور مخالف قوت اسے اوپر کی طرف نہ لے جائے یہ اللہ کا قانون ہے کوئی اسکے خلاف نہیں کرسکتا سوائے اللہ کے اور آگ جلاتی ہے یہ اللہ کا قانون ہے کوئی اللہ کے قانون کی مدد لے بغیر آگ کا جلانا ختم نہیں کرسکتا) اور ملائکہ بھی (یعنی ملائکہ بھی اسی اصول کے پابند ہیں) اور وہ ناحق بڑے نہیں بنتے وہ اپنے اوپر سے اپنے آقا کا خوف کرتے ہیں اور جو انھیں حکم دیا جاتا ہے اسے کرتے ہیں (یہ ملائکہ تابعین کی بات ہو رہی ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے پابند ہیں اسکے خلاف نہیں جاتے) اور اللہ نے کہا دو آقا نہ بنالو وہ صرف ایک آقا ہے تو صرف مجھ سے ڈرو اور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اس ہی کی ملکیت ہے (یعنی سب ہی اللہ کی مملوک و غلام ہیں تو دوسرا آقا کہاں سے آگیا) اور لگاتار اطاعت صرف اس کی ہے (یعنی کسی بھی حالت میں اللہ کی اطاعت سے پیٹھ پھیرنا حلال نہیں یہ لگاتار اطاعت اللہ کے سوا کسی کے لئے نہیں ہے) تو کیا تم غیر اللہ سے ڈرو گے اور جب تمہیں کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی سے تم دعا مانگتے ہو پھر جب تم سے ضرر دور ہو جاتا ہے تو فوراً تمہارا ایک فریق اپنے آقا کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے (مثلاً ہماری یہ مشکل علی یا حسین یا علی ہجویری یا عبدالقادر جیلانی نے دور کی ہے جب یہ کام صرف اللہ کا ہے تو یہ ہے نعمت حاصل ہونے پر اللہ کا شریک بنانا) تاکہ اسے ٹھکرا دیں جو ہم نے انھیں دیا ہے (یعنی ہدایت جو نبی لے کر آئے اور اللہ کی اطاعت) تو مہلت اٹھالو پھر عنقریب تم جان جاؤ گے (کہ تمہارا کیا حشر کیا ہوگا) اور جسے وہ جانتے بھی نہیں ہیں اس کے لئے اللہ کی نعمت میں سے جو ہم نے انھیں دی ہے ایک حصہ قائم کرتے ہیں (یعنی جنھیں وہ جانتے نہیں ہیں بس گمان ہے انکا انکے لئے اللہ کی نعمت کا ایک حصہ قائم کرتے ہیں مثلاً رام کرشن یا علی ہجویری یا شکر گنج وغیرہ کے لئے نعمت کا ایک حصہ مقرر کرتے ہیں کہ یہ انکے نام کا ہے جب کہ انہیں انکا علم تک نہیں کہ انکا وجود ہے بھی یا نہیں بس انہوں نے اپنے اسلاف سے سنا کہ یہ لوگ کبھی تھے تو انہوں نے بھی کہہ دیا کوئی قطعی دلیل نہیں ہے تو ایسے کرداروں تک کے لئے اللہ کی نعمت کا ایک حصہ مقرر کر دیتے ہیں) اللہ کی قسم جو تم گھڑتے تھے ان کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اور وہ اللہ کے لئے بیٹیاں قرار دیتے ہیں وہ پاک ہے اور انکے لئے وہ ہے جسکی وہ خواہش کرتے ہیں (یعنی بیٹے) اور جب ان میں سے کسی کو مؤنث کی خوشخبری دی جاتی ہے تو انکا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہے اور وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے لوگوں سے چھپتا اس برائی کی وجہ سے جسکی اسے خوشخبری دی گئی تھی وہ اسے ذلت سے لیئے رہے یا وہ اسے مٹی میں چھپادے خبردار کتنا برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں (عورت پیدا ہونے سے انہیں افسوس ہوتا ہے کہ عورت کیوں پیدا ہوئی مرد پیدا ہوتا تو اچھا تھا وہ عورت کے پیدا ہونے سے یوں ڈرتے ہیں کہ یہ بڑے ہو کر یار بنائے گی اور ہماری عزت مٹی میں ملائے گی اور جاہل معاشرے میں ایسا ہی ہوتا ہے عورتیں یاروں کے ساتھ بھاگتی ہیں پھر نام نہاد غیرت میں آکر اسکے سربراہ اسے مار ڈالتے ہیں اور اکثر نہیں مارتے یا پھر یہ عورت نیم برہنہ ہو کر لوگوں میں گھرانے کو بدنام کرے گی یا جسم فروش بنے گی یہ سب جس معاشرے میں ہوتا ہے انہیں اپنی عورتوں پر یہ ڈر ہوتا ہے تو ظاہر ہے فرط غیرت میں وہ ایسا ضرور کریں گے لیکن اسلام نے انکی تربیت کی عورتوں کو قتل نہ کیا جائے بلکہ انکی اچھی اور پاکیزہ تربیت کی جائے اور معاشرے کو سدھارا جائے) جو آخرت کو قبول نہیں

کرتے (یعنی اپنے اعتقاد اور اپنے عمل سے آخرت کو قبول نہیں کرتے) انکے لئے برا معیار ہے اور سب سے بلند معیار صرف اللہ کا ہے (یعنی سب سے اعلی وارفع صفات صرف اللہ جل شانہ کی ہیں) اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور اگر اللہ انسانوں کی پکڑ انکی زیادتی کی وجہ سے کرتا تو وہ اس (زمین) پر کسی چلنے رینگنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ انھیں مقرر مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب انکی مقرر مدت آئے گی تو ان پر نہ ایک لحہ دیر ہوگی اور نہ ہی جلدی ہوگی (یعنی عذاب فوراً آن پڑے گا جب وقت آئے گا) اور وہ اللہ کے لئے اسے قرار دیتے ہیں جس کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں (مثلاً بیٹیوں کو) اور انکی زبانیں غلط بات کہتی ہیں کہ بڑی بھلائی انکی ہے یقیناً انکے لئے آگ ہی ہے اور انکے ساتھ ناقابل برداشت سلوک ہوگا اللہ کی قسم ہم نے تجھ سے پہلے کئی قوموں کی طرف پیغام بھیجا تو ابلیس نے انکے لئے انکے اعمال کو خوبصورت بنا دیا (یعنی مصنوعی اصولوں و باطل اٹکلوں سے جیسے کہ مشرکین و کفار اپنی حرکتوں و مذہبوں کو ثابت کرنے کے لئے اٹکلیں پیش کرتے ہیں) تو آج وہ انکا ساتھی ہے اور انہی کے لئے دردناک عذاب ہے اور اے بندے ہم نے تجھ پر کتاب صرف اس لئے اتاری ہے تاکہ تو انکے لئے ان باتوں کو صاف صاف بتا دے جس میں وہ مخالفت کر چکے ہیں (یعنی وہ باتیں جن میں وہ حق سے ہٹ چکے ہیں) اور قبول کرنے والوں کے لئے (وہ کتاب) ہدایت اور رحمت بن جائے اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس نے اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کیا (زمین کی موت یہ ہے کہ بغیر کیسی زراعت کے ہو کیوں کہ جب وہ زراعت سے ہو تو اسکا نظام متحرک ہوتا ہے ورنہ وہ ساکن ہوتی ہے اور ساکن ہو جانے کو ہی موت کہتے ہیں) یقیناً اس میں قبول کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور یقیناً تمہارے لئے جانوروں میں ضرور نصیحت ہے (اللہ کے وجود و وحدانیت اور اسکی قدرت و علم کی نصیحت موجود ہے) ہم تمہیں دودھ سے سیراب کرتے ہیں جو انکے پیٹوں سے خون اور گوبر کے درمیان سے نکلتا ہے خالص پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے (یعنی ایک طرف گوبر اور ایک طرف پیشاب جیسے غلاظت نکلتی ہے اور دوسری طرف قریب میں ہی دودھ جیسی پاکیزہ اور مفید ترین نعمت نکلتی ہے یہ دلیل ہے) اور کھجور کے درخت کے پھلوں سے اور انگور سے تم نشہ اور اچھی نعمت بناتے ہو (یعنی شراب وغیرہ نشہ اور اچھی نعمت مثلاً نبیذ یا مقوی مشروبات اور کھانے وغیرہ) بے شک اس میں عقل استعمال کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور تیرے آقا نے شہد کی مکھی کی طرف الہام کیا کہ پہاڑ اور درخت اور انکی چھتوں کے حصوں کو گھر بنا لو پھر سارے پھلوں سے کھاؤ تو اپنے آقا کے ہموار راستوں پر چل انکے پیٹوں سے مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اس میں انسانوں کے لئے شفا موجود ہے یقیناً اس میں غور کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور اللہ نے تمہیں تخلیق کیا پھر وہ تمہیں وفات دے گا اور تم میں سے بعض کو گھٹیا ترین عمر کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے تاکہ وہ علم کے باوجود بھی کچھ نہ جان سکیں یقیناً اللہ وسیع علم والا ہے حکمت کے ساتھ قدرت رکھتا ہے (یعنی تم میں سے بعض کو ارذل العمر یعنی گھٹیا ترین عمر کی طرف لوٹا دیتا ہے اسکی وضاحت آگے کی کہ وہ جاننے کے باوجود بھی نہیں جانتے یعنی کوئی بات علم میں تو ہوتی ہے لیکن بھول جاتے ہیں اور اللہ نے یہ بھی بتایا کہ وہ سارے انسانوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتا بلکہ بعض کے ساتھ کرتا ہے) اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر نعمت میں فضیلت دی ہے تو جنھیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی نعمت اپنے خادموں کو

لوٹانے والے نہیں کہ وہ اس معاملے میں برابر ہوجائیں تو کیا وہ اللہ کی نعمت کو ٹھکراتے ہیں اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری ہی نفسیات کی ازواج بنائیں اور اس نے تمہارے لئے تمہاری ازواج سے بیٹے اور پوتے بنائے اور اس نے تمہیں خوشگوار نعمتیں دی ہیں تو کیا وہ باطل کو قبول کرتے ہیں اور اللہ کی نعمت کو ٹھکراتے ہیں (یعنی اس سب نعمتوں کے باوجود وہ باطل کو قبول کرتے ہیں اور اللہ کی نعمت جو اس نے قرآن کی صورت میں نازل کی ہے اسے دل سے یا اس پر عمل نہ کر کے ٹھکراتے ہیں) اور وہ اللہ کے سوا اس ہستی کی تابعداری کرتے ہیں جو انکے لئے آسمانوں اور زمین کی کسی نعمت کے مختار نہیں ہیں اور نہ ہی ان میں اسکی استطاعت ہے (اور اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو کسی بھی نعمت کا مختار ہو اور نہ ہی مختار بننے کی استطاعت رکھتا ہے) تو اللہ کے لئے مثالیں مت دیا کرو (یعنی اللہ کے لئے تشبیہ مت دو کیونکہ اسکی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے) یقینا اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اللہ نے ایک مثال دی ہے ایک مملوک غلام ہے جو کچھ نہیں کرسکتا اور ایک وہ ہے جس کو ہم نے اچھی نعمت دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے چھپ کر اور اعلانیہ طور پر خرچ کرتا ہے کیا یہ لوگ برابر ہوسکتے ہیں اللہ تعریف کے لائق ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے (یعنی ایک وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور وہ کچھ حاصل بھی نہیں کرسکتا اور دوسری طرف وہ شخص ہے جو بڑی نعمتوں والا ہے اور ان میں سے خفیہ اعلانیہ خرچ بھی کرتا ہے تو یہ دونوں معیار برابر نہیں تو اللہ اور غیر اللہ کیسے برابر ہوسکتے ہیں کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری کرتے ہو اسکی حاکمیت قبول کرتے ہو کیونکہ سارا اختیار تو صرف اللہ کے پاس ہے وہی تمہاری دعا قبول کرسکتا ہے اور وہی تمہیں پالتا ہے) اور اللہ نے ایک مثال اور دی ہے دو مرد ہیں ان میں سے ایک گونگا ہے جو کچھ نہیں کرسکتا اور وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے جہاں بھی وہ اسے پھیرتا ہے تو کوئی بھلائی نہیں دیتا کیا یہ اور وہ شخص برابر ہوسکتا ہے جو انصاف کا حکم دیتا ہو اور وہ سیدھے راستے پر ہو (بلکل برابر نہیں ہوسکتے کیونکہ عاجز اور قادر فعال کے درمیان کی نسبت اور کوئی مقابلہ نہیں تو اللہ کے سوا غیر اللہ کی تابعداری و بندگی کیسے کی جاسکتی ہے کیونکہ اللہ قادر مطلق فعال ہے اور باقی سب عاجز مطلق ہیں) آسمانوں اور زمین کی غائب شیء اللہ کی ہے اور لحہ قیامت کا حکم بس پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی کم ہے یقینا اللہ ہر شیء پر اچھی طرح قدرت رکھتا ہے (یعنی قیامت پلک جھپکنے سے کم وقت میں آسکتی ہے اور بے شک اللہ اس پر اچھی طرح قادر ہے اس آیت اس بات کی دلیل ہے کہ قیامت کی علامتیں مکمل ہوچکی ہیں وہ اب کبھی بھی آسکتی ہے قیامت کی آخری دو علامتیں عیسیٰ مسیح کا آنا وہ آچکے اور انکی وفات ہوچکی اور محمد رسول اللہ کا ظہور تھا وہ بھی ہوچکا بس اب قیامت آئے گی) اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا جب کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لئے سماعت اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم احسان مانو کیا (یعنی تمہاری پیدائش کا مقصد عیاشی یا نفس کی تابعداری نہیں ہے بلکہ اللہ کی فرمانبرداری ہے) انھوں نے غور نہ کیا کہ پرندے آسمان کی فضا میں قانون کے تابع ہیں انھیں اللہ ہی روکے رکھتا ہے (یعنی فضا میں یعنی یہ بات غور کرنے والی ہے کہ پرندے اڑ تو جاتے ہیں لیکن فضا میں اپنی اڑان برقرار کیسے رکھتے ہیں) بے شک اس میں قبول کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے بعض گھروں کو سکون کا سبب بنایا ہے اور تمہارے لئے جانوروں کی بعض کھالوں کو گھر بنایا اپنے سفر کے دن اور اپنی قیام کے

دن تم اس میں چھپتے ہواور انکے بعض اون اور پر اور بالوں کو ایک وقت تک کے لئے سامان اور مہلت بنایا ہے اور اللہ نے تمہارے لئے اپنی مخلوق کے سائے بنائے ہیں اور اس نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے اور اس نے تمہارے لئے کرتے بنائے جس سے تم گرمی کو روکتے ہو (معلوم ہوا گرمی سے بچنے کے لئے بھی خاص کرتوں کا استعمال ہوسکتا ہے) اور دوسرے کرتے ایسے بنائے جن سے تم تکلیف کو روکتے ہو (مثلاً زرہیں) اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمت تمام کرتا ہے تاکہ تم فرمان بردار ہوجاؤ پھر اگر وہ منہ پھیرلیں (یعنی اس پر اعتقاد رکھنے سے یا اس پر عمل کرنے سے منہ پھیرلیں یا دونوں سے) تو اے مومن تجھ پر صرف صاف صاف تبلیغ کرنا ضروری ہے وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر وہ اس سے انجان ہوجاتے ہیں اور ان میں سے اکثر ٹھکرانے والے ہیں (یعنی اللہ کی آیتوں کو اپنے عمل سے اور اپنے عقیدہ سے ٹھکراتے ہیں) اور جس دن ہم ہر قوم سے ایک گواہ پیدا کریں گے پھر جنھوں نے ٹھکرایا ان کو اجازت نہ دی جائے گی (یعنی انہیں انکی مرضی کے مطابق کوئی اجازت نہیں دی جائے گی انکے ساتھ صرف برا ہوگا) اور نہ ہی ان کی رضامندی کا لحاظ رکھا جائے گا (یعنی ان پر ذرہ بھی نرمی نہیں کی جائے گی جیسے کہ جب کسی کوئی سزائے موت سنادی جاتی ہے تو اس سے انکی آخری خواہش پوچھی جاتی ہے لیکن جب انہیں دائمی عذاب کا مژدہ سنایا جائے گا تو ان کا ذرہ بھی لحاظ نہ کیا جائے گا کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو دل سے اور اپنے اعمال سے قبول نہ کیا) اور جب زیادتی کرنے والے سزا کو دیکھیں گے تو ان پر نرمی نہ کی جائے گی اور نہ ہی انھیں مہلت دی جائے گی (معلوم ہوا ہر زیادتی کرنے والے کا عذاب ہمیشہ و دائمی ہے کیونکہ ان پر نرمی کا انکار اللہ کررہا ہے تو معافی تو بہت دور کی بات ہے) اور جب جنھوں نے شرک کیا ہے وہ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے ہمارے آقا وہ ہمارے شریک ہیں جن سے ہم تیرے سوا دعا مانگا کرتے تھے تو وہ ان سے کہیں گے کہ تم غلط ہو اور وہ اس دن اللہ سے صلح کرلیں گے اور جو وہ گھڑا کرتے تھے ان سے گم جائے گا جنھوں نے ٹھکرایا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انکے عذاب پر عذاب بڑھائیں گے کیونکہ وہ بگاڑ پیدا کرتے تھے

ترجمہ سورہ النحل 89 ۔ ۔ ۔ 128

اور جس دن ہم ہر قوم میں انکے بارے میں ایک گواہی دینے والا بھیجیں گے جو انہی کے نفسیات کا ہوگا اور ہم تجھے انکا گواہ بنا کر لائیں گے (یہ آخرت کی بات ہورہی ہے کہ وہاں ایسا ہوگا اللہ نے یہاں اس بات کی خبر نہیں دی کہ ہر قوم میں انکی گواہی دینے والا وہ انسان ہوگا یا نہیں لیکن وہ ہوگا ان ہی کی نفسیات کا اور وہ قومیں ساری انسانوں کی تو نہیں ہونگیں ان میں جنات قومیں بھی شامل ہونگیں اور ان سب گواہوں کی گواہی دینے والا تجھے مقرر کریں گے ظاہر سے اس سے مراد محمد رسول اللہ ہیں واللہ اعلم) اور ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے جو ہر بات کو صاف صاف بتاتی ہے اور مسلمین کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبر ہے (اس آیت کریمہ سے یہ بات بلکل واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن مجید جو کہ اللہ کی کتاب ہے وہ ہر ہدایت کی بات کو صاف صاف بتاتی ہے آیت میں بات ہدایت کی ہورہی ہے لہذا یہ نظریہ کفریہ ہے کہ حدیث صرف رسول اللہ کی تاریخ و ہسٹری ہے ایسی کوئی ہدایت کی بات نہیں بتاتی جو قرآن کریم پر اضافی ہو اسکے تابع رہتی ہے لہذا حدیث سے ایسا کچھ ثابت نہیں کرسکتے جو قرآن سے معلوم نہ ہو قرآن مجید مستقل حجت ہے اور حدیث اسکے تابع ہ۔ے) یقینا

اللہ انصاف اور بھلائی اور قریبی رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بدکاری اور ناگوار قول و فعل اور زیادتی سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم معاہدہ کرو (یعنی جب تم معاہدہ کرو تو اسے پورا کرو یہ اللہ ہی کا عہد ہے اور یاد رہے اللہ کے حکم کے خلاف کوئی معاہدہ نافذ نہیں ہو سکتا) اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد مت توڑو حالانکہ تم اللہ کو خود پر محاسبہ کرنے والا بنا چکے ہو یقیناً اللہ اسے جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنا دھاگہ مضبوطی کے بعد تار تار کر دیا تم اپنے قسموں کو آپس میں آمدنی کا ذریعہ نہ بنا لو کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے زیادہ نفع مند ہو جائے (معلوم ہوا آمدنی حاصل کرنے کے لئے قسم کھانا جائز نہیں لیکن یہ حرکت ہمارے دوکانداروں میں ہے جب اپنا مال بیچنا ہوتا ہے تو خریدار کے سامنے اپنے مال کی اہمیت بڑھانے کے لئے یا اسے بے عیب قرار دینے کے لئے قسم کھاتے ہیں یہ قسم اگرچہ سچی ہوں کھانا حرام ہے کیونکہ اس پر ممانعت وارد ہے) اللہ تمہیں اس سے صرف آزماتا ہے اور تاکہ وہ تمہیں قیامت کے دن صاف صاف بتا دے جس بارے میں تم مخالفت کیا کرتے تھے اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک جماعت بنا دیتا (یعنی سب کو پرہیزگار بنا دیتا) لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم سے ان اعمال کے بارے میں محاسبہ نہ ہو گا جو وہ لوگ کیا کرتے تھے اور اپنے قسموں کو اپنے درمیان آمدنی کا ذریعہ نہ بناؤ کہیں کوئی قدم اپنے جماؤ کے بعد پسل جائے (یعنی آمدنی کے حصول کے لئے قسم مت لو کہ اگر اس قسم کے خلاف واقع ہو تو تم پر اطمئنان کے بعد اطمئنان خراب ہو جائے) اور کہیں تم برائی کو چکھو تمہارے اللہ کے راستے سے روکنے کے بدلے اور تمہارے لئے بڑا عذاب ہو (یعنی اپنی آمدنی کے چکر میں تم قسم لے کر اللہ کے راستے سے روک دو پھر تمہیں مصیبت و عذاب پہنچے گا) اور اللہ کے عہد کے بدلے حقیر دام مت لو (یعنی تم نے اسلام قبول کر کے اللہ سے اسکی فرمانبرداری کرنے کا عہد کیا ہے لہذا دنیوی فائدے کے لئے اسکی عہد شکنی نہ کرو یعنی اسکی نافرمانی مت کرو) یقیناً جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (یعنی دنیاوی فائدے کے لئے اخروی اجر کو مت ٹھکراؤ دنیاوی مفاد فانی ہے اور اللہ کی اجر لافانی ہے) اور ہم صبر کرنے والوں کو ضرور انکا اجر دیں گے ان بہترین اعمال کے بدلے میں جو وہ کیا کرتے تھے (یعنی صبر کرنے والوں کا اجر ہم نہ ضائع کرتے ہیں نہ بھولتے ہیں تو وہ لازمی ملے گا تو دنیوی مفاد کے لئے اللہ کی نافرمانی کرنا بیوقوفی ہے) جو مذکر یا مؤنث نیکی کرے اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اسے خوشگوار زندگی دیں گے اور ضرور ہم انھیں انکے بہترین اعمال کا اجر دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے (معلوم ہوا پرہیزگاروں کی زندگی بھی خوشگوار اور آخرت تو انکی بے مثال ہے ہی جہاں ان کے لئے لافانی اجر موجود ہے) تو اے بندے جب تو قرآن پڑھا کر تو مردود ابلیس سے اللہ کی حفاظت طلب کر لیا کر بے شک اسکی ان لوگوں پر حکومت نہیں ہے جنھوں نے قبول کیا (یعنی اللہ کی آیتوں کو دل اور عمل دونوں سے قبول کر لیا) اور صرف اپنے آقا پر اعتماد کرتے ہیں اسکی حکومت تو صرف ان پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں (یعنی جو اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں) اور ان پر جو شرک کرتے ہیں (نافرمانوں پر شیطان کی حکومت یوں ہے کہ وہ اسکے راستے پر چلتے رہتے ہیں اور اسکی اتباع کرتے ہیں اور اسے اللہ جل شانہ پر ترجیح و فوقیت دیتے ہیں) اور جب ہم

کسی آیت کو دوسری آیت کی جگہ بدلتے ہیں اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں تو صرف گھڑتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر قبول نہیں کرنا چاہتے (یعنی یہ لوگ بہانہ بناتے ہیں کہ اللہ بعض آیتوں کے بدلے میں بعض دوسری آیتیں لاتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن محمد کی بنائی ہوئی کتاب ہے یہ محض ایک بہانہ ہے کیا یہ کام اللہ نہیں کرسکتا! حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ حق قبول کرنا نہیں چاہتے) اے بندے کہہ دے اسے تیرے آقا کی طرف سے مقدس جان نے برحق اتارا ہے تاکہ وہ انہیں پختہ کرے جنھوں نے قبول کیا ہے اور قبول کرنے والوں کے لئے (یعنی جو اللہ کی آیتوں کو دل اور عمل سے قبول کرنے والوں کے لئے) ہدایت اور رہنمائی بن جائے اور بسا اوقات وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اسے تو بس ایک انسان تعلیم دیتا ہے جسکی طرف وہ مائل ہو رہے ہیں اسکی زبان تو عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے (اللہ نے خود خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن صاف عربی زبان ہے لہذا اسے سمجھنے کے لئے آسان عربی آنا ضروری ہے اور یہ ہی کافی ہے اور جو قرآن کو قدیم عربی سے ہٹ کر کسی روایتی و حدیثی اصطلاح سے اسے سمجھے وہ کافر مشرک ہے یا کفر و شرک کے قریب ہے کیونکہ یہ قرآن میں معنوی تحریف ہوگی اور اللہ کی آیتوں کا رد ہوگا اور یہ ہی تو کفر و شرک ہے) یقیناً جو اللہ کی آیتوں کو قبول نہیں کرتے ہیں اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا (ظاہر ہے جو اللہ کی آیتوں کو قبول نہیں کر رہا وہ کیسے ہدایت پر آئے گا) اور انکے لئے دردناک عذاب ہے گھڑتے صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیتوں کو قبول نہیں کرتے اور وہ جھوٹے ہیں (ظاہر سی بات ہے کہ دین میں ایجاد تو وہی لوگ کریں گے جو اللہ کی آیتوں کو قبول نہ کریں کیونکہ اگر وہ اللہ کی آیتوں کو اپنے عمل و اعتقاد یا صرف عمل سے قبول کرتے تو کبھی دین میں کوئی شیء ایجاد نہ کرتے کیونکہ اللہ کی آیتیں اس سے روکتی ہیں) کون ہے جسے اللہ کو قبول کرنے کے بعد اسے رد کرنے کی اجازت ہے سوائے اسکے جس کے پاس کوئی چارہ نہ رہے اور اسکا دل قبول حق پر مطمئن ہو (یعنی اس صورت میں بلاضرورت زبانی کلامی کفریہ جملہ کہنے کی اجازت ہے) لیکن جو ٹھکرانے کے لئے سینہ کھول لے تو ان پر اللہ کا غضب ہوگا اور انکے لئے عذاب عظیم ہے یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے دنیاوی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا اور یہ کہ اللہ ٹھکرانے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا یہ ہیں اللہ نے انکے دلوں اور انکی سماعت اور انکی آنکھوں پر بندش کر دی ہے اور وہ غافل ہیں یقیناً وہ آخرت میں نقصان اٹھائیں گے پھر آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد جنھوں نے ہجرت کی پھر پوری کوشش کی اور صبر کیا یقیناً تیرا آقا اسکے بعد بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ جس دن ہر نفس اپنے دفاع میں بحث کرے گا اور ہر نفس کو وہ پورا پورا دیا جائے گا جو عمل اس نے کیا اور ان پر زیادتی نہ کی جائے گی اور اللہ نے ایک بستی کی مثال دی ہے جو امان اور اطمئنان سے تھی اس کے پاس انکی نعمت آزادی کے ساتھ ہر جگہ سے آتی تھی تو اس نے اللہ کی نعمتوں کو ٹھکرایا تو اللہ نے انھیں بھوک اور خوف کا لباس چکھایا اس کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے اور ان ہی میں سے ایک خبر رساں انکے پاس آیا تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو عذاب نے انھیں آپکڑا اور وہ ظالم تھے (یعنی انہوں نے اللہ کی دنیاوی نعمتوں کو ٹھکرایا تو اللہ نے انہیں دنیا میں بھوک و خوف کا لباس پہنا دیا اور جب رسول کو ٹھکرایا تو عذاب انہیں آپکڑا تو معلوم ہوا اللہ کی دینی نعمت کی قدر کرنے کے ساتھ ساتھ دنیاوی نعمتوں کی قدر بھی ضروری ہے ورنہ وہ چھن جاتی ہیں) تو اس میں سے حلال خوشگوار کھاؤ جو نعمت اللہ نے تمہیں دی ہے

اوراللہ کی نعمت کا احسان مانو اگر تم صرف اسکی تابعداری کرتے ہو اس نے تم پر کچھ حرام نہیں کیا سوائے طبعی موت مرنے والا اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کو پکارا گیا ہو (مثلاً وہ ذبیحہ جسکی نسبت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو اگرچہ اسے اللہ کا نام لے کر ہی ذبح کیا گیا ہو مثلاً جیسے کسی جانور کو عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہو کہ یہ انکے نام کا جانور ہے یا پھر کسی طعام پر نیاز دی اور اسے حضرت حسین وغیرہ کی طرف منسوب کر دینا یہ ساری غذا اللہ کے نزدیک حرام ہیں) تو جو لاچار ہو جائے نہ زیادتی کرے اور نہ حد سے بڑھے (یعنی اگر کوئی شخص بھوک سے یا کسی کے مجبور کرنے کی وجہ سے لاچار ہو جائے تو اس پر وہ ان سب حرام شدہ اشیاء سے کھا سکتا ہے لیکن اس میں نہ کوئی اور گناہ کرے اور نہ ہی حد ضرورت سے زیادہ کھائے) تو یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے اور یہ جو تمہاری زبانیں کہتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ایسا کہہ کر اللہ پر الزام مت لگاؤ یقیناً جو اللہ پر الزام لگاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہونگے تھوڑی مہلت ہوتی ہے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے (معلوم ہوا کہ ہمارے لئے کسی شیء کے حلال یا حرام ہونے کا فیصلہ کرنا حرام ہے بلکہ یہ فیصلہ صرف اللہ کرتا ہے اور ہمارا یہ کام ہے کہ اللہ نے جو حلال و حرام کے فیصلہ اپنی کتاب میں کئے ہیں جو آیتیں ہیں اسے سمجھ کر آگے نقل کریں اسکی تبلیغ کر دیں) اور یھود پر ہم نے پہلے اسے حرام کیا تھا جو ہم نے تجھے بتایا ہے (یعنی یہ ہی چار اشیاء ان پر حرام تھیں) اور ہم نے ان پر زیادتی نہ کی لیکن وہ خود پر ظلم کیا کرتے تھے پھر جنھوں نے نادانی میں برا عمل کیا پھر اسکے بعد توبہ کی اور اصلاح بھی کی تو تیرا آقا اسکے بعد ضرور بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے ابراہیم ایک جماعت کے برابر تھا (یعنی اپنی ہمت و صبر میں ایک جماعت کے برابر تھا) باطل چھوڑ کر حق کیطرف آنے والا اللہ کا فرمان بردار اور وہ مشرک نہ تھا اسکی نعمتوں کا شکرگذار تھا اس نے اسے چن لیا (یعنی بندوں میں سے حضرت ابراہیم کو ہدایت یافتہ ہونے کے لئے) اور اسے سیدھی راہ کی رہنمائی کی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی اور وہ آخرت میں نیکوکاروں میں سے ہوگا پھر ہم نے تیری طرف یہ پیغام پہنچایا کہ ابراہیم جو باطل سے حق کی طرف آنے والا تھا اسکے مذہب کی پیروی کر (یعنی نہ یہودیت اپناؤ یا عیسائیت بلکہ مذہب ابراہیمی کی پیروی کرو جو ہم نے محمد رسول اللہ پر اتار دیا ہے) اور مشرک مت بن سنیچر صرف ان لوگوں پر ڈال دیا گیا تھا جنھوں نے اس معاملے میں (یعنی مذہب ابراہیمی کے معاملے میں) مخالفت کی تھی اور یقیناً تیرا آقا ضرور انکے درمیان قیامت کے دن ان معاملات میں فیصلہ کر دے گا جس میں وہ مخالفت کیا کرتے تھے (سنیچر وہ دن ہے جس میں یہود اپنی عبادت کیا کرتے تھے) اے بندے اپنے آقا کے راستے کی طرف دانشوری اور اچھی نصیحت سے بلایا کر (یعنی جب دین اسلام کی دعوت دے جسکا تجھے حکم ہے تو ایسا کوئی طریقہ نہ اپنا جس سے دعوت کو نقصان پہنچے بلکہ عقلمندی اور اچھی نصیحت سے دعوت دے) اور ان سے بہترین طریقے سے بحث کیا کر (یعنی یہود سے بہترین طریقے سے بحث و مباحثہ کرو معلوم ہوا ان سے بحث کرنا اور بہترین طریقے سے کرنا فرض ہے) یقیناً تیرا آقا اسے خوب جانتا ہے جو اسکے راستے سے بھٹکا ہے اور وہ اسے بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہے اور اگر تم پکڑ کرو تو اتنی ہی پکڑ کرو جتنی تمہاری پکڑ کی گئی تھی (یعنی اگر کسی پر ظلم ہوا ہے تو وہ اسکا بدلہ لینے کا مجاز ہے لیکن اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس پر ظلم کیا گیا تھا) اور اگر تم صبر کر لو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہوگا (یعنی انتقام نہ لے کر صبر کر لو تو یہ بہتر ہے) اور اے

مومن صبر کراور تیرا صبر کرنا صرف اللہ کے ساتھ ہے (یعنی اللہ کی فرمان برداری پر صبر کراور تیرا صبر کرنا اللہ کی توفیق سے ہے) اور ان پر غم مت کر (یعنی انکی حرکتوں اور باتوں سے غمگین مت ہو) اور جو وہ دھوکہ دیتے ہیں اس سے تو تنگ مت ہو اللہ یقینا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے (یعنی اللہ تیرے ساتھ ہے تو غم وڈر کس بات کا ہے اللہ انہیں کامیاب ہونے نہیں دے گا اگرچہ انہیں لگے کہ وہ کامیاب ہو چکے ہیں)

ترجمہ سورہ بنی اسرءیل مع نظر و تفہیم

ترجمہ سورہ بنی اسرءیل 1۔۔۔21

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے وہ ہستی عیوب سے پاک ہے جو اپنے بندے کو ایک رات میں مسجد حرام سے دور کی مسجد تک لے گیا جس کے اطراف سے ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اپنی بعض دلیلیں دیکھائیں یقینا وہ سننے والا دیکھنے والا ہے (اللہ اپنے کس بندے کو رات کا یہ سفر کروایا اسکے بارے میں اللہ نے کوئی خبر نہیں دی اور نہ ہی خبر دی ہے کہ وہ دور کی مسجد کونسی ہے لہذا یہ کہنا کہ وہ بندہ محمد رسول اللہ ہیں یہ باطل ہے ممکن ہے کہ وہ حضرت ابراہیم ہوں کیوں کہ وہ بھی مکہ میں ہی رہا کرتے تھے یا حضرت موسی بھی مراد ہوسکتے ہیں کیونکہ اس آیت کے بعد حضرت موسی کا بھی ذکر ہے تو یہ معاملہ اللہ کے سپرد کرنا اور سکوت کرنا فرض ہے ہم بس اس پر ایمان رکھتے ہیں جتنا اللہ نے ہمیں بتایا ہے اور وہ دور کی مسجد کونسی ہے اسکا بھی علم نہیں بعض کے نزدیک وہ بیت المقدس ہے یہ بھی بے بنیاد بات ہے کیونکہ اللہ نے ہمیں ایسی کوئی خبر نہیں دی بلکہ بعض کا کہنا ہے کہ بیت المقدس تو رسول اللہ کی وفات کے بہت عرصے بعد مروان بن حکم وغیرہ نے بنایا تھا واللہ اعلم) اور ہم نے موسی کو کتاب دی اور ہم نے اسے اَولاد اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا کہ تم میرے سوا کسی کو مددگار مت بناؤ (یعنی یہ ہی عقیدہ رکھو کہ اللہ نے کسی کوئی مدد کرنے کی طاقت عطا نہیں کی ہے بلکہ ہر مدد وہ ہی کر رہا ہے) یہ (بنی اسرءیل) انکی اَولاد ہیں جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا (یعنی کشتی نوح میں) یقینا وہ بڑا فرمانبردار بندہ تھا اور ہم نے کتاب میں فیصلہ کر کے اَولاد اسرائیل کیطرف بھیجا کہ تم ضرور زمین کا نظام دو مرتبہ بگاڑو گے اور ضرور تم بڑی سرکشی کرو گے تو جب ان میں سے پہلی کا وعدہ آئے گا تو ہم تم پر اپنے بندے بھیجیں گے جو جہادی ہونگے تو وہ گھروں کے درمیان میں گھس جائیں گے اور وہ وعدہ ہو کر رہے گا پھر ہم تمہارے لئے ان پر حملہ لوٹا دیں گے اور ہم تمہاری مدد اَموال اور بیٹوں سے کریں گے اور ہم تمہارے مجاہدوں میں خوب اضافہ کر دیں گے اگر تم بھلائی کرو گے تو تم اپنے نفوس کے فائدے کے لئے بھلائی کرو گے اور اگر تم برائی کرو گے تو اسکے لئے ہی ہوگی پھر جب دوسری کا وعدہ آئے گا تو ضرور وہ تمہارے چہرے برے کر دیں گے اور ضرور مسجد میں داخل ہونگے جس طرح وہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور جس پر قابو پائیں گے اسے تاخت و تاراج کر دیں گے قریب ہے کہ تمہارا آقا تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر کرو گے تو ہم بھی پھر کریں گے (یہ سب غیبی خبریں اللہ نے حضرت موسی کی کتاب میں بتائی تھیں یہ وعدے پورے ہو چکے تھے محمد عربی علیہ السلام کی بعثت سے قبل یہود کی یہ تباہی ہو چکی ہے پھر محمد رسول اللہ پر قرآن مجید نازل ہوا تو اس میں بھی یہ سب بتایا گیا) اور ہم نے جہنم کو ٹھکرانے والوں

کے لئے قید خانہ بنایا ہے (اللہ کی آیتوں کو دل سے یا عمل سے یا دونوں سے ٹھکرانے والوں کے لئے جہنم ہے) یقیناً یہ قرآن سب سے زیادہ درست بات کی رہنمائی کرتا ہے (لہذا ہم پر ہر اس بات اس روایت اس قول اجماعی کو ٹھکرانا فرض ہے جو قرآن کریم کے ظاہر کے خلاف ہو کیونکہ قرآن سب سے زیادہ درست بات کی رہنمائی کرتا ہے اسکے خلاف بات کسی بھی حالت میں صحیح نہیں ہو سکتی) اور مومنین جو نیک اعمال کرتے ہیں وہ انھیں خوش خبر دیتا ہے کہ انکے لئے بڑا اجر ہے اور یہ کہ جو آخرت کو قبول نہیں کرتے (یعنی اپنے دل اور عمل سے آخرت کو قبول کرتے یعنی آخرت کی حقانیت کا عقیدہ نہیں رکھتے یا پھر اس کے خلاف عمل کرتے ہیں) ہم نے انکے لئے دردناک عذاب تیار رکھا ہے اور انسان برائی کی دعا ایسے کرتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہو اور انسان بڑا جلدباز ہے (یعنی انسان اپنی لاعلمی اور جلد بازی میں ایسی چیز کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے جو اسکے لئے برائی ہوتی ہے) اور ہم نے رات اور دن کو دو علامتیں بنایا ہے تو ہم نے رات کی علامت کو مٹا رکھا ہے (یعنی رات کی علامت اندھیرا ہے جب اندھیرا آنا شروع ہوا تو رات آنا شروع ہوئی) اور ہم نے دن کی علامت کو روشن بنایا ہے (معلوم ہوا جہاں فطری روشنی ظاہر ہوگی وہاں دن ہوگا مثلاً مشرق میں سورج کی روشنی ہے لیکن مغرب میں نہیں ہے تو مشرق میں دن ہو چکا ہے مغرب میں نہیں) تاکہ تم اپنے آقا کا فضل تلاشو (کیونکہ اندھیرے میں انسان کو صحیح طرح نظر نہیں آتا تو فضل کیا تلاش کرے گا لہذا دن کو روشنی بنا دیا گیا) اور تاکہ تم سالوں کی تعداد اور حساب جان سکو (یعنی یہ دن و رات کا اختلاف ہم نے اس لئے رکھا ہے) اور ہر بات کی ہم نے خوب تفصیل کردی ہے (یعنی اللہ کی جانب سے ہر دلیل و ہدایت کی تفصیل اس کتاب میں ہو چکی ہے) اور ہر انسان کے خیر و شر کو ہم نے اسکی گردن میں لازم کر دیا ہے (یہ محاروتا کہا ہے کہ ہر انسان کا اچھا برا اسکے نفس پر لازم ہے وہ اسے ضرور ملے گا انسان اسکے خلاف کتنی ہی جدوجہد کرلے معلوم ہوا کہ انسان پر اچھا برا آنا اسکا مالک انسان نہیں بلکہ اللہ ہے انسان مجبور ہے) اور ہم اسکے لئے قیامت کے دن ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا اپنی کتاب پڑھ آج تو خود ہی اپنے لئے حساب کرنے والا کافی ہے (انسان میں سارے ہی انسان شامل ہیں ہر نبی و صالح اور کافر کو وہ کتاب دی جائے گی تاکہ وہ خود ہی پڑھ کر اپنا حساب کرے) جو ہدایت پر قائم رہے گا (یعنی اپنی زندگی اللہ کی ہدایات کے مطابق ہی گذارے گا) تو صرف اپنے نفس کے فائدے کے لئے ہدایت پر قائم رہے گا اور جو بھٹکے گا (یعنی اسلام کے خلاف زندگی گذارے گا) تو صرف اپنے وبال کے لئے ہی بھٹکے گا اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (معلوم ہوا کسی دوسرے کے جرم سے مجرم نہیں ہو سکتا) اور ہم عذاب دینے والے نہیں حتیٰ کہ ہم کسی قاصد کو بھیج دیں (قاصد یعنی پیغام لانے والا اس کا انسان ہونا ضروری نہیں بلکہ جدید آلات کے ذریعے پیغام بھیجنا بھی قاصد کا ہی بھیجنا ہے کیونکہ قاصد کا پیغام اس کے ذریعے آچکا ہے۔ بھیج دینے کا مطلب یہ نہیں کہ پیغام سب سب کے گھر گھر میں سنایا جائے بلکہ محض اسکا علم ہونا کافی ہے کہ فلاں پیغام ہمارے دسترس تک پہنچ چکا ہے اگر پیغام دسترس تک نہ پہنچا ہو تو اب کہیں گے کہ قاصد ان تک نہیں پہنچا تو اب پیغام دسترس میں پہنچ چکا ہے اور وہ پیغام کو نظرانداز کردے یا اسے بے دلیل باطل سمجھے تو وہ اسکی زیادتی ہے) اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اسکے صاحب اختیار لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ وہاں گناہ کرتے ہیں پھر ان بستی والون پر بات ثابت ہوجاتی ہے پھر ہم

اسے تباہ وبرباد کر دیتے ہیں (وہاں کے صاحب اختیار اور عام لوگ کو بھی ہلاک کر دیتے ہیں کیونکہ گناہ صاحب اختیار لوگوں کرتے ہیں اور عام لوگ انکے خلاف پوری کوشش نہیں کرتے) اور ہم نے نوح کے بعد بہت نسلیں مارڈالیں اور تیرے آقا کا تیرے گناہوں سے باخبر ہونا اور دیکھنا ہی کافی ہے (معلوم ہوا اپنا گناہ کسی کو بتانا ضروری نہیں اللہ کو علم یہ ہی کافی ہے یہاں سے انکار دہو گیا جو اپنے گناہ دوسروں کو بتانا بہتر یا ضروری سمجھتے ہیں اور ان نصاری کا بھی جو یہ اپنا گناہ پادریوں کے پاس جا کر اقبال جرم کرنا ضروری مانتے ہیں یہ بھی غلط ہے) جو دنیا کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کے لئے اس میں اسے جلدی دے دیں گے جو ہم چاہیں گے جس کے لئے ہم چاہیں گے (یعنی جو آخرت کے خلاف دنیا کا ارادہ کرے گا تو اسے کچھ نہیں ملے گا مگر جسکے لئے اللہ چاہئے گا جو وہ چاہئے گا) پھر ہم اس کے لئے جہنم کر دیں گے جہاں وہ مذمت اور دھتکار کے ساتھ داخل ہوگا (یعنی دنیا میں تھوڑا ملے گا اور آخرت میں دردناک عذاب کے سوا کچھ نہیں) اور جو آخرت کا ارادہ کرے گا اور اس کے لئے اسکی کوشش کرے گا (یعنی آخرت کے لئے وہ کوشش کرے گا جو آخرت میں مفید بھی ہو) اور وہ حق قبول کرنے والا بھی ہو تو یہ ہیں جنکی کوشش مقبول ہوگی سب کی ہم مدد کرتے ہیں انکی بھی اور انکی بھی تیرے آقا کی عطا سے اور تیرے آقا کی عطا ممنوع نہیں ہے اے بندے غور کر ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر کیسے فضیلت دی ہے اور سب سے بڑا رتبہ اور سب سے بڑی فضیلت آخرت کی ہے (یعنی دنیا کی نہیں ہے لہذا تمہاری کوششیں دنیا کے لئے ہونی ضروری ہیں)

ترجمہ سورہ بنی اسرءیل 22۔۔۔60

اے بندے دوسرا آقا مت بنا جب کہ اللہ ساتھ ہے ورنہ تو مذموم ذلیل ہو کر بیٹھ جائے گا (یہ تو مشاہدہ ہے کہ جو اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا حاکم بناتا ہے وہ حاکم اور اسکی حکومت اسے ذلیل کر دیتی ہے اور اہل اسلام کے آگے بھی وہ ذلیل ہوتے ہیں کیونکہ باطل مذہب ہمیشہ کمزور ہوتا ہے اور وہ باطل کی طرفداری میں ذلیل ہوتے رہتے ہیں یہ ذلت انکے ساتھ لگی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ باطل مذہب کو ٹھکرادیں) اور تیرے آقا نے فیصلہ کیا ہے کہ تو اسکے سوا کسی کی تابعداری نہ کرے اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپا پہنچے تو انھیں اف بھی نہ کہو (یہ محاورہ ہے یعنی ذرہ بھی ناجائز تکلیف نہ دے) اور ان دونوں کو مت ڈانٹو اور ان انھیں بھلی بات کہو اور ان دونوں کے لئے رحمت سے نرمی کے بازو پست کر (یعنی ان سے نرم رویہ رکھ ان سے اکڑخانی مت کر) اور کہا کر میرے آقا ان دنوں پر رحم کر جسطرح ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا (مطلب خود بھی ان سے نرمی کا رویہ رکھ اور اللہ سے انکے پر رحم کی دعا بھی کر اگرچہ وہ کافر مشرک ہوں کیونکہ اللہ نے انکے کافر و متقی ہونے میں فرق نہیں کیا) تمہارا آقا اسے خوب جانتا ہے جو تمہارے نفس میں ہے (یعنی تمہیں اپنے والدین کی وجہ سے کیا تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں وہ اللہ جانتا ہے پھر بھی تمہیں یہ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے) اگر تم نیک ہو تو یقیناً وہ بہت توبہ کرنے والوں کے لئے بہت مہربان ہے اور اے بندے قریبی رشتے دار کو اسکا حق دے اور سخت محتاج اور مسافر کو بھی اور بلکل بھی فضول خرچ مت کر یقیناً فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے آقا کا نافرمان ہے اور اگر تو انھیں (یعنی اپنے رشتے داروں اور سخت محتاجوں اور مسافر کو) اپنے آقا کی رحمت کے حصول میں جسکی تم امید کرتے ہو

نظر انداز کردے تو توان سے آسان بات کہہ اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کے ساتھ باندھ نہ لو (یہ محاورہ ہے یعنی جہاں خرچ کرنا ہو وہاں بھی خرچ نہ کرو یہ ایسا نہ ہو) اور نہ ہی اسے پورا کھول دے ورنہ تو ملامت زدہ خالی ہوجائے گا (یہ بھی محاورہ ہے یعنی دولت نہ اڑا کہ خالی اور ملازمت زدہ ہوجا) یقینا تیرا آقا جس کے لئے چاہتا ہے نعمت کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے (یعنی رزق اللہ کے اختیار میں ہے لہذا کنجوسی اور بے دریغ خرچ نہیں ہونا چاہیۓ) یقینا وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے دیکھنے والا ہے اور اَولاد کو غریبی کے ڈرنے سے قتل نہ کرو ہم انھیں اور تمہیں نعمت دیں گے یقینا انکا قتل کرنا بڑی غلطی ہے اور زنا کے قریب بھی مت آوَ (یعنی زنا کرنا تو بڑی بات ہے اسکے قریب آنا بھی تم پر حرام ہے یعنی وہ سب کام بھی تم پر حرام ہیں جن کے بعد زنا میں پڑنا طے ہو) یقینا وہ بدکاری ہے اور کتنا برا راستہ ہے اور اس نفس کو قتل نہ کرو جسکی حرمت اللہ نے رکھی ہے مگر برحق ہو (یعنی اللہ کے حکم سے قتل کرسکتے ہیں) اور جو ظلما قتل کردیا جائے تو ہم اس کے ساتھی کے لئے غلبہ قائم کردیں گے پھر وہ (یعنی مقتول کا ساتھی) قتل کے معاملے میں زیادتی نہ کرے یقینا اسکی مدد کی جائے گی اور مال یتیم کے قریب بھی نہ آوَ مگر بہترین طریقے سے حتیٰ کہ وہ اپنی پوری قوت کو پہنچے (یتیم یعنی وہ بچہ جو اپنے باپ کو نہ پائے اگرچہ باپ زندہ ہو) اور معاہدہ پورا کرو یقینا معاہدے کا سوال ہوگا (معاہدہ باہمی وعدے کو کہتے ہیں) اور ماپ کو پورا کرو جب تم ماپو اور درست ترازو سے وزن کرو یہ بہت بہتر ہے اور بہترین تشریح ہے اور اسکی پیروی مت کر جسکا تیرے پاس یقینی ثبوت نہ ہو یقینا کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال ہوگا (یعنی دینی یا دنیاوی کوئی بھی معاملہ ہو اس میں بغیر قطعی ثبوت کے فیصلہ کرنا حرام و کفر ہے ورنہ گمان کی پیروی ہوگی) اور زمین میں اتراتا مت چل یقینا تو زمین پھاڑ نہ ڈالے گا اور نہ ہی تو کبھی بھی لمبا ہو کر پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے (یعنی اترا کر چلنے سے کوئی رتبہ بلند نہیں ہوتا نہ کوئی طاقت حاصل ہوتی ہے انسان کی حیثیت وہی رہتی ہے جو تھی تو یہ تکبر کا اظہار کیوں! اللہ نے اترا کر چلنا حرام کردیا) ان سب کی برائی تیرے آقا کے نزدیک ناگوار ہے یہ ان حکمت کی باتوں میں سے ہے جو تیری طرف تیرے آقا کی جانب سے خفیہ طور سے پہنچائی گئی ہیں اور اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے دوسرا آقا مت بنا کہ تو جہنم میں ملامت زدہ دھتکارہ ہوا ہو کر ڈال دیا جائے کیا تمہارے آقا نے بیٹوں سے تمہیں چنا اور اس نے بعض ملائکہ کو مؤنث بنایا یقینا تم بڑی بات کہتے ہو (یعنی جب تم ناپسند کرتے ہو یعنی بیٹیاں انہیں تم اللہ کے ساتھ خاص کرتے ہو یہ تقسیم باطل ہے) اور ہم نے اس قرآن میں وضاحت کردی ہے تاکہ وہ نصیحت لے سکیں (معلوم ہوا قرآن مجید ظاہر و واضح ہے تاکہ اس سے نصیحت لے جاسکے) اور اسنے (یعنی اللہ کی آیتوں کو ٹھکرانے نے) انکی نفرت میں ہی اضافہ کیا اے بندے کہہ دے اگر اس کے ساتھ ہوتے ہوئے اور آقا ہوتے تب تو ضرور وہ عرش والے تک کوئی راستہ بنالیتے (یعنی اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے اور بھی آقا ہوتے تو یہ انکی تابعداری کرکے اللہ کا قرب حاصل کرلیتے) وہ پاک ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ اس سے بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں اسکی پاکی کو ظاہر کرتے ہیں اور ہر شیٔ اسکی حمد کے ساتھ پاکی کو ظاہر کرتی ہے لیکن تم انکی پاکی کے اظہار کو سمجھ نہیں پاتے (یعنی ہر شیٔ اللہ کی حمد ساتھ پاکی کا اظہار کرتی لیکن ہم اسے سمجھ نہیں پاتے کیونکہ ہم انہیں سرسری طور سے دیکھتے ہیں مثلا ہم آسمان ہزار بار دیکھ لیتے ہیں لیکن اس سے پاکی کا ظھور سمجھ نہیں پاتے کیونکہ ہم اسے اس نظر

سے نہیں دیکھتے ورنہ ہر شیٔ اپنی بے مثال خلقت سے اپنے آقا کو عیبوں سے پاک ظاہر کر رہی ہوتی ہے) یقیناوہ بردبار بہت معاف کرنے والا ہے اور جب تو قرآن کو پڑھے گا تو ہم تیرے اور انکے درمیان جو آخرت کو قبول نہیں کرتے (یعنی آخرت کو دل و عمل سے قبول نہیں کرتے یعنی ظالمانہ رویہ رکھتے ہیں) ایک پوشیدہ حجاب قائم کردیں گے (یعنی ایسا حجاب قائم کردیں گے جس کی وجہ سے وہ تیری نصیحت کو تن من سے قبول نہ کرسکیں گے) اور ہم نے انکے دلوں پر رکاوٹ کردی ہے کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور انکے کانوں میں بوجھ ڈال دیا (جسکی وجہ سے انہیں نصیحت قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ اسی لائق ہیں) اور جب تو قرآن میں اکیلے اپنے آقا کا ذکر کرتا ہے تو وہ اپنے پیٹھوں پر نفرت سے پھر جاتے ہیں (یعنی وہ اپنے آقاؤں کی شخصیت پرستی کا شکار ہیں تو جب ہم انہیں نظرانداز کرکے صرف اللہ کا ذکر قرآن میں کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر لیتے ہیں جیسے کہ اکیلے اللہ کا ذکر کرنا برا عمل ہو) ہم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں جسے وہ توجہ سے سنتے ہیں جب وہ تجھے توجہ سے سنتے ہیں اور جب وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں تم لوگ تو بس ایک گمراہ آدمی کی پیروی کرتے ہوا اے بندے غور کر ان لوگوں نے تیرے لئے کیسی مثالیں دی ہیں تو وہ گمراہ ہوئے پھر وہ کسی راہ کی استطاعت نہیں رکھتے تھے (یعنی کسی راہ حق کی استطاعت نہیں رکھتے تھے) اور انھوں نے کہا کیا ہم جب ہڈی بن جائیں گے اور راکھ ہوجائیں گے تو کیا ہمیں جدید مخلوق کی صورت میں زندہ کیا جائے گا (یہ جملہ کفار تعجب سے بولتے ہیں اور بولتے تھے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے اور عقل استعمال نہیں کرتے تھے) اے بندے کہہ دے پتھر ہوجاؤ یا لوہا ہوجاؤ یا ان مخلوق میں سے بن جاؤ جو تمہارے نزدیک بڑے ہیں (یعنی وہ تمہیں پھر بھی دوبارہ زندہ کر چھوڑے گا) تو جلد ہی وہ کہیں گے کون ہے جو ہمیں لوٹائے گا کہہ دے جس نے تمہیں پہلی مرتبہ تخلیق کیا تھا تو جلد ہی وہ اپنے سروں کو تیرے سامنے ہلائیں گے اور کہیں گے یہ کب ہوگا تو کہہ دے جلد ہی ہوسکتا ہے جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اسکی حمد کے ساتھ جواب دوگے اور تم گمان کروگے کہ تم بس تھوڑا عرصہ ہی ٹھہرے رہے تھے (یعنی جب تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو تمہیں یہ گمان ہوگا کہ تم تھوڑا ہی عرصہ مرے رہے تھے حالانکہ تم مرنے کے بعد روزحساب تک مر رہے رہے ہوگے یہ بلکل ایسا ہے جیسے ہم سوتے ہیں پھر اٹھتے ہیں تو لگتا ہے تو تھوڑا ہی وقت گزرا ہے جب کہ گھنٹوں گزر چکے ہوتے ہیں پانچ منٹ کا خواب وہ باہر چھ سات گھنٹوں کا ہوتا ہے) اور میرے بندوں کو کہہ دے کہ وہ سب سے بہتر بات کہا کریں یقینا ابلیس ان کے درمیان پھوٹ ڈالتا ہے یقینا ابلیس انسانوں کا صاف دشمن ہے تمہارا آقا تمہیں خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو وہ تمہیں عذاب دے اور ہم نے تجھے ان پر زبردستی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا اور تیرا آقا انھیں خوب جانتا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے (یعنی ہر نبی ایک ہی رتبہ نہیں رکھتا بلکہ ان میں سے بعض بعض سے زیادہ بہتر ہیں) اور ہم نے داود کو ایک کتاب دی اے مومن کہہ دے انھیں پکارو جنھیں تم نے اس کے سوا گمان کررکھا ہے (یعنی جنہیں تم نے اللہ کے سوا حاکم گمان کررکھا ہے) تو وہ تم سے تکلیف دور کرنے اور پھیر دینے کا اختیار نہیں رکھتے یہ جن سے وہ دعا مانگتے ہیں وہ تو اپنی آقا کی طرف سبب تلاش کرتے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ مقرب ہو اور وہ اسکی رحمت کی امید کرتے تھے اور اسکے عذاب سے ڈرتے تھے یقینا تیرے آقا کا عذاب

ڈرنے کے لائق ہے اور ذمے داری کے دن (یعنی حساب کتاب کے دن) سے پہلے ہم ہر بستی کو ہلاک کردیں گے یا انہیں سخت عذاب دیں گے (یعنی اگر حادثہ عظیم سے قبل سارے کافر ہی بچیں گے تو اللہ سب کو حادثہ عظیم کے ذریعے عذاب دے گا یا مومن اور کافر دونوں ہونگے تو ساری بستیوں کو اللہ ہلاک کردے گا لیکن وہ ہلاکت ہر بستی پر یعنی سب پر بطور عذاب نہیں ہوگی کیونکہ ان میں مؤمنین بھی ہونگے) یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور ہمیں کرشمے بھیجنے سے صرف اس بات سے روکا ہے کہ پہلوں سے انہیں رد کردیا تھا اور ہم نے ثمود کو واضح دلیل کے طور پر اونٹنی دی تو انھوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی اور ہم کرشمے صرف ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں (یعنی اللہ کرشمے نبیوں کے ہاتھوں پر صرف اس لئے ظاہر کرتا ہے تاکہ لوگ اللہ سے ڈریں کہ اسکے نبی اور پیغام کو نہ ماننا تو اللہ کا غضب نازل ہوگا) اور جب ہم نے تجھے کہا یقینا تیرے آقا نے انسانوں کو گھیرا ہوا ہے (یعنی بغیر کسی فرق کے گھیرا ہوا ہے اپنی ذات سے اور اپنی صفات سے) اور ہم نے اس خواب کو جو ہم نے تجھے دیکھایا صرف انسانوں کے لئے آزمائش بنایا (خطاب نبی کو ہے کیونکہ غیر نبی کا خواب آزمائش نہیں ہوتا) اور اس معلون درخت کو بھی جسکا ذکر قرآن میں ہے (یعنی وہ ہی درخت جس کے ذریعے سے حضرت آدم و حوا کی باغ میں آزمائش ہوئی تھی اور وہ اس میں ناکام ہوئے تھے) اور ہم انھیں ڈراتے ہیں تو یہ انکی بڑی طغیانی میں ہی اضافہ کرتا ہے (یعنی اللہ کا انہیں ڈرانا فائدہ نہیں دیتا وہ اپنی ہٹدھرمی و تکبر میں ہی پڑے رہتے ہیں)

ترجمہ سورہ بنی اسرءیل 61۔۔۔111

اور جب ہم نے ملائکہ کو کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے (معلوم ہوا ابلیس جن فرشتہ ہے کیونکہ سجدہ کرنے کا حکم مخلوق میں سے فرشتوں کو تھا اگر ابلیس فرشتہ نہ ہوتا تو سجدہ نہ کرنے پر اس سے سوال نہ ہوتا) اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے اس نے کہا تو تیری خود کے بارے میں کیا رائے ہے کہ یہ جس کو تو نے مجھ پر افضلیت دی ہے اگر تو مجھے ذمہ داری کے دن (یعنی حساب کتاب کے دن) تک کی مہلت دے تو میں اسکی ذریت کو پیس کررکھ دوں گا سوائے چند کے اس نے کہا جا (یعنی تجھے مہلت مل چکی ہے اب تو اپنی پوری طاقت سے انسانوں کو وسوسے ڈال سکتا ہے انہیں بہکانے کی پوری کوشش کرسکتا ہے اور تجھے روز حساب سے قبل موت نہیں آئے گی) تو ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو تمہارا مکمل بدلہ جہنم ہوگا (معلوم ہوا نافرمانوں کا مکمل بدلہ جہنم ہے یہاں سے عذاب قبر کا رد ہوتا ہے کیونکہ اگر عذاب قبر بھی نافرمانوں کا بدلہ ہوتا ہے جہنم مکمل بدلہ نہ ہوناقص بدلہ ہوتا اور عذاب قبر سے مل کر مکمل ہوتا) اور ان میں سے جن پر تو استطاعت رکھے انھیں اپنی آواز سے مشتعل کر (یعنی اپنی آواز سے انہیں کسی برائی پر بھڑکا اور برانگیختہ کر) اور ان پر اپنے سوار اور پیادے لے آ (یعنی انہیں مروانے اور اذیت پہنچانے کے لئے اپنے فرمان برداروں کی فوج لے آ جو سوار اور پیدل ہوں) اور ان کے اموال اور اولاد میں حصے دار بن جا (یعنی انکا یہ ذہن بنادے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد شیطان کے راستے میں استعمال ہونی چاہئے پھر وہ تجھے اپنے مال و اولاد میں شریک بنالیں مثلا جیسے لوگ بتوں اور قبروں والوں کو خوش کرنے لئے قربانیاں کرتے اور صدقات دیتے ہیں یا جناب حسین یا کسی بزرگ کو یا رام کرشنا وغیرہ کو راضی کرنے لئے اپنی اولاد کی بلی

دیتے ہیں یا بعض مشرکین اپنی اولاد کی قربانی کرنا اپنے آقاؤں کا حق مانتے ہیں یہ سب شیطان کا نافرمانوں کے مال و اولاد میں شریک بننا ہے)اوران سے وعدہ کراورابلیس ان سے بس دھوکے کا وعدہ کرتا ہے(یعنی وہ ایسی شیء کا وعدہ کرتا ہے جس میں اسکے شکار کو دھوکہ ہی ملتا ہے)یقینا میرے تابعداروں پر تیری کوئی حکومت نہیں ہوگی اور تیرے آقا کی سرپرستی کافی ہے(حکومت نہیں ہوگی کیونکہ وہ لوگ اسکی اتباع نہیں کرتے اوراسکے حکم کی بجا آوری نہیں کرتے)تمہارا آقا جو تمہارے لئے کشتیوں کو سمندر میں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل کا حصہ تلاشو یقینا وہ تم پر بڑامہربان ہے اور جب تمہیں سمندر میں نقصان پہنچتا ہے تو اس کے سوا وہ سب گم جاتے ہیں جن سے تم دعا مانگتے ہو(یہ ان مشرکین کے بارے میں ہے جو غیر اللہ سے دعائیں مانگتے ہیں اور جب سمندر میں اللہ تعالی انہیں پھنسا دیتے ہیں تو وہ صرف اللہ نے دعا مانگنے لگ جاتے ہیں اور باقی سارے اولیاء وانبیاء اور رووٗسا کو بھول جاتے ہیں جن سے وہ دعا مانگا کرتے ہیں)توجب وہ تمہیں نجات دے کر خشکی پر لاتا ہے تو تم نظرانداز کردیتے ہو(یعنی تم اللہ کے حق اور اسکی اطاعت کو نظرانداز کردیتے ہو)اور انسان ناشکرا ہے توکیا تم اس بات سے مطمئن ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں خشکی کی جانب ہی دھنسادے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤگے(یعنی خشکی پر آکر تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ اللہ سے محفوظ ہوگئے ہو اور اسکی نافرمانی کروگے تو اللہ تم پر قادر نہیں ہوگا بلکہ وہ اسطرح کے عذابات بھی بھیج سکتا ہے)یا تم مطمئن ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں وہیں دوبارہ لوٹا دے(یعنی سمندر میں)پھر وہ تم پر سخت ہوا بھیج دے پھر وہ تمہیں غرق کردے کیونکہ تم نے ناشکری کی پھر تم اپنے لئے ہمارے خلاف اسکا کوئی انتقام لینے والا نہ پاؤگے اور ہم نے اولاد آدم کو فوقیت دی ہے(یعنی انسان بہت کچھ ایسا کرسکتا ہے جو جانور اور جوامد نہیں کرسکتے انسان کے پاس عقل ہے اور انکے پاس نہیں وہ ان سب کو استعمال کرسکتا ہے ان پر حکومت کرسکتا ہے اور کرتا ہے)اور ہم نے انھیں خشکی اور تری میں غلبہ دیا اور ہم نے انھیں خوشگوار نعمتیں دی ہیں اور ہم نے انھیں ہماری مخلوق میں سے بہت سوں سے زیادہ عطا کیا ہے.جس دن ہم ہر انسان کو انکے رہنما کے ساتھ بلائیں گے توجس کو اسکی کتاب اسکے ہاتھ میں ملے گی تو وہ اپنی کتاب پڑھے گا اور اس پر بٹی ہوئی چیز برابر بھی زیادتی نہ ہوگی اور جو اس میں(یعنی اس دنیا میں حق سے)اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور بہت بھٹکا ہوا ہوگا(یعنی نیکوکاروں میں نہیں بلکہ گمراہوں میں شامل ہوگا انکے ساتھ ہی اسکا حشر ہوگا)اور اے مؤمن یقینا انھوں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ تجھے اس وحی کے معاملے میں آزمائش میں ڈال دیں جو ہم نے تیری طرف کی ہے تاکہ تو ہم پر دوسری کوئی بات ایجاد کردے اور تب تو وہ تجھے پکا دوست بنالیں گے اور اے مومن اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو جلد ہی تو انکی طرف تھوڑا مائل ہوجاتا اگر ایسا ہوتا تو ہم تجھے دوگنی زندگی اور دوگنی موت چکھاتے(دوگنی زندگی یعنی مزید ار اور عیاش زندگی اور دوگنی موت یعنی مصیبت بھری زندگی اور موت)پھر تو اپنے لئے ہمارے خلاف کوئی مددگار نہ پاتا اور انھوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہ تجھے زمین سے پریشان کرکے نکالدیں تب تو وہ لوگ تیرے پیچھے تھوڑا ہی ٹھہرپائیں گے(یعنی پھر جلد ہی ان پر عذاب آجائے گا اور وہ فنا ہوجائیں گے)یہ طریقہ رہا ہے ان پیغام لانے والوں کا جنھیں ہم نے تجھ سے پہلے بھیجا تھا(یعنی ان قاصدوں کے ساتھ بھی پہلے ناشکروں نے ایسا ہی کیا کہ وہ انہیں پریشان کرکے ہجرت پر مجبور کردیا کرتے تھے)اور تو ہمارے طریقے

میں پھر جانا نہیں پائے گا (یعنی جب ایسا ہوگا کہ ہم بھی ان پر عذاب بھیجیں گے اور وہ فنا ہوجائیں گے) نماز آفتاب زرد ہونے سے رات کے چھاجانے تک قائم کرواور قرآن قائم کرجب رات کی تاریکی زائل ہوکر صبح کی روشنی آجائے (آفتاب میں زوال تب آتا ہے جب وہ غروب ہونے سے قبل زرد ہوجاتا ہے جسے اصفرار شمس کہتے ہیں اور غروب آفتاب کے تقریبا دس منٹ بعد رات مشرق سے ظاہر ہوتی ہے اور اسکے تقریبا تیس منٹ بعد رات پورے آسمان پر چھاجاتی ہے اسے غسق اللیل کہتے ہیں۔ یہ ایک تخفیفی حکم ہے جس کے مطابق نماز کا ایک ہی وقت ہے وہ ہے آفتاب کے زرد ہونے سے رات چھانے تک اور اس میں ایک بار نماز قائم کرنے سے اسکا وجوب ادا ہوجائے گا مجبوری و کمزوری کی حالت میں آیت کریمہ پر عمل کرسکتے ہیں اور فجر میں قرآن کو قائم کرنا فرض ہے کہ اسکی تلاوت کی جائے یا اسکی درس و تدریس کی جائے یا اس پر تحریر و تصنیف کی جائے یا اسکی تفہیم لکھی جائے یہ سب قرآن کو قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے) یقینا تاریکی جانے پر صبح کی روشنی آنے کا وقت حاضری کا وقت ہے (یعنی اس وقت دل زیادہ حاضر رہتا ہے توجہ دیگر مصروفیات سے پاک رہتی ہے) اور اے بندے رات کے بعض حصے میں جاگا کر یہ تیرے لئے اضافی طور پر ضروری ہے (یعنی صلوۃ اللیل کے بعد یہ جاگنا بھی ضروری ہے جاگ کر قرآن مجید پڑھ کر اسکا علم حاصل کر یا اسکی درس و تدریس وغیرہ کرکے) قریب ہے کہ تیرا آقا تجھے لائق تعریف مقام تک پہنچادے (اور وہ مقام ہر ایک بندے کے لئے مختلف بھی ہوسکتا ہے کسی کو کوئی مقام تک پہنچاتا ہے اور کسی کو کوئی اور) اور اے بندے کہہ دے میرے آقا مجھے عزت کی جگہ داخل کر اور مجھے عزت کی جگہ نکال (یعنی عزت کی دعا مانگ اور عزت صرف اللہ کی فرمانبرداری اور تقوے میں ہے یعنی کہ میں کہیں جاؤں تو متقی ہوکر اور کہیں آؤں تو متقی ہوکر کیونکہ ساری عزت اللہ کی ہے کسی بندے کی کتنی ہی بے عزتی کرلی جائے اگر وہ اللہ کے ساتھ ہے تو عزت ہمیشہ اسکے ساتھ ہے اور ذلت نافرمانوں کے ساتھ ہے) اور میرے لئے اپنے پاس سے مددگار غلبہ دے اور اے بندے کہہ دے حق آیا اور باطل مٹ گیا یقینا باطل مٹنے والی شیء ہے اور ہم وہ اتارتے ہیں جو قبول کرنے والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے جو قرآن کا حصہ ہے اور وہ شیء زیادتی کرنے والوں کے خسارے میں ہی اضافہ کرتی ہے (کیونکہ زیادتی کرنے والے قرآن کے اس حصے کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کے کفر میں اضافہ ہوجاتا ہے) اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ اسے نظرانداز کردیتا ہے اور ایک جانب ہوجاتا ہے (یعنی وہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے اور اللہ اسکے حکم کو نظرانداز کردیتا ہے) اور جب اسے برائی پہنچتی ہے تو بڑا مایوس ہوجاتا ہے اے بندے کہہ دے سب اپنے مذہب کے مطابق عمل کرتے ہیں (مذہب یعنی وہ اصول و حدود جسکی پیروی کو انسان واجب مانتا ہے اور مذہب حق مذہب اسلام ہے) تو تمہارا آقا اسے خوب جانتا ہے جو سب سے زیادہ ہدایت پر ہے اور اے مومن وہ تجھ سے جان کے بارے میں پوچھتے ہیں (یعنی جان و روح کی حقیقت و ماہیت کیا ہے) کہہ دے جان میرے آقا کا معاملہ ہے اور تمہیں بس تھوڑا علم دیا گیا ہے (یعنی جان کیا ہے یہ اللہ کا معاملہ ہے اس پر چھوڑدو اور تمہیں جان کے بارے میں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جان کی حقیقت کا سوال پچیدہ ترین جواب والا سوال ہے کیونکہ اللہ بھی جان ہے یہ سوال کرنے والے حقیقت میں پوچھ رہے ہیں کہ اللہ کیا ہے؟ تو اگر اللہ اسکا جواب دے دیتے تو بہت سے لوگ اس پر ایمان نہ لا

پاتے کیونکہ اللہ کی ذات پچیدہ ترین احد و مطلق ذات ہے) اور اگر ہم چاہیں تو ہم اس وحی کو ختم کردیں جو ہم نے تیری طرف کی ہے پھر تو اپنے لئے اس معاملے میں ہمارے خلاف کوئی کام بنانے والا نہ پائے گا مگر یہ تیرے آقا کی طرف سے رحمت کے طور پر ہے (یعنی ہم چاہیں تو یہ وحی ختم کردیں لیکن یہ ہماری رحمت ہے کہ ہم نے خود پر اسکی حفاظت کو واجب کرلیا ہے ورنہ پچھلی کتابیں ضائع ہوچکی ہیں) یقینا تجھ پر اسکا بڑا فضل ہے (اللہ نے دنیا کو لھو و لعب و حقیر قرار دیا جب کہ اپنی وحی کو بڑا فضل قرار دیا تو قرآن مجید کے مقابلے میں مال و دولت عیش و عیشرت اموال و اولاد احباء و اقرباء سب ہیچ و حقیر ہیں) اے مومن کہہ دے اگر انسان اور جن اس بات پر متفق ہوجائیں کہ اس قرآن کی مثل لائیں گے تو وہ اسکی مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوجائیں اور ہم نے انسانوں کے لئے اس قرآن میں ساری نصیحتیں صاف صاف بتادی ہیں تو اکثر انسانوں نے بس ناشکری کو ہی اختیار کیا (معلوم ہوا نصیحت لینے کے لئے رجوع قرآن کریم کی طرف کرنا ہوگا کیونکہ ہر شرعی نصیحت ہی قرآن میں موجود ہیں یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث سے کوئی اضافی نصیحت معلوم نہیں ہوسکتی کیونکہ ہر نصیحت ہی قرآن کریم میں موجود ہے تو حدیث رسول کا ذاتی قول ہوتا ہے وہ ہمیشہ قرآن مجید سے ہوتا ہے لہذا وہ ہی روایت مقبول ہوگی جو قرآن کریم کے مطابق معلوم ہو ورنہ وہ روایت حدیث نہیں بلکہ راویوں کا رسول پر افترا و اختراع کہلائے گا اور ہر نصیحت کو صاف صاف بتایا ہے لہذا قرآن خود ہی اللہ تعالی کی تفسیر ہے اسکی تفسیر و تاویل نہیں ہوسکتی) اور انھوں نے کہا کہ ہم کبھی بھی تیری بات نہیں مانیں گے حتی کہ تو ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ پھاڑ دے یا تیرے پاس کھجور کے درخت اور انگور ہوں پھر تو انکے درمیان خوب نہریں پھاڑ دے یا تو آسمان گرادے جسطرح تو نے ہم پر ایک حصہ گمان کر رکھا ہے (یعنی ناشکری کی وجہ سے عذاب کا ایک حصہ ان پر اترے گا) یا تو اللہ اور ملائکہ کو سامنے لے آئے یا تیرے پاس سونے کا گھر ہو یا تو آسمان میں چڑھے اور ہم ہرگز تیرے چڑھنے کو تسلیم نہیں کریں گے حتی کہ تو ہم پر ایک کتاب اتار جسے ہم پڑھیں اے بندے میرا آقا پاک ہے میں ایک خبر رساں کے سوا اور کیا ہوں (معلوم ہوا کہ نبی محمد کوئی موسی و عیسی کے معجزات جیسا کرشمہ لے کر نہیں آئے تھے بلکہ اللہ نے انہیں یہ حکم دیا کہ آزاد کرشمہ مانگنے پر وہ اسکا انکار کردیں کہ میں یہ پیش نہیں کرسکتا میں صرف پیغام لانے والا ہوں وہ صرف پیغام پہنچاتے تھے) اور ان انسانوں کے پاس ہدایت آنے کے بعد انھیں صرف اس بات سے قبول کرنے سے روکا کہ انھوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنایا کہہ دے اگر زمین میں ملائکہ ہوتے جو اطمئنان کے ساتھ چلتے تو ہم ان پر ضرور آسمان سے ایک فرشتہ ہی خبر رساں بنا کر اتارتے (کیونکہ جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے تو انسان دوسرے انسان سے بنسبت دوسری مخلوق کے کم غیرت کھاتا ہے اسکے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اگر رسول فرشتہ بنایا جاتا ہے تو وہ رسول باقی انسانوں کے لئے مثال نہ بن پاتا جو دی جاسکے انسان یہ ہی کہتے کہ ہم رسول کی طرح نہیں کرسکتے کیونکہ وہ تو فرشتہ ہیں) کہہ دے میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی خبر کافی ہے (معلوم ہوا ہدایت کے لئے اللہ کا قرآن ہی کافی ہے کیونکہ وہ اللہ کی خبر ہے) یقینا وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے دیکھتا ہے اور جس کو اللہ ہدایت دے تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے تو تو ہرگز انکے لئے اسکے سوا مددگار نہیں پائے گا اور ہم انھیں یوم قیامت انکے چہروں کے بل اندھا کرکے اور گونگا کرکے اور بہرا

کر کے جمع کریں گے انکا ٹھکانہ جہنم ہے جب وہ ماند پڑنے لگے گی (یعنی نار جہنم) ہم اسکی بھڑک میں اضافہ کر دیں گے یہ انکا بدلہ ہے کیونکہ انھوں نے ہماری آیتوں کو ٹھکرایا (اپنے دل سے یا اپنے عمل سے ٹھکرایا یا دونوں ہی سے ٹھکرایا) اور انھوں نے کہا کیا جب ہم ہڈیوں اور راکھ میں تبدیل ہو جائیں گے تو کیا ہم جدید خلق میں زندہ کئے جائیں گے (یہ منکرین بعث کا شبہہ ہے جو اللہ نے پیش کیا ہے پھر اسکا رد کرتے ہوئے دلیل پیش کی کہ) کیا انھیں نہیں پتا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا اس بات پر قادر ہے کہ وہ انکے جیسا تخلیق کرے اور اس نے انکے لئے ایک مقرر مدت طے کی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے (یعنی سب اک مقرر عمر ہے جو وہ جیئے گا) تو ان زیادتی کرنے والوں نے بس ناشکری کو ہی اختیار کیا اے مؤمن کہہ دے اگر تمہارے پاس میرے آقا کے خزانوں کا اختیار ہوتا تب تو تم دیوالیہ کے خوف سے رک جاتے اور انسان کنجوس ہے (کیونکہ انسان لالچی ہے اسکی ہوس اور لالچ اپنی قوت کے حساب سے خرچ کرنے سے روکتی ہے) اور ہم نے موسی کو نو واضح دلیلیں دیں تو اولاد اسرائیل سے پوچھ جب انکے پاس وہ آیا تو فرعون نے اسے کہا اے موسی میں تجھے گمراہ سمجھتا ہوں اس نے کہا تو جانتا ہے انھیں صرف آسمانوں اور زمین کے آقا نے بصیرتیں بنا کر نازل کیا (معلوم ہوا فرعون کے کفر کی وجہ صرف اسکی لاپرواہی نہیں تھی بلکہ اسے موسی علیہ السلام کی حقانیت کا علم بھی تھا) اور اے فرعون میں تجھے ہلاکت میں گمان کرتا ہوں اس نے انھیں پریشان کر کے زمین سے نکالنے کا ارادہ کیا تو ہم نے اسے اور جو اسکے ساتھی تھے سب کو غرق کیا اور ہم نے اسکے بعد اولاد اسرائیل سے کہا اس زمین میں رہو تو جب دوسرا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں لپیٹ دیں گے اور برحق ہی ہم نے اسے نازل کیا اور وہ برحق ہی اترا اور ہم نے تجھے صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اللہ کی کتاب سے بشارت اور ڈر بتا دیا کرتے تھے کچھ اور نہیں لہذا یہ کہنا کہ نبی کرشمے پیش کیا کرتے تھے یہ غلط ہے بلکہ انکا کرشمہ کتاب اللہ ہی ہے جو اب تک باقی ہے) اور قرآن کو ہم نے الگ الگ کیا ہے (یعنی سورت سورت کی صورت میں اتارا ہے اور سارا ایک ساتھ نہیں اتارا) تاکہ تو اسے انسانوں کو وقفے سے پڑھ کر بتائے اور ہم نے اسے خوب دیرے دیرے اتارا کہہ دے اس کو قبول کرو یا نہ کرو یقینا جنھیں اس سے قبل علم دیا گیا جب انھیں وہ پڑھ کر بتایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل جھک جاتے ہیں (یعنی اس حکم کو تسلیم کرتے ہوئے سر جھکا لیتے ہیں) اور وہ کہتے ہیں ہمارا آقا پاک ہے (یعنی ہر قسم کے عیب سے پاک ہے) یقینا ہمارے آقا کا وعدہ ہو کر رہنے والا ہے اور وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے جھکتے ہیں اور یہ انکا ڈر بڑھاتا ہے کہہ دے اللہ پکارو یا رحمن پکارو تم کچھ بھی پکارو سب سے اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز کو نہ بلند آواز سے کر اور نہ اسے پست آواز سے کر اور اسکے درمیان ایک راستہ اختیار کر (یعنی اس میں آواز درمیانی رکو نہ ضرورت سے زیادہ نہ اس سے کم ہو لہذا جو اس طریقے پر صلوۃ قائم نہ کرے اسکی صلوۃ باطل ہے) اور کہہ دے وہ اللہ تعریف کے لائق ہے جس نے کوئی اولاد اختیار نہیں کی اور نہ ہی اسکا کوئی اختیارات میں حصہ دار ہے (یعنی ہر شیء پر اختیار صرف اللہ جل شانہ کا ہے اور انسانی اختیار صرف ظاہری ہوتا ہے حقیقت قابو صرف اللہ کا ہے مخلوق کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتی جیسے کٹھ پتلی اور کٹھ پتلی والا) اور نہ ہی اسکا

کوئی کمزوری کی وجہ سے ساتھی ہے (یعنی ہر نیک بندہ اللہ کا ساتھی تو ہے لیکن اس وجہ سے نہیں کہ اللہ کمزور ہے بلکہ نیک بندہ کمزور ہے اللہ اسکا ساتھ دیتا ہے) اوراس کی خوب عزت کر (اللہ کی کسی بھی طرح نافرمانی کرنا اسکی بے عزتی ہے)

سورۃ الکھف (غار)

ترجمہ سورہ کھف 1۔۔۔26

اللہ کے نام سے جو عمومی اور مخصوص مہربان ہے وہ اللہ تعریف کے لائق ہے (یعنی اللہ ہر قسم کے عیب مثلاً کمزوری محتاجی ظلم اور جھوٹ وغیرہ سے پاک ہے) جس نے اپنی بندے پر کتاب اتاری اوراس نے اسکے لئے کوئی مشکل نہ رکھی (یعنی اس کتاب کے لئے مشکل نہیں رکھی وہ آسان عام فہم ہے) یہ کتاب سرپرست ہے (یعنی ہر ایک اس کتاب قرآن مجید کے تابع ہے اورانہیں اسکی سرپرستی وحکمیت کے مطابق رہنا ہوگا) تاکہ وہ تمہیں اسکے سخت عذاب سے ڈرائے اوروہ تسلیم کرنے والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں انھیں اس بات کی خوشخبر دے کہ انکے لئے اچھا اجر ہے وہ اس میں ہمیشہ ٹھہرے رہیں گے اور تاکہ وہ انھیں ڈرائے جنھوں نے کہا اللہ نے اولاد اختیار کی اسکی انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی انکے بڑوں کے پاس کتنی بڑی بات ہے جو انکے زبانوں سے نکلتی ہے وہ فقط باطل بات کہتے ہیں اگروہ اس کلام کو قبول نہ کریں تو قریب ہے کہ توانکے آثار کی وجہ سے خود کو ہلاک ہی کردے (ان ناشکروں کے آثار یعنی انکے ناشکری وکفر کی علامتیں اور مظاہر مثلاً مندر یا مسجد ضرار یا مزار وغیرہ علامات کفر تو ان علامت کفر سے ہر کٹر مؤمن ہو سخت اذیت ہوتی ہے وہ انہیں مٹانے کی پوری کوشش کرتا ہے) یقیناً ہم نے جو بھی زمین پر ہے اسے اس کے لئے (یعنی زمین کے لئے) زینت بنادیا ہے تاکہ وہ انھیں آزما سکیں ان میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے (یہ ہی زمینی زینت ہے جو انسان کو آزمائش میں ڈالتی ہے کہ وہ اسے حاصل کرنے کے لئے اللہ کی حد عبور کرتا ہے یا نہیں) اورجو بھی اس پر ہے ہم اسے بنجر روزمین میں بدلنے والے ہیں (یعنی یہ زمینی زینت گھر وسرسبز باغات وکھیت یا خوشنما پہاڑاور مصنوعی زینتیں جو انسان سے خود بنائی ہیں وغیرہ یہ سب اللہ مٹادے گا جسکے پیچھے انسان بھاگتا ہے) یا تو نے خیال کیا ہے کہ غار اور تحریر والے وہ ہماری عجیب نشانیوں میں سے تھے جب ان نوجوانوں نے غار کی پناہ لی (یہ نوجوان لڑکے تھے جنھوں نے اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنا گھر بار عیش وآرام چھوڑ کر ایک غار کی پناہ لی اور جب کہ نواجوانی میں لڑکے بے وقوفانہ حرکتیں اور نشہ یا بدکاریاں کرتے ہیں لیکن یہ نوجوان کٹر مؤمنین تھے) توانھوں نے کہا ہمارے آقا ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اورہمارے لئے ہمارے معاملے میں سمجھداری تیار کردے توہم نے غار میں سالوں تک انکے کانوں کو بند کردیا (یعنی آواز انہیں نہیں پہنچتی تھی) پھر ہم نے انھیں اٹھایا تاکہ ہم ظاہر کردیں دونوں میں سے کونسا گروہ انکے ٹھہرنے کی مدت کو خوب شمار کرتا ہے اے بندے ہم تجھے انکی خبر حق کے ساتھ بتاتے ہیں کہ وہ چند نوجوان تھے جنھوں نے اپنے آقا کو قبول کیا تھا (یعنی اللہ کی فرمانبردار تھے) اورہم نے انکی ہدایت میں اضافہ کیا (یعنی انکے علم وعمل میں اضافہ کیا) اورہم نے انکے دلوں کو سکون بخشا جب وہ (نیند سے) کھڑے ہوئے توانھوں نے کہا ہمارا آقا آسمانوں اورزمین کا آقا ہے کبھی بھی ہم اسکے سوا کسی آقا سے دعا نہیں کریں گے تب توہم زیادتی والی

بات کہیں گے (یعنی وہ نیک لوگ تھے مزاروں و مردوں سے دعائیں مانگنے والے نہیں تھے جیسا کہ اکثر بریلوی و شیعہ منافقین مرے ہوئے لوگوں سے دعا کرتے ہیں) وہ ہماری قوم ہے جنھوں نے اسکے سوا اور آقا بنا لئے ہیں ایسا کیوں نہ ہوا کہ وہ انکے پاس صاف دلیل لاتے تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگائے اور جب تم انھیں اور اللہ کے سوا جنکی وہ تابعداری کیا کرتے تھے انھیں چھوڑ چکو تو غار کی پناہ لو (معلوم ہوا نوجوان ہو کر توحید اکبر کا علم رکھتے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کی تابعداری نہ کی جائے اور اسکے علاوہ یہ بھی کہ اسکے سوا کسی سے دعا نہ مانگی جائے) تمہارا آقا تمہارے لئے اپنی رحمت کا ایک حصہ پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے معاملے میں مدد مہیا کردے گا اور آفتاب نظر آتا تھا اسطرح کہ جب وہ طلوع ہوتا تو وہ انکے غار سے دائیں جانب ہٹ جاتا اور جب وہ غروب ہوتا تو وہ ان سے بائیں جانب ہٹ جاتا اور وہ اسکی درمیانی خلا میں ہوتے (یعنی سورج کی چال اس وقت جتنا عرصہ وہ سوئے رہے یوں تھی کہ غار میں آفتاب کی روشنی نہیں پڑتی تھی) یہ اللہ کی ایک دلیل ہے (یعنی ایک الٰہی کرشمہ ہے جو اللہ کے وجود اور اسکی وحدانیت اور عیوب سے پاک ہونے پر دلالت کرتا ہے) جس کو اللہ ہدایت دے تو وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس کو وہ گمراہ کرے تو کبھی بھی تو اس کے لئے کوئی رہنما نہیں پائے گا اور (اگر تو انہیں دیکھتا) تو انھیں جاگتا ہوا گمان کرتا حالانکہ وہ نیند میں ہوتے (شاید نیند میں بھی اللہ جل شانہ نے ان کی آنکھیں کھلی رکھی ہونگی) اور ہم انھیں دائیں اور بائیں پلٹا کرتے تھے اور انکا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے صحن میں تھا (شاید یہ اس وجہ سے کہ اس ڈر سے لوگ ان سے دور رہیں) اگر تو انھیں جھانک کر دیکھتا تو فرار اختیار کرتے ہوئے ان سے منہ پھیر لیتا (یعنی انہیں دیکھ کر ہیبت طاری ہو جاتی اور تو فرار ہو جاتا) اور تو انکی وجہ سے رعب سے بھر جاتا اور اسی طرح ہم نے انھیں اٹھایا تھا تاکہ وہ آپس میں سوال کریں ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم کتنا عرصہ ٹھہرے (یعنی نیند میں ٹھہرے رہے) انھوں نے کہا ہم ایک دن یا ایک دن کا حصہ ٹھہرے انھوں نے کہا تمہارا آقا اس مدت کو خوب جانتا ہے جو تم ٹھہرے تو تم میں سے کوئی ایک تمہارا یہ سکہ اس شہر لے جاؤ پھر وہ غور کرے کونسا کھانا زیادہ ستھرا ہے پھر وہ تمہارے پاس اس میں سے رزق لے آئے اور نرمی برتے اور وہ تمہارے بارے میں کسی کو احساس تک نہ ہونے دے یقیناً اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو وہ تمہیں سنگسار کردیں گے یا وہ تمہیں اپنے مذہب میں لوٹا لیں گے (وہ لوگ یہ سمجھے تھے کہ پرانے والے لوگ اب تک موجود ہونگے کیونکہ انہیں لگا تھا کہ وہ ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ ہی سوئے ہیں) تب تو تم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگے اور یوں ہی ہم نے انھیں اطلاع دی کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور یہ کہ قیامت کی گھڑی میں کوئی شک نہیں ہے (یعنی یہ اس بات پر ایک اور دلیل بنے کہ اللہ دوبارہ زندہ کرسکتا ہے) جب وہ (یعنی دوسرے لوگ) آپس میں انکے معاملے میں بحث کرنے لگے تو انھوں نے کہا ان پر ایک عمارت بنا لو انکا آقا انھیں خوب جانتا ہے (یعنی ان جھگڑنے والوں بحث کرنے والوں کو خوب جانتا ہے) جو انکے معاملے میں غالب آ گئے تھے انھوں نے کہا ہم ان پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے (ظاہر ہے کہ اسکے بعد انکی وہیں پر موت ہو گئی اور یہ بحث لوگوں کے درمیان شروع ہوئی ورنہ انکے زندہ ہوتے ہوئے ان پر مسجد یا عمارت بنانے کا سوال نہیں اٹھتا اور جسطرح اللہ نے ان پر مسجد بنانے کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے اللہ کے نیک بندوں کی قبروں پر مسجد بنانا چاہیئے جہاں اللہ کی عبادات اور صلوۃ و عام دروس

قرآن دیئے جائیں مزار نہیں بنانا چاہئے لیکن افسوس لوگ نیکوں کی قبروں پر مزار بناتے ہیں بلکہ ان مزاروں میں شرک کا بازار گرم ہوتا ہے یہ مزار مندروں سے بھی بدتر ہیں بلکہ کہی مرتبہ قبر کی فاسق فاجر کی ہوتی ہے اور اس پر مزار بنا تا ہے اور کئی مرتبہ قبر جعلی ہوتی ہے اس میں کوئی نہیں ہوتا یا پھر پتا ہی نہیں ہوتا ہے کہ قبر کسی کی ہے بس اس پر مزار بنایا جاتا ہے اور بڑے بڑے حرام وکفر اس میں ہوتے ہیں ان مزاروں کے قریب آنا بھی حرام وکفر ہے اور اسے ڈھانا فرض ہے تاکہ زمین کو کفر کی پلیدی سے پاک کیا جاسکے) جلد ہی وہ کہیں گے تین تھے ان میں سے چوتھا انکا کتا تھا اور وہ کہیں گے پانچ تھے ان میں سے چھٹا انکا کتا تھا یہ اندھی تکے ہیں کہہ دے میرا آقا انکی تعداد کو اچھی طرح جانتا ہے انھیں صرف قلیل لوگ جانتے ہیں لہذا ان کے معاملے میں (یعنی انکی تعداد کے معاملے میں) مت جھگڑو لیکن بس ظاہری طور پر اور انکے بارے میں ان میں سے کسی سے بھی جواب مت لو (ظاہر ہے اس وجہ سے کہ یہ تعداد بتانے میں باطل پر ہے ظن و شک کی پیروی کرر ہے ہیں انہیں علم نہیں) اور کسی شیء کے بارے میں کبھی بھی یہ نہ کہنا کہ میں یہ کل کرلوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (یعنی جب مستقبل میں کسی کام کے کرنے کی بات کرو کہ میں یہ کروں گا تو ان شاء اللہ یعنی اگر اللہ چاہے یہ ضرور کہنا ہے یہ فرض ہے) اور جب تو بھول جائے تو اپنے آقا تو یاد کر اور کہہ دے قریب ہے کہ میرا آقا اس سے بھی زیادہ درستی کے قریب بات کی رہنمائی کردے (یعنی ممکن ہے کہ یہ جملہ کہنے سے اللہ ایسی بات کی رہنمائی کردے جو حق سے اقرب ہے معلوم ہوا یہ جملہ ان شاء اللہ کہنے سے امید ہے کہ اللہ ہم نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اس میں زیادہ بہتر کی طرف رہنمائی کردے) اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے رہے اور نو کا اور اضافہ کیا (یعنی وہ اصحاب کہف تین سو سال اور نو دن کہف میں سوتے رہے جو کہ انسان کے لئے خلاف عادت ہے یہ اللہ کا کرشمہ تھا جو اس نے ان سے صادر کیا) اے بندے کہہ دے انکے ٹھہرنے کی مدت اللہ خوب جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی غائب اشیاء اسی کی ہیں اسکا دیکھنا اور اسکا سننا کتنا خوب ہے انکا اس کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ اپنے فیصلے میں کسی کو شریک نہیں کرتا (یعنی کسی کی یہ مجال نہیں کہ وہ خود سے کوئی فیصلہ کرسکے بلکہ فیصلہ صرف اللہ کا مانا جائے گا اللہ سبحٰنہ کے سوا کوئی فیصلہ کرے تو اسکا فیصلہ اللہ جل شانہ کے فیصلے کے مطابق ہونا چاہئے اسکے تابع ہونا چاہئے ورنہ وہ اللہ کی حاکمیت میں شریک ٹھہرانے والا ہوگا)

ترجمہ سورہ کھف 27۔۔۔59

اور جو تیرے آقا کی کتاب تیرے طرف پہنچائی گئی ہے اس کی پیروی کر (معلوم ہوا کتاب اللہ کے ساتھ دوسرے اصول وحدود کی پیروی لازم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضروری کتاب اللہ کے ساتھ اسکا بھی ذکر ہوتا۔ حدیث کوئی مستقل دلیل شرعی نہیں حدیث وہی مقبول ہے جو کتاب اللہ کے تابع معلوم ہو) اسکی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے (لہذا یہ شرک ہے کہ ہم کسی روایت یا کسی فقیہ کی رائے و فہم کی وجہ سے آیات قرآن کے ظاہر میں تحریف کردیں بلکہ آیات اپنے ظاہر پر رہیں گی اور روایت و حدیث یا رائے میں تاویل کرنا فرض ہے جب کہ لائق تاویل ہوں ورنہ انہیں ٹھکرا دیا جائے گا اور آیات قرآن کو لیا جائے گا اور جو یہ نہ کرے وہ کافر مرتد ہے جب کہ اس پر حجت قائم ہو چکی ہو) اور تو اس کے سوا کبھی بھی کسی کو پناہ دینے والا نہ پائے گا (یہ دھمکی اور ڈھارس دونوں ہے یعنی اگر تو اللہ کی کتاب کی

پیروی کرے گا تو پناہ اللہ کے پاس پائے گا اور اگر پیروی نہیں کرے گا یا اس کتاب میں کسی نوعیت سے تبدیلی کرے گا تو اسے کہیں پناہ نہیں ملے گی) اور اپنے نفس پر قابو رکھ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے آقا سے اسکی خوشنودی کے ارادے سے صبح اور رات کی ابتدا میں دعا مانگتے ہیں (معلوم ہوا نیک لوگوں سے بھائی چارہ اور موالات کا رویہ رکھنا فرض ہے مصیبت و آلام میں انکا ساتھ دینا لازم ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی رضا کے لئے دعا صبح اور رات کے ابتدائی حصوں میں کرنی چاہئے) اور دنیاوی زندگی چاہتے ہوئے اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیر اور اسکی پیروی مت کر جس کے دل کو ہم نے اپنی نصیحت سے غافل کر دیا ہے اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اسکا معاملہ گیا گزرا ہے اور اے مومن کہہ دے حق تیرے آقا کیطرف سے ہے تو جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے ناشکری کرے (معلوم ہوا بھلائی اور برائی کرنے کے معاملے میں کسی پر زبردستی اسلام میں نہیں ہے ہاں سختی نصیحت کرنا یا ڈانٹنا غلط نہیں یا برائی سے روکنے کے لئے زبردستی کی حد سے کم مار لگانا بھی غلط نہیں) ہم نے ان نافرمانوں کے لئے ایسی آگ تیار کی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر لیں گی اور اگر وہ مدد مانگیں گے تو انکی مدد پگھلائی ہوئی دھات جیسے پانی سے کی جائے گی جو چہروں سے کو بھون دے گا کتنا برا مشروب اور کتنا برا سہارا ہے یقینا جنھوں نے قبول کیا اور نیک اعمال کئے یقینا ہم اسکا اجر ضائع نہیں کریں گے جو اچھا عمل کرے گا (معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلم کفر کرے پھر کفر میں آگے نہ بڑے پھر توبہ کر لے تو حالت اسلام میں جو بھی نیکیاں کی ہونگیں جو کفر وارتداد کی وجہ سے باطل ہو گئی تھیں دو دوبارہ بحال ہو جائیں گی کیونکہ وہ نیکی حالت ایمان میں اس نے کی تھی اور وہ کفر سے نکل بھی چکا ہے اور اللہ اچھا عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا) یہ (یعنی جنھوں نے تن من سے اللہ جل شانہ کی آیتوں واحکام کو قبول کیا) وہ ہیں جن کے لئے رہائش کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگیں انھیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں اور وہ وہاں باریک ریشم اور کمخواب کے لباس پہنیں گے صوفوں پر سہارا لئے ہونگے کتنا اچھا بدلہ ہے اور کتنا اچھا سہارا ہے اور اے مومن ان کے لئے ایک عبرت بتا دو مرد تھے ہم نے ان میں سے ایک کو دو انگور کے باغات دیئے تھے اور ہم نے ان دونوں کو کھجور کے درختوں سے ڈھانپ دیا تھا اور ہم نے ان دونوں کے درمیان زراعت پیدا کی تھی دونوں باغوں نے اپنے کھانے پیدا کئے اور کچھ کوتاہی نہ کی (یعنی دونوں میں سے کسی باغ نے نفع دینے میں کوتاہی نہ کی) اور ہم نے انکے درمیان ایک نہر بھی پھاڑی تھی اور اسے (یعنی باغ کے مالک کو) پھل ملا تو اس نے اپنے ساتھی سے بحث کرتے ہوئے کہا میرا مال تیرے سے زیادہ ہے اور افراد زیادہ قوت والے ہیں اور وہ اپنے باغ میں اپنے نفس پر زیادتی کرتے ہوئے داخل ہوا اس نے کہا مجھے نہیں لگتا کہ یہ کبھی بھی فنا ہوگا اور مجھے نہیں لگتا کہ قیامت کی گھڑی قائم ہوگی (شاید اس نے اپنے باغوں کی مناسبت و مضبوطی سے متاثر ہو کر یہ بات بولی ہوگی) اور اگر مجھے اپنے آقا کی طرف لوٹا دیا جائے تو میں واپسی پر ضرور اس سے زیادہ اچھائی پاؤں گا اس کے ساتھی نے اس سے بحث کرتے ہوئے کہا کیا تو نے اس ہستی کی ناشکری کی ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر ایک قطرے سے تخلیق کیا پھر اس نے تجھے ایک مرد کی صورت میں برابر کیا (اللہ کی ناشکری اس طرح کی ہے کہ اسکے حکم کے خلاف فیصلہ کر دیا اور اسکی آیتوں کو دل سے جھٹلا دیا جو یہ گواہی دیتی ہیں کہ قیامت آئے گی اور یہ باغ بھی فنا ہو سکتا ہے اور تکبر کرنا اور مال و دولت پر اترانا حرام ہے) لیکن وہ اللہ میرا آقا ہے اور

میں اپنے آقا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (پہلے والے نے اللہ کے فیصلے میں اسکی حاکمیت میں اور اسکی محبت میں اپنی خواہش و نفس کو شریک کر دیا تھا کہ فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ کو ہے لیکن اس نے خود سے اللہ کے خلاف فیصلے کئے اور قیامت وغیرہ کی قلبی تکذیب کی اور خود حاکم بنا) اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوتا تو تو یہ کہتا جو اللہ نے چاہا ہر قوت اللہ کی جانب سے ہے (معلوم ہوا اپنی نعمت کو دیکھ کر یہ جملہ کہنا چاہیئے) اگر تو مجھے دیکھے کہ میں تجھے سے مال اور اولاد میں کم ہوں تو امید ہے کہ میرا آقا تیرے باغ سے بہتر عطا کرے اور اس پر آسمان سے ایک عذاب بھیج دے تو وہ چکنی سطح زمین میں بدل جائے یا اسکا پانی اندر چلا جائے تو اسے واپس کرنے کی استطاعت نہیں پائے اور اسکے پھل کو گھیر لیا گیا پھر وہ اس پر اپنے ہاتھ ملنے لگا جو اس نے وہاں خرچ کیا تھا اور وہ (باغ) گر پڑا تھا اور وہ کہہ رہا تھا اے کاش میں اپنے آقا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا (اس نے اللہ کی حاکمیت میں خود کو شریک کیا کہ اللہ جل شانہ کے خلاف فیصلہ کیا اور اپنے نفس کو اللہ کی محبت کے حق میں شریک بنایا کہ اپنی خواہش کو اللہ پر ترجیح دی) اور نہ ہی اسکی کوئی ایسی جماعت تھی جو اسکی مدد کرتی سوائے اللہ کے اور وہ کامیاب نہ ہوا وہاں غلبہ سچے اللہ کا ہی تھا اسکا بدلہ سب سے بہتر ہے اور انجام سب سے اچھا ہے (اچھا مطلب عدل و انصاف والا ہے) اور انکے لئے دنیاوی حیات کی مثال بتا مثلاً پانی جسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کی نباتات سے مل گی پھر وہ سوکھی گھاس ہو گیا جسے ہوائیں اڑاتی ہوں اور اللہ ہر شیء پر قادر ہے (یعنی دنیاوی زندگی قلیل النفع اور فانی ہے آج نہیں تو کل ختم ہو جائے گی تو دنیاوی زندگی کو اخروی زندگی پر کیا فوقیت دینا!) مال اور بیٹے دنیاوی حیات کی زینت ہے اور باقی رہنے والی یعنی نیکیاں انکا بدلہ اور انکی امید تیرے آقا کے نزدیک اس سے بہتر ہے اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو کھلی دیکھے گا اور ہم انھیں (یعنی نافرمانوں کو) جمع کریں گے پھر ہم ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے اور انھیں تیرے آقا کے پاس صف میں پیش کیا جائے گا (اور پھر کہا جائے گا) تم ہمارے پاس آ گئے جسطرح ہم نے تمہیں تخلیق کیا تھا پہلی مرتبہ (معلوم ہوا سارے مجرموں کو اللہ ویسے ہی حاضر کرے گا جیسے انہیں اس نے دنیا میں تخلیق کیا تھا اگر وہ بے عیب پیدا ہوا تھا تو ویسے ہی حاضر ہوگا اگرچہ وہ بعد میں جسمانی عیب کے ساتھ مرا ہو اور اگر عیبدار پیدا ہوا تھا تو ویسے ہی حاضر ہوگا) بلکہ تم نے گمان کیا تھا کہ کیا ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ (جو اللہ نے کیا ہے اسے) قائم نہ کریں گے اور کتاب رکھی جائے گی تو اے مومن تو مجرموں کو دیکھے گا وہ اس سے ڈرے ہوئے ہونگے جو اس (کتاب) میں ہوگا اور وہ کہیں گے اے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے چھوٹا بڑا نہیں چھوڑ رہی مگر اس نے انھیں شمار کیا ہے اور جو انھوں نے عمل کئے ہونگے وہ انھیں (اس کتاب میں) حاضر پائیں گے اور تیرا آقا کسی پر زیادتی نہ کرے گا اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ جن تھا (یعنی ابلیس فرشتوں کی جماعت جن سے تھا یہ معصوم نہیں ہوتے معصوم صرف سماوی فرشتے ہوتے ہیں) تو وہ اپنے آقا کے حکم سے نکل گیا (یعنی اللہ کے حکم کی اطاعت نہیں کی) تو کیا تم اسے اور اسکی اولاد کو میرے خلاف ساتھی بناتے ہو (یعنی انکے طریقے و مسلک پر چلتے ہو) اور وہ تمہارے دشمن ہیں نافرمانوں کا بدلہ کتنا برا ہے آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور انکے نفوس کی تخلیق کے وقت ہم نے انھیں حاضر نہیں کیا تھا اور نہ ہی میں نے گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنایا تھا (یعنی

جب انکا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی ان چیزوں کی تخلیق کا عینی علم ہے تو یہ اپنی اپنی کیوں چلاتے ہیں) اور جس دن وہ کہے گا پکارو جنھیں تم نے میرا شریک گمان کرر کھا تھا پھر وہ انہیں پکاریں گے تو وہ انھیں جواب نہ دیں گے (کیونکہ وہ اللہ کے شریک تھے ہی نہیں تو جواب کیوں دیں گے اور اسوجہ سے بھی کہ ان میں سے بعض کا تو وجود ہی نہیں تھا تو وہ کیسے جواب دیں گے) اور ہم انکے درمیان ایک رکاوٹ قائم کردیں گے اور مجرمین آگ کو دیکھیں گے تو وہ گمان کریں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں اور وہ اس سے پلٹنے کی جگہ نہ پائیں گے اور ہم نے اس قرآن میں ہر نصیحت کو صاف صاف بتادیا ہے (معلوم ہوا قرآن مجید ہی نصیحت کے لئے کافی ہے ہر نصیحت اس میں موجود ہے دین اسلام معلوم کرنے کے لئے حدیث کی ضرورت نہیں قرآن حکیم ہی کافی ہے حدیث اگر اس کے مطابق ہوگی تو قبول ہوگی ورنہ رد کردی جائے گی) اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے (یعنی اکثر انسان ساری مخلوق سے زیادہ حق کے خلاف جھگڑالو ہیں) اور جب انسانوں کے پاس ہدایت آئی تو انھیں تسلیم کرنے سے اور اپنے آقا سے معافی مانگنے سے صرف اس بات نے روکا کہ انکے پاس پہلوں کا دستور آجائے یا انکے سامنے عذاب آجائے (یعنی انہوں نے یہ مطالبہ کردیا کہ یہ سب ہوگا تو ہم حق قبول کریں گے یا پھر بغیر مطالبے کے ہی انہوں نے ایسا کیا ہو) اور ہم نے مرسلین کو صرف خوشخبر دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں (معلوم ہوا رسولوں کا اصل کام معجزہ نہیں ہوتا بلکہ خوشخبری دینا اور ڈرسنانا ہی ہوتا ہے بس لیکن وہ معجزہ مجبوری میں دیکھاتے جب انہیں اپنی سچے نبوت ثابت کرنی ہوتی ہے) ناشکرے باطل کے ذریعے بحث کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے حق کو دبا سکیں (یعنی انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی بس باطل ہوتا ہے اسکو لے کر بحث کرتے ہیں تاکہ حق کو دبائیں اور لوگوں کو باطل پر لاسکیں اور اپنا مقصد نکال سکیں) اور انھوں نے میری آیتوں اور جو دھمکیاں انھیں دی گئی تھیں انھیں مذاق بنالیا (یعنی ان پر یقین نہ کرکے یا انکے مطابق عمل نہ کرکے یا دونوں ہی طرح آیتوں کا مذاق بنایا) اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اسکے آقا کی آیتوں سے نصیحت کی جائے پھر وہ انھیں نظرانداز کردے (یعنی ان پر یقین نہ کرے یا انکے مطابق عمل نہ کرے) اور وہ اسے بھول جائے جو اسکے ہاتھوں نے آگے بڑھایا (یعنی جو گناہ کیئے ہیں ان سے توبہ نہیں کی) یقیناً ہم نے انکے دلوں پر روک لگادی کہ وہ اسے سمجھ سکیں اور انکے کانوں میں روک ہے (یہ محاورہ ہے یعنی مطلب اپنے دلوں سے ہدایت کو نہیں سمجھتے اور نہ ہی ہدایت سنتے ہیں) اور اگر تو انھیں ہدایت کی طرف بلائے تو وہ کبھی بھی ہدایت نہ لیں اور تیرا آقا بہت معاف کرنے والا رحمت والا ہے انکی کمائی کی وجہ سے اگر وہ انکی پکڑ کرتا تو ضرور ان کے لئے عذاب جلدی ہوجاتا بلکہ انکے لئے ایک وعدے کا وقت ہے (یعنی اصل تو یہ ہے کہ ان پر عذاب فوراً آجاتا لیکن اللہ نے انکے عذاب کا ایک وقت رکھا ہے) وہ کبھی بھی اس کے سوا کوئی پناہ دینے والا نہ پائیں گے یہ بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کیا تھا جب انھوں نے زیادتی کی اور ہم نے انکی ہلاکت کا ایک وعدہ مقرر کیا تھا (یعنی گناہ کا عذاب فوراً نہیں آتا اسکا ایک وقت ہوتا ہے)

ترجمہ سورہ کھف 60 ۔۔۔ 110

اور جب موسی نے اپنے خادم کو کہا میں کوشش کرتا رہوں گا حتی کہ میں دو سمندروں کے سنگم کو پہنچوں یا پھر میں طویل مدت گذاروں تو جب وہ دونوں ان دونوں کے درمیان کے سنگم کو پہنچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے کہ اس نے سمندر میں سرنگ کے طور سے اپنا راستہ بنالیا تھا پھر جب ان دونوں نے عبور کیا تو اس نے اپنے خادم کو کہا ہمیں ہمارا ناشتہ دو ہمیں ہمارے اس سفر سے تھکان ہوئی ہے اس نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کہ جب ہم نے اس چٹان کی پناہ لی تھی تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے اسے فقط ابلیس نے ہی بھلادیا تھا کہ اسے یاد رکھ سکوں (یہ بھولنا شیطان کی طرف اس لئے منسوب کر دیا ہوگا کیونکہ وہ علم حاصل کرنے کے مقصد سے نکلے تھے اور ابلیس نے کھانے کی پریشانی ڈال رکاوٹ پیدا کی) اور اس نے سمندر میں عجیب طرح سے اپنا راستہ بنالیا تھا اس نے کہا یہ ہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے نقوش پر واپس ہو گئے پھر ان دونوں نے ہمارے تابعداروں میں سے ایک تابعدار کو پایا (یہ اس لئے چاہتے تھے کہ انہیں علم دیا گیا تھا کہ جہاں مچھلی غائب ہوگی وہیں وہ عالم شخص ملے گا) ہم نے اسے اپنی جانب سے رحمت دی تھی اور ہم نے اسے اپنی طرف سے علم دیا تھا (انہیں خضر کا نام بھی دیا جاتا ہے یہ نبی تھے اور یہ حضرت موسی کے استاد تھے لیکن جناب موسی ان سے افضل تھے) موسی نے اسے کہا کیا میں تمہارے پیچھے چل سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے اس میں سے رشد کی بات سکھائیں جو آپ کو تعلیم دی گئی ہے اس نے کہا تم میرے ساتھ کبھی برداشت نہ کر سکو گے اور تم اس پر کیسے صبر کر سکو گے جسکی خبر کا تم نے احاطہ نہیں کیا ہے (جب تب کوئی ایسی بات دیکھو گے جو تمہیں لاعلمی کی وجہ سے بری لگے گی تو تم خود کو اسکے خلاف روک نہیں پاؤ گے) اس نے کہا جلد ہی آپ مجھے اگر اللہ نے چاہا صابر پائیں گے اور میں آپ کی کسی بات کی مخالفت نہیں کرونگا اس نے کہا تو اگر تم پیچھے آنا چاہتے ہو اس نے کہا تو مجھ سے کسی شیء کے بارے میں سوال نہ کرنا حتی کہ میں تمہیں اسکا ذکر خود کر دوں تو وہ دونوں چلے حتی کہ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے اسے پھاڑ دیا اس نے کہا کیا آپ نے اسے پھاڑ دیا تاکہ اسکے والوں کو غرق کر سکو آپ نے تو برائی کا ارتکاب کیا (یعنی جناب موسی نے حضرت خضر پر منع کرنے کے باوجود بے دلیل الزام لگا دیا یہ گناہ ہے کیونکہ ممکن تھا کہ وہ کشتی والوں سے کوئی جائز انتقام لینا چاہتے ہوں یا پھر اس کشتی سے کوئی ناجائز کام کئے جاتے ہوں یا وہ بھی ہو سکتا تھا جو بعد میں حضرت خضر نے خود بتایا اور کشتی والوں کے غرق ہونے کا سوال مشکل ہے کیونکہ کشتی کا پھٹا ہونا جلد معلوم ہو جاتا ہے وہ لوگ کشتی میں سوار ہونے سے قبل ہی اسکو جان لیتے یا زیادہ دور سفر کرنے سے قبل جان لیتے اور حضرت موسی نے جناب خضر کی نیت کا بھی فیصلہ کر دیا کہ وہ غرق کرنا چاہتے ہیں جبکہ وہ نبی تھے) اس نے کہا کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اس نے کہا اس بات پر میرے پکڑ نہ کریں جو میں بھول گیا ہوں اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ ڈالیں (یعنی جناب موسی یہ بھول گئے تھے کہ وہ وعدہ کر چکے ہیں کہ وہ صبر کریں گے) تو وہ دونوں چلے حتی کہ جب وہ ایک لڑکے کے پاس پہنچے تو اس نے (یعنی جناب خضر نے) اسے قتل کر ڈالا اس نے کہا کیا آپ نے ایک ستھرے نفس کو قتل کر ڈالا (یعنی ظلماً قتل کر دیا) جب کہ اس نے کسی کا قتل نہ کیا تھا آپ نے برائی کا ارتکاب کیا (یہ حضرت موسی کی طرف سے دوسری وعدہ خلافی تھی جو کہ گناہ ہے لیکن وہ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان پر وعدہ توڑ کر قتل ناحق کے گناہ سے روکنا واجب ہے اور معلوم ہوا حضرت موسی کے نزدیک نبی کفر بھی کر سکتا

ہے گناہ بھی کر سکتا ہے ورنہ حضرت موسی حضرت خضر پر قتل ناحق کا الزام نہ لگاتے اگرچہ وہ الزام غلط نکلا لیکن جناب موسی کا عقیدہ معلوم ہوا) اس نے کہا کیا میں نے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ کبھی بھی صبر نہ کرسکوگے اس نے کہا اگر میں اس کے بعد کسی بھی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا آپ کو میری طرف سے معذرت ہوجائے گی (یہ جملے بھی حضرت موسی کو نہیں کہنا چاہیئے تھا کیونکہ اس بار جناب موسی اور جناب خضر کی علیحدگی ہوجاتی ہے اور موسی علم سے محروم ہوجاتے ہیں) تو وہ دونوں چلے حتی کہ جب وہ دونوں ایک بستی کے باشندوں کے پاس پہنچے تو ان دونوں نے اس کے باشندوں سے کھانا مانگا تو انھوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کردیا (معلوم ہوا مہمان میزبان سے ضیافت مانگ سکتا ہے) پھر ان دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی ٹوٹنے کے قریب تھی تو اس نے اسے سیدھا کردیا اس نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت طے کرلیتے (پھر حضرت موسی نے وعدہ خلافی کی اور معلوم ہوا مجبوری کی حالت میں اجرت لینا جائز ہے) اس نے کہا کہ میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے جلد ہی میں تجھے اسکی تشریح بتاؤں گا جس پر تو صبر نہ کرسکا رہا سفینہ تو وہ سخت محتاج لوگوں کا تھا جو سمندر میں کام کرتے تھے تو میں نے اسے عیب دار کرنا چاہتا کیونکہ انکے پار ایک بادشاہ تھا جو ساری کشتیاں غصب کرلیا کرتا تھا (یعنی اگر یہ لوگ کشتی وہاں لے کر چلے جاتے تو ان مسکینوں کی کشتی بھی غصب ہوجاتی لیکن پھر بھی انکی کشتی کو عیب دار کرنے کا اختیار شرعا جناب کو خضر کو نہیں تھا اگر وہ مسکین مسلم تھے بادشاہ کا گناہ بادشاہ پر ہوتا لیکن یہ سب انہوں نے اللہ کے حکم پر کیا تھا جیسا کے آئے گا) اور لڑکا تو اسکا والدین مومنین تھے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ ان دونوں کو سرکشی اور ناشکری میں ڈال دیگا تو ہم نے یہ ارادہ کیا کہ انکا آقا انھیں اس سے زیادہ ستھرا اور رحم میں قریب تر عطا کرے (شرعا یہ قتل اس بنیاد پر حلال نہیں تھا لیکن یہ اللہ سبحنہ کے حکم سے حلال ہوگیا تھا اور اسکی وجہ یہ تھی جو بتائی ہے لیکن اگر اسکے والدین کافر ہوتے تو یہ قتل شرعا بھی حلال ہوتا کیونکہ حالت کفر کی اولاد بھی کافر ہی کہلاتی ہے) اور دیوار یہ دو یتیم لڑکوں کی تھی یہ اس شہر کے رہائشی تھے اور اسکے نیچے انکا خزانہ تھا اور ان دونوں کا والد نیک تھا تو تیرے آقا نے یہ چاہا کہ وہ اپنی مکمل قوت کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں (یعنی جب تک یہ مکمل قوت کو پہنچیں تب تک انکا خزانہ وہیں محفوظ رہے) تیرے رب کی طرف سے رحمت کے طور پر اور میں نے یہ اپنی طرف سے نہیں کیا (یہ جملہ اور جو جناب خضر نے کیا وہ سب انکی نبوت پر دلیل ہے کہ ان پر من جانب اللہ وحی اترتی تھی ورنہ کوئی شرع کے خلاف کر کے مسلم نہیں رہ سکتا لیکن وہ تھے) یہ ان باتوں کی تشریح تھی جن پر تم صبر نہ کرسکے (اگر جناب موسی علیحدگی کی بات نہ کرے تو جناب خضر علیہ السلام شاید انہیں الگ نہیں کرتے اور انہیں علم حاصل ہوتا رہتا اس پورے کلام سے صاف علم ہوتا ہے کہ حضرت خضر حضرت موسی کے مقابلے میں بہت بڑے فقیہ اور حلیم تھے) اور اے بندے وہ تجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دے جلد ہی میں تمہیں اسکی نصیحت پڑھ کر بتاؤں گا یقینا ہم نے اسے زمین میں قدرت دی تھی اور ہم نے اسے ہر بات کا ذریعہ عطا کیا تھا (ہر بات کا ذریعہ دیا تھا یہ ایک محاورہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں اللہ نے ہمیں سب کچھ دیا ہے یعنی ہر اس چیز کا ذریعہ عطا کیا تھا جسکی اسکو ضرورت تھی) تو اس نے ذریعہ استعمال کیا حتی کہ جب وہ سورج ڈوبنے کے مقام کو پہنچا تو اس نے اسے محسوس کیا کہ وہ کیچڑ کی چشمے میں ڈوب رہا ہے (سورج کیچڑ میں نہیں ڈوب رہا تھا

لیکن جب انہوں نے دور سے دیکھا تو ایسا محسوس ہوا جیسے ہم ساحل سمندر میں کھڑے ہو کر دیکھتے ہیں کہ سورج سمندر میں ڈوب رہا ہے) اور اس نے وہاں ایک قوم کو پایا تو ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا تو تو سزا دے یا ان میں تو کوئی اچھائی کر دے اس نے کہا جو زیادتی کرے گا تو عنقریب ہم اسے سزا دیں گے پھر اسے اسکی آقا کی طرف لوٹا دیا جائے گا پھر وہ اسے بری سزا دے گا (معلوم ہوا دنیاوی سزا اخروی سزا کو معاف نہیں کرتی) اور جو تسلیم کرے گا اور نیک عمل کرے گا تو اسکے لئے سب سے اچھا بدلہ ہوگا اور جلد ہی ہم اسے اپنے حکم کی آسان بات کہیں گے (یعنی ہم اس پر شریعت کے اصول آسان کر دیں گے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ اسکے برائیاں حلال کر دیتا ہے) پھر اس نے ایک ذریعے کا استعمال کیا حتیٰ کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام کو پہنچا (یعنی ذوالقرنین سفر کرتے کرتے وہاں پہنچے جہاں سورج طلوع ہو رہا تھا) تو اس نے اسے محسوس کیا کہ وہ ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جن کا اسکے سوا کوئی حجاب نہیں ہے (یعنی سورج کے سوا کوئی حجاب نہیں ہے) یوں ہی ہوا اور جو کچھ اسکے پاس تھا ہم کو اسکا علم تھا پھر اس نے ذریعہ استعمال کیا حتیٰ کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو اس نے ان کے درمیان ایک قوم کو پایا وہ کسی بات کو آسانی سے سمجھ نہیں پا رہے تھے (شاید اس وجہ سے کہ وہ لوگ انکی زبان نہیں جانتے تھے) انھوں نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج زمین میں بگاڑ بپدا کرتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کوئی مال مقرر کر دیں تاکہ آپ ہمارے اور انکے درمیان ایک رکاوٹ قائم کر دیں اس نے کہا جس میں میرے آقا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ زیادہ بہتر ہے تو میری مدد قوت سے کرو تو میں تمہارے اور انکے درمیان ایک رکاوٹ قائم کر دوں میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ حتیٰ کہ جب وہ دو دیواروں کے مساوی ہو جائے تو ہوا بھیجو حتیٰ کہ جب اس نے اسے آگ کر دیا (یعنی ان تختوں کو آگ کی طرح گرم و لال کر ڈالا) تو اس نے کہا میرے پاس پگھلی ہوئی دھات لاؤ تاکہ میں اسے اس پر انڈیلوں تو انکی قدرت نہ ہوئی کہ اس پر چڑھیں اور نہ ہی وہ اس میں نقب لگا سکے اس نے کہا یہ میرے آقا کی طرف سے رحمت ہے تو جب میرے آقا کا وعدہ آئے گا (یعنی وعدئے قیامت جب عالم پر تباہی آئے گی) تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے آقا کا وعدہ سچا ہے اور ہم اس دن انھیں ایک دوسرے میں سرگرم چھوڑ دیں گے (یعنی جب قیامت کی تباہی آئے گی) اور نرسنگھا میں پھونکا جائے گا تو ہم انھیں اچھی طرح جمع کریں گے اور ہم جہنم کو ناشکروں کے لئے پیش کریں گے (معلوم ہوا جہنم ہر گناہ گار کے لئے ہے کیونکہ ہر گناہ گار ناشکرا ہے) جن کی آنکھیں میری نصیحت سے پردے میں تھیں اور وہ سن نہیں سکتے تھے (یعنی وہ ایسے تھے کہ حق انھیں اتنا ناگوار تھا کہ وہ سن نہیں سکتے تھے) تو کیا ناشکروں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا سرپرست بنا لیں گے یقیناً ہم نے ناشکروں کے لئے جہنم مہمانی کے طور پر تیار کر رکھی ہے اے بندے کہہ دے کیا میں تمہیں انکے بارے میں خبر دوں جن کے اعمال خوب خسارے میں ہیں یہ وہ لوگ ہے جن کی کوشش دنیاوی حیات میں ضائع ہو گئی اور وہ یہ سمجھتے رہ گئے کہ وہ اچھائی کر رہے ہیں (کیوں کہ وہ بے دلیل پیروی کیا کرتے تھے جسکی وجہ سے انھیں باطل حق گمان ہوتا تھا ایسے لوگ قصور ہیں کیونکہ انہوں نے حق کا علم حاصل کر کے اسکی اتباع کیوں نہ کی) یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے آقا کی آیتوں اور اسکی ملاقات سے ناشکری کی (یعنی اللہ کی آیتوں کے مطابق نہ چلا اور اسکی ملاقات کی تیاری نہ کی) پھر انکے اعمال برباد ہو گئے (اسطرح کہ اسی

ناشکری کی حالت میں مر گیا کہ قلبی ایمان کے ساتھ نیکی نہ کر سکا) تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن وزن قائم نہ کریں گے (یعنی انکے نیکوں کے پلڑے میں وزن نہیں ہوگا) یہ انکا بدلہ ہے جہنم کیونکہ وہ ناشکری کیا کرتے تھے اور انھوں نے میری آیتوں اور میرے رسولوں کو سنجیدہ نہ لیا یقینا جنھوں نے قبول کیا اور نیک اعمال کئے انکے لئے مہمانی کے طور پر ایسے باغات ہونگے جہاں سارے لوازم موجود ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ وہاں سے نکلنا نہ پائیں گے اے بندے کہہ دے اگر سمندر میرے آقا کی باتوں کے لئے سیاہی بن جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا لیکن میرے آقا کی باتیں ختم نہ ہونگیں اگرچہ ہم اتنی ہی سیاہی اور لے آئیں کہہ دے میں صرف تمہارے جیسا ایک انسان ہوں جسکی طرف وحی کی جاتی ہے تمہارا آقا صرف ایک ہے تو جو اپنے آقا کی ملاقات سے ڈرتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور وہ اپنے آقا کی تابعداری کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے (یعنی اللہ کے ساتھ کسی اور کی تابعداری نہ کرے)

سورۃ مریم (مریم حضرت عیسی کی والدہ)

ترجمہ سورہ مریم 01 ۔ ۔ ۔ 40

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے سن اے بندے یہ تیرے آقا کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اسکے بندے زکریا پر تھی جب اس نے اپنے آقا کو پوشیدہ طور سے پکارا اس نے کہا اے میرے آقا میری ہڈی کمزور ہو چکی ہے اور میرا سر بڑھاپے سے بھڑک چکا ہے اور میرے آقا میں تیری دعا سے نامراد نہیں ہوا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب زکریا نے جب بھی اللہ سے دعا کی وہ پوری ہوئی تھی اور معلوم ہوا مشکلات میں دعا اللہ سے کرنے چاہئے اگر مر جانے والے نیک لوگوں سے دعا کرنا مشروع ہوتا تو ضرور جناب زکریا اپنے سے پہلے وفات شدہ انبیا سے دعا مانگتے یا انہیں بھی اللہ کے ساتھ دعا میں شامل کرتے) اور مجھے اپنے بعد رشتے داروں کا خوف لاحق ہے (یعنی کہ وہ وراثت کھا جائیں گئیں جسکا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا یا پھر رشتے دار ناجائز طریقے سے وراثت کھائیں گے) اور میرے بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک رشتے دار عطا کر جو میرا وارث ہو اور اولاد یعقوب کی طرف سے وارث ہو (معلوم ہوا جناب زکریا اولاد یعقوب سے ہیں اور انہیں اپنی اولاد چاہئے تھی اور وہ اولاد یعقوب سے ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محال عادی یعنی جو کام عادتا ناممکن ہو اس کی دعا اللہ سے کر سکتے ہیں کیونکہ ایک کمزور ہڈیوں والے بوڑھے مرد اور بانجھ عورت کو اولاد ہونا عادتا محال ہے) اور میرے آقا اسے مقبول بنا اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جسکا نام یحیی ہوگا ہم نے پہلے اسکا ہم نام نہیں بنایا اس نے کہا میرے آقا مجھے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ میرے بیوی بانجھ ہے اور مجھے سخت بڑھاپا آپہنچا ہے (یعنی اولاد ہونے کا وہی فطری طریقہ ہوگا یا غیر فطری طریقے سے اولاد ہوگی) اس نے کہا اسی طرح ہوگا (یعنی اسی طرح ہوگا جیسے مرد عورت کے پاس جاتا ہے پھر عورت جنتی ہے) تیرے آقا نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے حالانکہ میں نے تو تجھے پہلے تخلیق کیا تھا جب کہ تو کچھ بھی نہیں تھا اس نے کہا میرے آقا میرے لئے ایک علامت قائم کر دے (کہ لڑکا رحم میں آگیا ہے یہ اس بات پر علامت نہیں ہے کہ وہ لڑکا جنا جانے والا ہے کیونکہ اسکا علم وہ ویسے ہی ہوتا ہے) اس نے کہا تیری علامت یہ ہے کہ تو انسانوں سے تین راتوں تک برابر کلام نہ کر سکے گا تو وہ بالاخانے سے اپنی قوم کے پاس آیا پھر اس نے انکی

طرف اشارہ کیا کہ صبح سویرے اور رات کی ابتدا میں پاکی کا اظہار کرو اے یحیی کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھام لے (یعنی مضبوطی سے اسکی پیروی کر) اور ہم نے اسے بچپن میں ہی شریعت دے دی تھی (یعنی جناب یحیی کو بچپن میں ہی نبوت اور کتاب شریعت دے دی گئی تھی) اور ہماری جانب سے رحم دل اور ستھرا تھا اور پرہیزگار تھا (یعنی شریعت کے دائرے میں رہ کر رحم دل رہنا اچھی صفت ہے) اور اپنے والدین کے ساتھ نیکوکار تھا اور بے رحم اور مخالفت کرنے والا نہیں تھا اور اس پر سلامتی ہے جب اسے جنا گیا اور جب وہ مرے گا اور جب وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور کتاب میں مریم کا واقعہ یاد کر جب وہ اپنے اہل خانہ سے دور ہو کر مشرقی جگہ نکل گئی (یعنی اہل خانہ کی رہائش کے اعتبار سے وہ جگہ مشرق میں تھی شاید وہ وہاں عبادات کے لئے چلی گئیں تھیں) پھر اس نے ان آگے ایک آڑ بنالی پھر ہم نے اسکی طرف اپنی جان کو بھیجا پھر وہ اسکے لئے ایک درست بشر کی صورت اختیار کر گیا (وہ بانفس جان تھی صرف جان نہیں تھی کیونکہ اکیلی جان و روح ادراک تک کی صلاحیت نہیں رکھتی اور معلوم ہوا وہ جان یعنی روح انسانی شکل میں آنے طاقت رکھتی تھی) اس نے کہا اگر تو نیک شخص ہے تو میں تجھ سے عمومی مہربان ذات کی پناہ چاہتی ہوں (یعنی نیک ہے تو پناہ چاہتی ہوں شاید اسکی یہ وجہ ہوگی کہ حضرت مریم کو اپنی ذات کی طرف سے ہی جنسی عمل کا زیادہ خطرہ تھا اسی وجہ سے انہوں نے کہا کہ اگر تو نیک ہے تو میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں کیوں عورتیں نیک مردوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں اور انکی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں انہیں بروں سے زیادہ اچھے مردوں کی وجہ سے خطرہ ہوتا ہے) اس نے کہا میں صرف تیرے آقا کا خبر رساں ہوں تاکہ میں تجھے ایک ستھرے لڑکے کا تحفہ کر دوں اس نے کہا مجھے اولاد کیسے ہوگی حالانکہ مجھے تو کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی زانیہ ہوں اس نے کہا ایسے ہی ہوگی (یعنی اولاد بغیر کسی مرد کے چھوئے ہوگی) تیرے آقا نے کہا یہ مجھ پر آسان ہے اور یہ اس لئے تاکہ ہم اسے انسانوں کے لئے اپنی جانب سے ایک رحمت بنادیں اور یہ کام طے شدہ ہے پھر وہ اسے لے کر حاملہ ہوگئی پھر وہ اسکے ساتھ دور کسی جگہ چلی گئی پھر دردزہ اسے کھجور کے درخت کی ٹہنی کی طرف لے گیا اس نے کہا اے کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور بھول بھلیا ہو جاتی (یعنی انہوں نے اپنی اس اذیت پر بے صبری کا اظہار کیا) تو اس نے (یعنی اس جان یعنی روح نے) اسے اسکے نیچے سے پکارا کہ غم مت کر تیرے آقا نے تیرے نیچے ایک چھوٹی نہر جاری کر دی ہے اور کھجور کی ٹہنی کو اپنی طرف کر کے ہلا وہ تجھ پر پکی کھجور گرائیں گی تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر (معلوم ہوا پکی کھجوریں دردزہ والی عورت کے لئے بہتر ہیں) تو اگر تو کسی بشر کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے اس ہستی کے لئے جو سب پر مہربان ہے ایک روزہ لازم کر لیا ہے لہذا میں آج کبھی بھی کسی انسان سے کلام نہ کرونگی (یعنی ایک روزے کی نذر مان لی ہے یعنی یہ جھوٹ کہنا کا حکم تھا تاکہ لوگ جناب مریم سے بات نہ کریں ورنہ وہ تو کھجوریں کھا رہی تھیں معلوم ہوا اس نوعیت کا جھوٹ بولنا حلال ہے) تو وہ اسے لے کر اسے اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی انھوں نے کہا اے مریم تو نے تو بھتان گھڑ دیا ہے (لوگوں نے شاید اس معنی میں بچے کو بھتان کہا ہوگا کہ زنا کی اولاد عورت پیدا کر کے اپنی شوہر کی طرف منسوب کر دیتی ہے یا اس حرام کی اولاد کو حلالی کہتی ہے جو کہ بہتان کی صورتیں ہیں) اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں زانیہ تھی (یہ موسی کے بھائی ہارون نہیں ہیں کوئی اور ہارون ہیں کیونکہ حضرت موسی اور حضرت عیسی کے درمیان بہت

طویل زمانہ گزرا ہے تو مریم جناب ہارون کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں) پھر اس نے اسکی طرف اشارہ کیا انھوں نے کہا ہم اس بچے سے کیسے بات کریں گے جو جھولے میں ہے اس نے کہا میں اللہ کا تابعدار ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں بھی میں ہوں اور اس نے مجھے دین کی تبلیغ کا اور اصلاح نفس کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ ہوں اور اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنایا (والد کا ذکر نہیں کیوں کہ انکا کوئی والد نہیں تھا) اور مجھے بے رحم نامراد نہ بنایا اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن میں جنا گیا اور جب میں مرونگا اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (یہ اس بات کا دعوی ہے کہ ان سے کبھی نبوت نہیں چھنے گی اور وہ قطعی جنتی ہیں کیونکہ اس بچے نے قیامت کے دن سلامتی کا دعوی کیا اب یہ معجزہ دیکھ کر لوگوں کو ایمان لے آنا چاہئے تھا کیونکہ یہ جادو نہیں ہو سکتا جادو ہاتھ کی صفائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور نومولود بچہ ایک مرد کی مثل بول نہیں سکتا اور نہ اتنی دانائی کی بات کر سکتا ہے لیکن اسکے بعد بھی لوگوں اس دلیل کو ٹھکرایا اسکی ناشکری کی انہیں یہودی کہتے ہیں) یہ مریم کا بیٹا عیسی ہے سچی بات جس میں وہ شک کرتے ہیں (لیکن نصاری تھوڑا اور آگے نکل گئے قدیم نصاری کہ یہ موقف تھا کہ جناب عیسی اللہ جل شانہ کے جنے ہوئے بیٹے ہیں) اللہ کو یہ لائق نہیں کہ وہ کوئی اولاد بنالے وہ پاک ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف وہ اس کے لئے کہتا ہے ہوجا سو وہ ہوجاتا ہے (یعنی اللہ نے جناب مسیح کی تخلیق میں ہوجا فرمایا تو وہ ہو گئے نعوذباللہ جنا نہیں ہے) اور یقینا اللہ میرا اور تمہارا آقا ہے لہذا اسکی تابعداری کرو یہ سیدھا راستہ ہے پھر جماعتوں میں اختلاف ہوگیا تو بڑے دن کا حاضر ہونا ناشکروں کے لئے خرابی ہے انکا سننا اور دیکھنا کیسا ہوگا جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے لیکن یہ ظالم آج صاف گمراہی میں ہیں اور اے مومن انھیں حسرت کے دن سے ڈرا جب معاملہ طے کر دیا جائے گا اور وہ غفلت میں تھے اور تسلیم نہیں کرتے تھے ہم ہی زمین اور جو بھی اس پر ہے اس کے وارث ہونگے (یہ مال و دولت و شہرت و شہوت وجاہ و حشمت سب رہ جائے گی) اور وہ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے

ترجمہ سورہ مریم 41۔۔۔98

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو وہ بڑا سچا تھا نبی بھی تھا جب اس نے اپنے باپ کو کہا اے میرے والد تم کیوں اسکے تابع ہوئے پڑے ہو جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور نہ ہی وہ تجھے کچھ نفع دے سکتا ہے (یہ بتوں کی طرف اشارہ ہے انکی تابعداری اس طرح کہ حق کی تلاش کو انکی خاطر چھوڑ دینا یا ان کے خاطر برائیاں کرنا) اے میرے باپ میرے پاس یقینی بات آچکی ہے جو تیرے پاس نہیں آیا لہذا میرے پیروی کر میں تجھے درست راستے کی رہنمائی کروں گا (جناب ابراہیم نے اپنے باپ کو اپنی پیروی کا حکم دیا معلوم ہوا اسلام میں چھوٹا بڑا کچھ نہیں ہوتا بس حق و باطل ہوتا ہے اور حسن اخلاق و حسن سلوک ہوتا ہر ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئے اور تابعداری صرف اللہ کی کرے اور اسکے حکم پر ہی کسی کی اطاعت کرے) اے میرے باپ ابلیس کی تابعداری مت کر یقینا ابلیس رحمن کا مخالف ہے اے میرے باپ یقینا میں ڈرتا ہوں کہ تجھے اس ہستی کا عذاب پہنچے جو سب پر مہربان ہے پھر تو ابلیس کا ساتھی بن جائے اس نے کہا اے ابراہیم کیا تو میرے سرپرستوں سے منہ موڑ رہا ہے اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے چھوڑ دونگا اور مجھ سے لمبے عرصے کے لئے دور ہوجا (شاید اس

کے بعد جناب ابراہیم کے باپ سے انہیں گھر سے نکال دیا تھا) اس نے کہا تو سلامت رہ جلد میں تیرے لئے اپنے آقا سے معافی مانگوں گا یقیناوہ مجھ پر مہربان ہے (سوال ہے کہ جناب ابراہیم نے کفر کرنے والے باپ کے لئے اللہ سے معافی مانگنے کا وعدہ کیا جب کہ کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام و کفر ہے اور حرام کا وعدہ کرنا حرام کا ارادہ کرنا ہے تو جواب یہ ہے کہ دوسرے مقام پر اللہ نے بتایا ہے کہ جناب ابراہیم کو اپنے باپ کے لئے استغفار وعدہ اس لئے کیا تھا کہ انکی رائے میں اس پر اب تک حجت قائم نہیں ہوئی تھی اور اسکی جہالت اضطراری ہے کہ اس کے لئے ہدایت واضح نہیں ہوئی ہے جب انہیں یہ لگا کہ اس پر کفر ثابت ہوگیا ہے اسکا عذر ختم ہوگیا ہے تو پھر انہوں نے اس کے لئے دعائے مغفرت نہیں کی) اور میں تمہیں اور جن سے تم اللہ کے سوا دعا مانگتے ہو انھیں چھوڑتا ہوں اور میں اپنے آقا سے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ میں اپنے آقا سے دعا کرنے میں نامراد نہ ہوں تو جب اس نے انھیں اور جن سے وہ دعا مانگا کرتے تھے چھوڑ دیا تو ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب دیئے اور ہم نے سب کو نبی بنایا تھا اور ہم نے انھیں اپنی رحمت کا حصہ دیا اور ہم نے ان کے لئے اچھا اور عزت والا تذکرہ بنا دیا اور کتاب میں موسی کو یاد کر (یعنی موسی کو یاد کر جس کا ذکر اس کتاب میں ہے) یقیناوہ منتخب انسان تھا اور بھیجا ہوا نبی تھا اور ہم نے اسے پہاڑ کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے اسے قریب کر کے خفیہ طور پر کلام کرنے والا بنایا اور ہم نے اسے اپنی رحمت کا حصہ دیا اسکے بھائی ہارون کو نبی بنایا اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کر (یعنی اسمعیل کو یاد کر جس کا ذکر اس کتاب میں ہے) وہ وعدے کا سچا اور بھیجا ہوا نبی تھا اور وہ اپنے اہل خانہ کو نماز اور مال کے افضل حصے کا حکم دیا کرتا تھا اور وہ اپنے آقا کے نزدیک مقبول تھا اور کتاب میں ادریس کو یاد کر یقیناوہ بڑا سچا تھا نبی تھا اور ہم نے اسے بلند مرتبے پر فائز کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء ہیں اولاد آدم میں سے اور جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ان میں سے ہیں اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد سے ہیں (بعض نے کہا ہے کہ اسرائیل جناب یعقوب کا نام ہے لیکن اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے بس شبہہ ہے لہذا دونوں کو ایک شخصیت قرار دینے سے اجتناب کرنا چاہیئے) اور جنھیں ہم نے ہدایت دی اور جنھیں ہم نے چنا تھا ان میں سے ہیں جب انھیں عمومی مہربان ہستی کی آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سر جھکاتے ہوئے گر پڑتے تھے پھر اسکے بعد نالائق لوگ خلیفہ بن گئے انھوں نے دین کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی تو عنقریب وہ گمراہی کے انجام کو پہنچیں گے مگر جنھوں نے توبہ کر لی اور قبول کیا اور نیک عمل کیا تو وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر ذرا بھی زیادتی نہ کی جائے گی دائمی رہائش والے باغات ہونگے جنکا وعدہ رحمن نے بالغیب اپنے بندوں سے کیا ہے یقینا اسکا وعدہ آکر رہنے والا ہے وہ لوگ وہاں کوئی لغویات نہ سنیں گے سوائے سلام کے اور انکے لئے ہر وقت وہاں انکی نعمت موجود ہوگی یہ باغ ہے جسکا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انھیں بنائیں گے جو متقی ہوگا ہم تیرے آقا کے حکم سے ہی اترتے ہیں جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے (یہ انکے بارے میں جن پر یہ بات صادق آتی ہے مثلا ملائکہ یہ ان کا ہی قول ہے جسے اللہ نے نقل کیا ہے) اور جو اس کے درمیان ہے صرف اسکی ملکیت ہے اور تیرا آقا بھولتا نہیں ہے آسمانوں اور زمین اور جو بھی انکے درمیان ہے انکا آقا ہے لہذا اسکی تابعداری کر اور اپنی تابعداری پر صبر کر اے بندے کیا تو اسکا کوئی ہم نام جانتا ہے اور انسان کہتا ہے کیا جب

میں مرجاؤں گا توجلد ہی میں زندہ کرکے نکالاجاؤں گا کیا انسان کو یہ یاد نہیں ہے کہ ہم نے اسے پہلے تخلیق کیا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں تھا تو تیرے آقا کی قسم ہم ضرور انھیں اور بڑے سرکشوں کو جمع کریں گے پھر ہم انھیں جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے پھر ہم ہر جماعت سے انھیں نکال لیں گے جو ان میں سب سے زیادہ رحمن کے خلاف سرکش تھے پھر ہمیں ان کے بارے میں خوب علم ہے جو وہاں داخل ہونے کے خوب حقدار ہونگے اور تم میں سے بعض اس (جہنم) کے پاس ضرور حاضر ہوں گے یہ تیرے آقا پر حتمی فیصلہ ہے پھر ہم انھیں نجات دیں گے جنھوں نے پرہیزگاری کی اور ہم زیادتی کرنے والوں کو گھٹنوں کے بل چھوڑ دیں گے اور جب انھیں ہماری واضح آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو ٹھکرانے والے تسلیم کرنے والوں کے بارے میں کہتے ہیں کون سے گروہ کا رتبہ زیادہ بہتر ہے اور کس کی مجلس زیادہ اچھی ہے اور ان سے پہلے ہم کثیر نسلیں مار چکے ہیں انکے اثاثے زیادہ اچھے اور حسین مناظر زیادہ بہتر تھے اے بندے کہہ دے جو گمراہی میں بتلا ہے تو ضرور عمومی مہربان ہستی اسے ڈھیل دے گی حتی کہ جب وہ اسے دیکھ لے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب کو یا پھر قیامت کی گھڑی کو تو جلد ہی وہ لوگ جان جائیں گے کس کی حیثیت گھٹیا اور گروہ زیادہ کمزور ہے اور اللہ ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے جو باقی رہنے والی ہیں یعنی نیکیاں تیرے آقا کے نزدیک انکا بدلہ سب سے بہتر ہے اور انکا انجام بہت اچھا ہے اے بندے تو تیری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے ہماری آیتوں کے ساتھ ناشکری کی (یعنی انکی قدر نہیں کی) اور کہا مجھے مال اور اولاد دی جائے گی کیا وہ غیب کا علم رکھتا ہے یا اس نے رحمن سے کوئی وعدہ کیا ہوا ہے بلکل نہیں جلد ہی ہم اسے لکھ لیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اسکے لئے عذاب میں خوب اضافہ کر دیں گے اور ہم اسکے وارث ہوجائیں گے جس کا وہ ذکر کر رہا تھا (یعنی اسکی دنیا اسکے مرنے کے بعد رہ جائے گی اور اللہ ہی اسکا وارث ہوگا) اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا (یعنی اس کے ساتھ اسکا کوئی حمایتی و مددگار نہیں ہوگا معلوم ہوا قیامت کے دن شفاعت ہونا یہ باطل ہے کسی ناشکرے ناقدرے کی شفاعت نہیں ہوگی) اور انھوں نے اللہ کے سوا آقا بنا لئے ہیں تاکہ وہ انکے لئے قوت کا سامان بنیں گے بلکل نہیں جلد ہی وہ انکی تابعداری کو ٹھکرا دیں گے اور وہ انکے مخالف ہوجائیں گے اے بندے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ناشکروں پر بڑے سرکشوں کو چھوڑ رکھا ہے جنھیں وہ خوب ورغلاتے ہیں لہذا اے مومن ان کے خلاف جلدبازی مت کر ہم انکی صرف گنتی کر رہے ہیں جس دن ہم پرہیزگاروں کو جمع کر کے رحمن کے پاس وفد کی صورت میں لائیں گے اور ہم مجرموں کو جہنم کی طرف ہانک لائیں گے (معلوم ہوا ہر مجرم جہنم میں جائے گا) انھیں سفارش کا اختیار نہ ہوگا لیکن جس نے رحمن سے کوئی عہد کیا ہوا اور انھوں نے کہا رحمن نے اولاد بنائی تم نے سنگین چیز کا ارتکاب کیا ہے آسمان اس کی وجہ سے پھٹنے اور زمین شق ہونے کے قریب ہے اور پہاڑ بلند آواز کے ساتھ گرنے کے قریب ہیں کہ انھوں نے رحمن کے لئے اولاد پکاری اور رحمن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اولاد بنائے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب ہر حالت میں رحمن کے پاس غلام بن کر حاضر ہونگے (اگر ان میں کوئی اولاد بھی ہوتی تو وہ غلام بن کر نہ آتی) اس نے انھیں شمار کر لیا ہے اور انکی خوب گنتی کر رکھی ہے اور سب کے سب اس کے پاس قیامت کے دن تنہا آئیں گے یقینا جنھوں نے تسلیم کیا اور نیکیاں عمل میں لائے ہوں تو جلد رحمن انکے لئے محبت

کردے گا تو ہم نے اسے تیری زبان میں آسان کیا ہے تاکہ تو اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور تو اس سے جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دے (معلوم ہوا قرآن مجید کو کسی وضاحت کی حاجت نہیں وہ خود ہی آسان و واضح ہے نصیحت لینے کے لئے) اوران سے قبل کتنی نسلیں تھی جنھیں ہم نے ہلاکت کردیا کیا تو ان میں سے کسی کو محسوس کرتا ہے یا تو انکی کوئی ہلکی آواز سنتا ہے (یعنی جو اللہ کی آیتوں کے تقاضے پورے نہیں کرتا تو وہ انکے ساتھ ایسا ہی حشر کرتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ بھی یہ ہی حشر کرے گا اگر تم اس کے ساتھ کفر کروگے)

سورۃ طہٰ (سورۃ کا نام)

ترجمہ سورہ طہٰ 1۔۔۔55

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے طہٰ اے بندے ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارکہ تو حرج میں پڑجائے مگر نصیحت کرنے کے لئے اسے جو ڈرتا ہے (یعنی اپنے انجام کے حوالے سے فکر میں ہے برے انجام سے ڈرتا ہے) اس ہستی کی طرف سے نازل کردہ ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو تخلیق کیا ہے وہ ہستی تخت نشین ہے جو سب پر مہربان ہے جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہے اور جو بھی انکے درمیان اور جو زمین کے نیچے ہے اسہی کا ہے اور اگر تو قول کو بلند کرے تو یقینا وہ راز اور سب سے پوشیدہ شیء کو بھی جانتا ہے اللہ کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے سب سے اچھے نام اسہی کے ہیں اور اے بندے کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر نہیں آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا رکہ میں نے آگ محسوس کی ہے تاکہ میں تمہارے پاس اسکا ایک حصہ لاؤں یا میں آگ کی وجہ سے کوئی رہنمائی پاؤں تو جب وہ اسکے پاس آیا تو اسے پکارا گیا اے موسیٰ میں ہی تیرا آقا ہوں لہذا اپنے جوتے اتار دے تو مقدس وادی طوی میں ہے اور میں نے تجھے چنا ہے لہذا جو پیغام خفیہ طور سے تجھے دیا جارہا ہے اسے توجہ سے سن میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے لہذا میری تابعداری کرو اور نماز کو میری یاد کے لئے قائم کر یقینا قیامت کی گھڑی آنے والے ہے میں اسے چھپانا چاہتا ہوں (معلوم ہوا اللہ نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی ہے کہ قیامت کب وقوع پذیر ہوگی کیونکہ وہ اسے چھپانا چاہتا ہے) تاکہ ہر نفس کو اسکا بدل مل جائے جو وہ کوشش کرتا ہے لہذا جو اسے تسلیم نہیں کرتا اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے پھر وہ برباد ہوا ہے وہ تجھے اس سے نہ روکے اور اے موسیٰ وہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے میں اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوں اور میرے لئے اس میں دیگر فوائد بھی ہیں اس نے کہا اے موسیٰ اسے ڈال تو اس نے اسے ڈال دیا تو اچانک وہ حرکت کرتا سانپ بن گیا اس نے کہا اسے پکڑلے اور ڈر مت جلد ہی ہم اسے اسکی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازوں کے ساتھ ملالے تو وہ بغیر کسی خرابی کے نکلے گا یہ دوسری دلیل ہے تاکہ ہم تجھے اپنی بڑی دلیلوں میں سے بعض دیکھائیں فرعون کی طرف جا اس نے سرکشی کی ہے اس نے کہ میرے آقا میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرے معاملے آسان کردے اور میری زبان کی بندش کھول دے کہ وہ لوگ میری بات سمجھ سکیں (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبل حضرت موسیٰ صاف طریقے سے گفتگو نہیں کرسکتے تھے) اور میرے لئے میرے اہل خانہ میں سے ایک پشت پناہ بنادے

میرے بھائی ہارون کو اس سے میری پیٹھ باندھ دے اور اسے میرے کام میں شریک کردے (یعنی اسے بھی رسول بنادے کیونکہ اسی طرح جناب ہارون رسالت پہنچانے سے شریک ہوسکتے ہیں) تاکہ ہم تیری پاکی کا خوب اظہار کریں اور ہم تجھے کثرت سے یاد کریں یقیناً تو ہمیں دیکھنے والا ہے اس نے کہا اے موسیٰ جو تو نے مانگا وہ تجھ دے دیا گیا ہے اور ہم نے تجھ پر دوسری مرتبہ احسان کیا جب ہم نے تیری ماں کو خفیہ طور پر پیغام پہنچایا جو خفیہ طور سے پیغام پہنچایا گیا تھا یہ کہ اسے تابوت میں ڈال پھر اسے سمندر میں ڈال پھر سمندر اسے ساحل پر ڈال دے گا تاکہ میرا اور اسکا دشمن اسے لے لے (یعنی اللہ نے ان کے دل میں ایک تجویز و حیلہ الہام کی) اور ہم نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی تھی اور تاکہ تیری پرورش میری وسعت واحترام کے مطابق کی جائے جب تیری بہن چلی پھر اس نے کہا کیا میں تمہیں اسکے بارے میں نہ بتادوں جو اسکی کفالت کرسکے تو ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اسکی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم مت کر اور تو نے ایک نفس کو قتل کیا پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور ہم نے تجھے خوب آزمایا پھر تو اہل مدین کے درمیان ٹھہرا رہا پھر اے موسیٰ تو موافق ہو گیا (یعنی آزما آزما کر تجھے منصب رسالت کے لئے موافق بنادیا ہے جیسے جب پتھر کو خوبصورت مورت بنانا ہو تو اسے پہلے خوب تراشا جاتا ہے) اور ہم نے تجھے اپنے لئے تیار کیا تیرا بھائی اور تو میری دلیلوں کو لے کر جا اور میری یاد میں سستی نہ کر تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہے پھر تم دونوں اس سے نرم بات کہنا تاکہ وہ نصیحت لے یا ڈرے (کیونکہ اسے نرم نصیحت ہی کارگر ہوتی کیونکہ وہ ایک بادشاہ تھا اسکی رعایا تھی اور حامی و ناصر تھے اسے ڈانٹ کر نصیحت کرنا غیر مناسب تھا) انھوں نے کہا ہمارے آقا ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا حد سے بڑھے اس نے کہا تم دونوں مت ڈرو یقیناً میں تمہارے ساتھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں تو تم دونوں اسکے پاس جاؤ پھر کہنا ہم تیرے آقا کے بھیجے ہوئے ہیں لہذا ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے اور انھیں اذیت مت دے ہم تیرے آقا کی طرف سے تیرے پاس ایک دلیل لائیں ہیں اور سلامتی ان لوگوں پر ہے جو ہدایت کی پیروی کرے گا (معلوم ہوا جب ہدایت کی پیروی نہیں کرے گا وہ دنیا و آخرت میں سلامتی سے محروم رہے گا اور خاص طور پر جنت سے کیونکہ جنت بہت بڑا سلامتی کا مقام ہے اور معلوم ہوا کوئی بھی گناہ گار جو توبہ کے تقاضے پورے کیئے بغیر مرجائے وہ جنت میں کبھی نہیں جائے گا کیونکہ اس سے ہدایت کی اتباع نہیں کی اور آیت کے مطابق ایسا شخص سلامتی سے محروم ہے) ہمارے طرف وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو ٹھکرائے اور منہ موڑے (یعنی اللہ کی اطاعت سے منہ موڑے اسکی فرمانبرداری نہ کرے) اس نے کہا تو اے موسیٰ تم دونوں کا آقا کون ہے اس نے کہا ہمارا آقا وہ ہے جس نے ہر شیء کو اسکی بناوٹ عطا کی اور رہنمائی کی اس نے کہا پہلی نسلوں کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا انکا علم تو میرے آقا کے پاس ہے ایک کتاب میں میرا آقا نہ بہکتا ہے اور نہ بھولتا ہے (معلوم ہوا پہلوں کے معاملات اللہ کے پاس ایک کتاب میں لکھے ہوئے ہیں) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور اس نے تمہارے لئے اس میں راستے بنائے اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے مختلف نباتات کے جوڑے بنائے کھاؤ اور اپنے جانوروں کو چراؤ یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں اسی سے (یعنی اس زمین ہی سے) ہم نے تمہیں تخلیق کیا اور اس ہی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اس ہی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ نکالیں گے

ترجمہ سورہ طہ 56 ۔۔۔ 99

اور ہم نے اسے اپنی ساری آیتیں دیکھائیں تو اس نے ٹھکرایا اور انکار کیا اس نے کہا اے موسی کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ تو ہمیں ہماری زمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے تو ہم ضرور تیرے پاس اس جیسا ہی جادو لائیں گے تو اس کے سوا دوسری جگہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ مقرر کرلے ہم اور تم اسکی مخالفت نہ کریں گے اس نے کہا تمہارے وعدہ کا دن زینت کا دن ہے اور انسانوں کو دن چڑھتے وقت جمع کیا جائے گا تو فرعون نے منہ موڑا پھر اپنی چال جمع کی پھر وہ آیا موسی نے انھیں کہا تمہاری خرابی ہو اللہ پر الزام مت لگاؤ ورنہ وہ تمہیں سزا دے کر تباہ کردے گا اور اس نے نقصان اٹھایا جس نے الزام لگایا ہے تو وہ آپس میں باہم اپنے معاملے میں بحث کرنے لگے اور سرگوشی کی انھوں نے کہا یہ دو جادوگر اپنے دھوکے سے تمہیں تمہاری زمین سے نکالنا چاہتے ہیں اور تمہارے مثالی طریقے کو ختم کرنا چاہتے ہیں (مثالی طریقے سے انہوں نے فرعونی نظام مراد لیا تھا) تو اپنی چال جمع کرو پھر صف میں آؤ آج وہی کامیاب ہوگا جو غالب رہے گا انھوں نے کہا اے موسی تو ڈالے گا یا ہم ہی پہلے ڈالیں اس نے کہا بلکہ تم ہی ڈالو تو اچانک انکی رسیاں اور انکی لاٹھیاں اسے انکی دھوکے کی وجہ سے یہ خیال ڈالنے لگیں کہ وہ حرکت کررہی ہیں تو موسی نے اپنی نفس میں خوف محسوس کیا ہم نے کہا ڈر مت تو ہی حاوی ہوگا اور جو تیرے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے وہ اسے نگل لے گا جو انھوں نے بنایا ہے یقینا جو انھوں نے بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی وہ آئے پھر جادوگر سجدے میں بے ساختہ گرپڑے انھوں نے کہا ہم نے ھارون و موسی کے آقا کو تسلیم کیا اس نے کہا میرے تمہیں اجازت دینے سے قبل ہی تم نے تسلیم کرلیا یقینا یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سیکھایا ہے تو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کو کاٹ کر الگ کردونگا اور میں تمہیں کھجور کے درختوں کی شاخوں میں سولی دونگا اور تم جان جاؤ گے کس کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے انھوں نے کہا جو واضح دلیلیں ہمارے پاس آئی ہیں ان پر اور اس ہستی پر جس نے ہمیں ایجاد کیا ہم تجھے کبھی بھی فوقیت نہیں دیں گے تو جو تو فیصلہ کرنے والا ہے فیصلہ کردے تو صرف دنیاوی زندگی میں ہی فیصلہ کرسکتا ہے ہم اپنے آقا کو تسلیم کرچکے ہیں تاکہ وہ ہماری غلطیوں کو معاف کردے اور اسے بھی جس جادو پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور اللہ بہت بہتر اور خوب باقی رہنے والا ہے یقینا جو اپنے آقا کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو اس کے لئے جہنم ہوگی وہاں نہ مرے گا نہ جئے گا (اور اللہ کی کتاب اس بات پر ناطق ہے کہ جہنم کا عذاب مستقل و دائمی ہے) اور جو اسکے پاس مومن بن کر آئے گا جس نے نیک اعمال بھی کئے ہیں تو انکے لئے بلند درجات ہیں رہائش والے باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ انکا بدلہ ہے جو ستھرے ہوئے اور ہم نے موسی کو وحی کی کہ میرے بندوں کو رات میں لے جا پھر سمندر میں انکے لئے ایک خشک راستہ بنا تو پکڑے جانے سے مت ڈرنا اور نہ ہی گھبرانا پھر فرعون نے اپنی لشکروں کے ساتھ انکا پیچھا کیا تو ان پر سمندر کا وہ حصہ چھا گیا جو ان پر چھا گیا اور فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا اور خود بھی ہدایت نہ لی اے اولاد اسرائیل ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور ہم نے تم سے پہاڑ کی داہنی جانب وعدہ کیا اور ہم نے تم پر ترنجبین اور لوا اتارا جو ہم نے تمہیں خوشگوار نعمتیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اس میں حد سے

نہ بڑھو(یعنی ہماری دی ہوئی نعمتوں کو غلط استعمال مت کرو) ورنہ تم پر میرا غضب اترے گا اور جن پر میرا غضب اترے گا تو وہ تباہ ہوجائے گا اور میں اس کے لئے بہت معاف کرنے والا ہوں جو توبہ کرے اور تسلیم کرے اور نیک عمل کرے پھر ہدایت یافتہ رہے اور اے موسی اپنی قوم کے پاس سے آنے میں تجھ کیوں جلدی ہوئی اس نے کہا وہ میرے چھوڑے ہوئے طریقے پر ہیں اور میرے آقا میں نے تیرے پاس آنے میں جلدی اس لئے کی کہ تو راضی ہوجائے اس نے کہا ہم نے تیرے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈالا دیا ہے اور سامری نے انھیں بھٹکا دیا تو موسی اپنی قوم کی طرف غصے اور افسوس کے ساتھ پہنچا اس نے کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے آقا نے بہترین وعدہ نہ کیا تھا کیا تم پر مدت دراز ہوگئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تمہارے آقا کا غضب تم پر اترے تو تم نے میری وعدہ خلافی کی انھوں نے کہا ہم نے تیری وعدہ خلافی اپنے اختیار سے نہ کی لیکن ہم پر قوم کی زینت کے بوجھ ڈال دیئے گئے (انہوں نے اپنے لوگوں کا سامان زینت مثلاً زیورات و موتی جواہرات وغیرہ اٹھائے) تو ہم نے انھیں پھینک دیا تو سامری نے بھی اسی طرح پھینک دیا پھر اس نے ایک بچھڑے کا جسم نکالا جسکی گائے کی آواز تھی (شاید سامری کو یہ بچھڑا نما مجسمہ اس ہی سامان زینت سے ملا ہوگا) پھر اس نے کہا یہ تمہارا اور موسی کا آقا ہے وہ اسے بھول گیا تو کیا وہ لوگ نہیں دیکھ رہے تھے کہ وہ انھیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ ہی وہ انکے کسی نقصان و نفع کا مختار ہے (معلوم ہوا جب کتاب اللہ پر قدرت ممکن نہ ہو تو عقل سے فیصلہ کرنا اور اسکا فیصلہ ماننا فرض ہے کیونکہ اس آیت میں اللہ نے کتاب موسی نہ ہونے کی صورت میں بنی اسرائیل کو عقل سے فیصلہ کرنے اور اسے تسلیم کرنے کی ہدایت کی) اور ہارون نے انھیں پہلے کہا تھا اے میری قوم تمہیں اس سے صرف آزمایا جارہا ہے اور یقینا تمہارا آقا رحمن ہے لہذا میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو انھوں نے کہا ہم اسی کو لازم پکڑے رہیں گے حتی کہ موسی ہمارے پاس واپس آجائے (کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ اللہ جس کی تابعداری جناب موسی کرتے ہیں وہ یہ بچھڑے کا مجسمہ ہی ہے وہ اتنے جاہل کم عقل لوگ تھے) اس نے کہا اے ہارون جب تو نے انھیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہوچکے ہیں تو تجھے کیا شیء رکاوٹ تھی کہ تو میری پیروی نہیں کی کیا تو نے میرے حکم کی مخالفت کی ہے اس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے میری داڑھی اور میرا سر نہ پکڑ مجھے یہ خوف تھا کہ تو کہتا کہ تو نے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہیں کیا (یعنی اگر بنی اسرائیل کو شرک سے روکا جاتا تو ہر ایک تو اس سے باز نہ آتا بعض باز آتے اور بعض باز نہ آتے یوں انکے درمیان اختلاف و تفریق ہوجاتی) اس نے کہا اے سامری تیرا کیا مسئلہ ہے اس نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انھوں نے نہ دیکھا تو میں نے قاصد کے باقی ماندہ سے ایک مٹھی لی پھر اسے پھینکا اور یوں ہی میرے نفس نے مجھے دھوکہ دیا (شاید یوں ہوا کہ سامری نے ایک مٹھی مٹی بچھڑے کے مجسمے کیطرف پھینکی جو ہوا دوش پر اس سے جا ملی جس کی وجہ سے اس میں گائے کی آواز جیسی غیر معمولی آواز نکلی اور اس نے اس مجسمے کے بارے میں الوہیت کا دعوی کردیا) اس نے کہا تو تو جا تیرے لئے اس زندگی میں یہ ہے کہ تو کہے گا چھونا مت اور تیرے لئے ایک وعدہ اور بھی ہے جس کی وعدہ خلافی تجھ سے نہ کی جائے گی (یعنی اخرت میں عذاب کا وعدہ) اور دیکھ اپنے آقا کو جس کو تو نے لازم کرلیا تھا ہم اسے جلا ڈالیں گے پھر ہم اسے خوب ریزہ ریزہ کرکے سمندر میں بہا دیں گے (اس سے یہ فائدہ ہوگا یہ اس مجسمے کا عجز و

بے بسی لوگوں پر ظاہر ہوگی اور اس کی تذلیل ہوگی تاکہ اس عقیدے کی اچھی طرح حوصلہ شکنی کی جاسکے اور گمراہ لوگ پوری طرح مطمئن ہوسکیں) تمہارا آقا بس اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی تابعداری کے لائق نہیں اسکا علم ہر شیء کو سمائے ہوئے ہے یوں ہی ہم تجھے ماضی کی بعض خبریں بتارہے ہیں اور ہم نے تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا کی ہے

ترجمہ سورہ طہٰ 100۔۔۔135

اور جو اسے نظرانداز کرے گا تو وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسکا بوجھ قیامت کے دن کتنا برا ہوگا جس دن بگل میں پھونکا جائے گا اور ہم مجرمین کو اس دن اندھا کرکے جمع کریں گے وہ آپس میں سرگوشی کریں گے تم صرف دس دن ہی ٹھہرے رہے تھے (یعنی وہ مرنے کے بعد حساب کے دن تک دس دن ٹھہرے رہے ہیں) جو وہ کہیں گے ہم اسے خوب جانتے ہونگے جو ان میں سب سے بہتر طریقے کا ہوگا وہ کہے گا تم صرف ایک دن ہی ٹھہرے رہے تھے (یعنی یہ اس طرح کہ جب ہم سوکر اٹھتے ہیں تو ہمیں علم نہیں ہوتا کہ ہم کتنے گھنٹے کے لئے سوئے تھے جب تک وقت نہ دیکھ لیں یہ اسی طرح ہے کہ مرنے کے بعد اس کا علم نہیں ہوتا کہ کیا ہورہا ہے وہ بے جان و بے حس ہوجاتا ہے اسی کو موت کہتے ہیں میت بے حس و بے جان ہی ہوتی ہے تو وہ بھی یوم حساب جب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو وہ سب کہیں گے یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ مرنے کے بعد کوئی عذاب نہیں ہوتا ورنہ انہیں ضرور علم ہوتا ہے کہ ان پر طویل عرصے سے عذاب ہوتا رہا تھا لیکن انہیں کچھ یاد نہیں لہذا عذاب برزخ کی کہانی جھوٹی ہے) اور اے بندے وہ تجھ سے پہاڑوں کے بارے میں بھی پوچھتے ہیں تو اے بندے کہہ دے میرا آقا اسے خوب ریزہ ریزہ کردے گا پھر وہ اسے صاف میدان بنا چھوڑے گا تو اس میں کوئی ٹیڑھا پن اور نہ ہی کوئی اٹھان دیکھے گا اس دن وہ بلانے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں کوئی مشکل نہ ہوگی اور آوازیں رحمن کے لئے جھک جائیں گی لہذا تو ہلکی آواز بھی نہ سنے گا اس دن سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی مگر جس کو رحمن نے اجازت دی ہو اور اسکے لئے کسی قول پر رضامند ہوجائے (معلوم ہوا روز قیامت کسی کی شفاعت کچھ مفید نہ ہوگی کیونکہ اللہ نے کسی کو بھی شفاعت کرنے کی اجازت نہیں دی ہے) جو انکے آگے ہے اور جو انکے پیچھے ہے وہ اسے جانتا ہوگا اور انکا علم اسکا احاطہ نہیں کرسکے گا اور ذاتیں اس ہستی کی تابع ہیں جو حیات ہے سب کو قائم رکھنے والی ہے اور وہ نقصان اٹھائے گا جس نے ظلم اٹھایا ہو اور جو مومن کوئی نیکی کرے گا تو اسے کسی ناقابل برداشت اذیت اور حملے کا خوف نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے اسے واضح قرآن کی صورت میں نازل کیا ہے اور ہم نے اس میں وعید کو وضاحت سے بتایا ہے تاکہ وہ ڈریں (معلوم ہوا قرآن مجید واضح و ظاہر ہے اس میں تاویل کرنا اس میں مزید تشریح کی گنجائش نہیں جو ایسا کرے گا وہ کفر کا مرتکب ہوگا) یا یہ انکے لئے کوئی نصیحت پیدا کردے (معلوم ہوا اللہ جل شانہ نصیحت جو اس نے نازل کی ہے اسے اس نے ایجاد کیا ہے لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید مخلوق ہے) تو اللہ سچا بلند بادشاہ ہے اور اے بندے تیرے طرف قرآن کا الہام مکمل ہونے سے پہلے ہی اس (قرآن) کے ساتھ جلد بازی مت کر (یعنی جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اسکا مفہوم الہام ہونے سے قبل اسے آگے پڑھنے میں جلد بازی نہیں کرنی ہے جب تک پہلی آیت سمجھ نہ آئے آگے نہیں بڑھنا چاہئے) اور کہہ دے میرے آقا

میرے علم میں اضافہ کراور ہم نے پہلے آدم کو ذمہ داری دی تھی تو وہ بھول گیااور ہم نے اسکا کوئی عزم نہ پایا()اور جب ہم نے ملائکہ کو کہا آدم کو سجدہ کرو توانھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا تو ہم نے کہا اے آدم یقینا یہ تیرااور تیرے جوڑے کا دشمن ہے تو وہ تم دونوں کو اس باغ سے نکال نہ دے ورنہ تو نقصان اٹھائے گا یقینا تیرا وہاں پر یہ فائدہ ہے کہ تجھے بھوک نہیں لگتی اور نہ ہی تو برہنہ رہتا ہے اور تجھے وہاں نہ پیاس نہیں لگتی اور نہ ہی دھوپ لگتی ہے (معلوم ہوا جناب آدم کو اس باغ میں بھوک نہیں لگتی تھی لیکن اسکے باوجود انہیں اس معلون درخت سے کھایا اور یہاں سے ان کفار کا بھی رد ہو گیا جو کہتے ہیں حضرت آدم اس باغ میں نعوذ باللہ ننگے رہتے تھے اور اس بنیاد پر اس واقعے کا رد کرتے ہیں یہ بات دراصل محرف تورات میں لکھی ہوئی ہے جو فی الحال بائبل میں موجود ہے کہ جناب آدم باغ میں برہنہ رہتے تھے اور انہیں نہیں پتا تھا کہ یہ غلط ہے اور وہ ملعون درخت معرفت کا درخت تھا اور اللہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس درخت میں سے کھا کر سمجھ حاصل کرلیں لیکن جب انہوں نے اس درخت سے کھالیا توان پر عیاں ہو گیا کہ انہیں برہنہ نہیں رہنا چاہیئے لیکن قرآن مجید اسکا رد کرتا ہے) تو اس بڑے سرکش نے اسے وسوسہ ڈالا اس نے کہا اے آدم کیا میں تجھے ہمیشگی کے درخت کی رہنمائی نہ کروں اور ایسی بادشاہت کی جو فنا نہ ہو (یعنی اس نے یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ باغ کی نعمتیں تو ایک نہ ایک دن تمہاری موت پر ختم ہو جائیں گیں لیکن اس درخت سے کھانے سے تم فرشتے بن جاؤگے اور تمہیں موت نہیں آئے گی اور باغ کی نعمت منقطع نہیں ہوں گیں) پھر ان دونوں نے اس میں سے کھایا توان پر انکی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ جنت کے پتوں کا حصہ خود پر چپکانے لگے (معلوم ہوا عورت کے ساتھ ساتھ مرد کا بھی ستر ہوتا ہے جسے چھپانا ہو گا اس آیت کو بتا کر اللہ تعالی مردوں کو نصیحت کر رہا ہے کہ انہیں اپنا ستر چھپانا ہے اور آیت کا ظاہر ہے کہ اک دم سے مرد جب برہنہ سامنے آئے تو وہ جو چھپائے گا وہی حضرت آدم نے برہنہ ہونے پر چھپایا تھا لہذا وہی مرد کا ستر ہے) اور آدم نے اپنے آقا کی مخالفت کی تو وہ گمراہ ہو گیا (یعنی بد عملی اور بد عقیدگی میں بتلا ہو گئے کیونکہ ایک توانہوں نے ابلیس کی دعوت کی وجہ سے شجرہ معلونہ میں خیر وہمیشہ کی بادشاہت کا گمان کر لیا جو کہ باطل تھا اور اس پر عمل بھی کیا تو وہ عملی اور اعتقادی دونوں اعتبار سے گمراہ ہو گئے تھے) پھر اسکے آقا نے اسے چنا پھر اسکی توبہ قبول کی اور رہنمائی کی (توبہ کر کے پھر ہدایت پر آ گئے) اس نے کہا تم دونوں وہاں سے اترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ہو (اس طرح کہ شجرہ ملعونہ سے کھانے پر تم نے ایک دوسرے کی مدد کی یا ایک دوسرے کو روکا بھی نہیں یہ دشمنی ہے) پھر اگر تمہارے پاس میرے جانب سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ بھٹکے گا اور نہ ہی نامراد ہو گا اور جو بھی میری نصیحت کو نظرانداز کرے گا تو اسکی زندگی کا سامان تنگ ہو جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا جمع کریں گے (معلوم ہوا ہر اللہ کے نافرمانی کے لیئے روز حساب عذاب ہے اور روز حساب عذاب صرف کفار کو ہے جیسا کے متعدد آیات سے ثابت ہے لہذا اللہ کا ہر نافرمان کافر ہے) وہ کہے گا میرے آقا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں جمع کیا میں تو انکھیارا تھا وہ کہے گا ہماری آیتیں بھی اسی طرح تیرے پاس آئیں تھیں تو انھیں تو نے ترک کر دیا (یعنی انکی معرفت حاصل نہیں کی اور ان پر عمل نہیں کیا) اور آج تجھے ترک کیا جا رہا ہے اور یوں ہی ہم انھیں بدلہ دیتے ہیں جو زیادتی کرے اور اپنے آقا کی آیتوں کو تسلیم نہ کرے اور آخرت کی

سزا بڑی سخت اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی ہے تو کیا انھیں اس بات سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے نسلوں کو مار ڈالا جو اپنی رہائش گاہوں میں چلتے تھے یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے ضرور دلیلیں موجود ہیں اور اگر تیرے آقا کی طرف سے بات سبقت نہ لے گئی ہوتی تو ضرور وہ لازم ہو جاتا اور ایک مقرر مدت موجود ہے لہذا جو باتیں وہ کرتے ہیں اسے برداشت کر اور طلوع آفتاب سے قبل اور اسکے غروب سے قبل اپنے آقا کی حمد کے ساتھ پاکی کا اظہار کر اور رات کی گھڑیوں میں پاکی کا اظہار کر اور دن کے کناروں میں بھی تاکہ تو راضی ہو اور اپنی آنکھیں اس کی طرف دراز مت کر جس کے ذریعے ہم نے انکے جوڑوں کو مہلت بخشی ہے یہ دنیاوی زندگی کی خوشنمائی ہے تاکہ ہم انھیں اس کی وجہ سے فتنے میں ڈالیں (معلوم ہوا نافرمانوں کی وہ نعمتیں جن سے انکے ازواج خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں انکی طرف نہیں دیکھنا چاہئے) اور تیرے آقا کی نعمت بہت بہتر اور بہت باقی رہنے والی ہے اور اے بندے اپنی اہل خانہ کو نماز کا حکم دے اور اس پر صبر کر ہم تجھ سے کوئی نعمت نہیں مانگتے ہم تو تجھ نعمت دیتے ہیں اور انجام تو پرہیزگاری کا ہے (یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ جو پرہیزگاری نہیں رکھتا اسکا انجام اچھا نہیں ہے لہذا یہ کہنا باطل ہے کہ گناہ گار کبھی نہ کبھی جنت میں ضرور جائیں گے جب کہ وہ شرک اکبر سے بچتے ہوں کیونکہ یہ اچھا انجام ہے اور اچھا انجام پرہیزگاری کا ہے نافرمانی کا نہیں) اور انھوں نے کہا وہ ہمارے پاس اسکے آقا کی طرف سے کوئی دلیل کیوں نہ لاتا کیا جو باتیں پہلے صحیفوں میں تھیں انکے پاس انکی واضح دلیل نہیں آئی تھی اور اگر ہم انھیں اس سے پہلے ہی مار ڈالتے تو ضرور وہ کہتے ہمارے آقا تو نے ہماری طرف کوئی خبر لانے والا کیوں نہیں بھیجا کہ ہم اپنے ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیری دلیلوں کی پیروی کرتے (تو اللہ تعالی نے مرسلین اس لئے بھیجے کہ باقی لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور انکا عذر باقی نہ رہے اور وہ مرسلین کتابیں لا چکے ہیں اللہ کی جانب سے کتاب آچکی ہے اب اگر کوئی گناہ کرے تو اسکا کوئی عذر نہیں کہ کتاب موجود تھی اس نے اسے پڑھ کر عمل کیوں نہیں کیا) کہہ دے سب منتظر ہیں تو تم بھی انتظار کرو پھر جلد ہی تم جان جاؤ گے کون درست راستے والا ہے اور ہدایت یافتہ کون ہے

سورۃ الأنبياء (اللہ کی خبر پہنچانے والے)

ترجمہ سورۃ الانبیاء 1 - - - 50

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے انسانوں کا حساب قریب آگیا ہے اور وہ غفلت میں مبتلا نظر انداز کئے ہوئے ہیں جب بھی انکے پاس انکے آقا کی طرف سے نصیحت آتی ہے جو مخلوق ہوتی ہے تو وہ اسے لاپرواہی سے سنتے ہیں انکے دل غافل ہوتے ہیں اور انھوں نے یعنی ظالموں نے سرگوشی کی یہ تمہارے جیسا ایک انسان ہونے کے سوا اور کیا ہے تو کیا تم سمجھنے کے باوجود دھوکے کے پاس آتے ہو اس نے کہا میرا آقا آسمان اور زمین میں موجود قول کو جانتا ہے اور وہ سننے والا خوب علم والا ہے بلکہ انھوں نے کہا پیچیدہ خواب ہیں بلکہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہے تو اسے ہمارے پاس کوئی کرشمہ پیش کرنی چاہئے جسطرح پہلے والے بھیجے گئے تھے ان سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا انہوں نے تسلیم نہیں کیا تھا تو کیا یہ لوگ تسلیم کریں گے اور اے نبی تجھ سے پہلے ہم نے

جب بھی کسی کو بھیجا تو مرد ہی تھے جنکی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے تو اگر یقین نہ ہو تو اہل نصیحت سے پوچھ لو اور ہم نے انھیں ایسا جسم نہ دیا جو وہ کھاتے نہ تھے اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہم نے ان سے وعدہ سچا کر دیکھایا تو ہم نے انھیں اور جنھیں ہم چاہتے تھے نجات دی اور ہم نے زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کیا ہم تمہاری طرف ایک صحیفہ اتار چکے ہیں جس میں تمہارے لئے نصیحت موجود ہے تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرو گے اور ہم نے بہت ساری بستیاں ہلاک کر دیں وہ ظالم تھے اور ہم نے انکے بعد دوسری قوم کو پیدا کر دیا تو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو اچانک وہ وہاں سے فرار ہو گئے بھاگو مت اور وہاں لوٹ جاؤ جہاں تم عیش و عشرت میں تھے اور اپنی رہائش گاہوں کی طرف لوٹو تا کہ تم سے پوچھا جائے (یعنی الہامی طور پر پوچھا جائے کہ جس دنیا کی بنیاد پر تم اللہ جل شانہ سے تکبر کیا کرتے تھے اسکا حشر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کیا یہ تمہیں نفع دے رہی ہے تمہیں عذاب خداوندی سے نجات دے رہی ہے) انھوں نے کہا اے ہماری خرابی ہم ظالم تھے تو انکی یہ پکار لگی رہی حتیٰ کہ ہم نے انھیں کٹا ہوا بجھا ہوا کر دیا اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو بھی انکے درمیان ہے انھیں غفلت کے ساتھ تخلیق نہیں کیا (یعنی بے مقصد اور بغیر کسی اصول و ضوابط کے بنا دیتے جس کا کوئی ضابطی نظام نہ ہوتا کیونکہ غفلت کے ساتھ تخلیق بے نظم و ضبط ہوتی ہے) اگر ہم غفلت سے بنانا چاہتے تو ہم اسے ضرور اپنی طرف سے بنا دیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں پھر وہ اسکا مغز نکال دیتا ہے تو فوراً وہ مٹ جاتا ہے اور تمہارے لئے جو تم کہتے ہیں اس میں خرابی ہے اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اسی کی ملکیت ہیں (معلوم ہوا انسان دراصل کسی شیء کا مالک نہیں ہوتا وہ کاسب ہوتا ہے وہ کسب کرتا ہے تو اللہ اسے اپنی ملکیت استعمال کرنے کے لئے اسکے سپرد کر دیتا ہے) اور جو اسکے پاس ہیں وہ اپنی تابعداری سے تکبر نہیں کرتے اور نہ ہی وہ اکتاتے ہیں وہ رات اور دن پاکی کا اظہار کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے (جو اسکے پاس ہیں یہ جملے آسمانی ذی حیات مخلوق سے کنایہ ہے تو معلوم ہوا آسمانی فرشتے اور ارواح مثلاً روح القدس جبریل یہ سب گناہوں اور اللہ کے حکم کی بجا آوری میں کسی بھی قسم کی خطا یا سستی سے بھی پاک ہیں) یا انھوں نے زمین میں سے اور آقا بنا لئے ہیں جو زندہ کر سکتے ہیں اگر ان دونوں میں (یعنی زمین و آسمان میں) سوائے اللہ کے اور آقا ہوتے تو ان میں بگاڑ آجاتا تو اللہ اس سے پاک ہے جو وہ کہتے ہیں تخت کا آقا ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا اور ان لوگوں کا محاسبہ کیا جائے گا یا انھوں نے اسکے سوا اور آقا بنا لئے ہیں اے بندے کہہ دے اپنی دلیل پیش کرو (معلوم ہوا سچا ہونے کے لئے دلیل کا ہونا ضروری ہے اہل باطل کے پاس باطل کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہوتی بس شبہات ہوتے ہیں جنہیں وہ دلیل کا نام دے رہے ہوتے ہیں یا پھر شبہہ بھی نہیں ہوتا پہلے صورت میں مخالف مجتہد خاطئ کہلاتا ہے وہ گناہ گار نہیں ہوتا اور دوسری صورت میں وہ کافر کہلاتا ہے کیونکہ وہ بغیر عذر کے اللہ سے اختلاف کر رہا ہوتا ہے) جو میرے ساتھ ہیں اور جو مجھ سے پہلے ہیں یہ ان کے لئے نصیحت ہے بلکہ ان میں سے اکثر سچ نہیں جانتے کیونکہ وہ نظر انداز کرتے ہیں اور اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے جب بھی کوئی رسول بھیجا تو ہم اسکی طرف یہ وحی کیا کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی تابعداری کا لائق نہیں ہے لہذا میری تابعداری کرو (یعنی ہر نبی کی یہ ہی تبلیغ رہی ہے کہ تابعداری کے لائق صرف اللہ ہے اسکے سوا ہماری کوئی حاکم و آقا نہیں

ہے جس کے ہم محکوم ہوں) اور انھوں نے کہا رحمن نے اولاد بنائی وہ پاک ہے بلکہ وہ (جنہیں انہوں نے اولاد مانا ہے) عزت دار بندے ہیں وہ اس سے کلام میں آگے نہیں بڑھتے اور وہ صرف اسکے حکم کی تعمیل کرتے ہیں جو بھی انکے آگے ہے اور جو بھی انکے پیچھے ہے وہ اسے جانتا ہے اور وہ سفارش نہیں کرسکیں گے مگر جس کے لئے وہ راضی ہوجائے (یعنی جن لوگوں سے اللہ راضی ہوگا وہ انہی کی شفاعت کرسکیں گے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ گناہ گاروں کے لئے شفاعت نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ اسکے مستحق ہیں) اور وہ اسکے ڈرکی وجہ سے اجتناب کرتے ہیں (یعنی اللہ کے ڈرکی وجہ سے وہ برائی سے اجتناب کرتے ہیں) اور ان میں سے جو کہے گا اس کے سوا میں آقا ہوں تو ہم اسے بدلے میں جہنم دیں گے یوں ہی ہم نافرمانوں کو بدلہ دیتے ہیں (یعنی جنہیں مشرکین سے اللہ کی بیٹیاں بنالیا ہے یعنی فرشتے یا ارواح القدس بھی تو یہ بھی اگر اپنے لئے دعوئے الوہیت کریں تو اللہ جل شانہ انہیں بھی جہنم کی آگ میں جھونک دے گا معلوم ہوا آسمانی فرشتے بھی گناہ پر قادر ہوتے ہیں لیکن کرتے نہیں ہیں ایسا نہیں ہے کہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتے کیونکہ یہ جملہ جو اللہ نے فرمایا تب ہی کہا جاسکتا ہے جب وہ گناہ کرسکتے ہوں) کیا ناشکروں نے غور نہ کیا کہ سارے آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے ہم نے انھیں الگ الگ کیا (یعنی یہ ہماری زمین یا تو پہلے آسمانوں میں تھی یا پھر یہ آسمان اس جگہ بھی سمایا ہوا تھا جہاں اب زمین موجود ہے) اور ہم نے ہر زندہ شیء کو پانی سے بنایا ہے تو کیا وہ تسلیم نہیں کریں گے (یعنی کیا ناشکروں غور نہیں کیا کہ اللہ نے ہر زندہ مخلوق پانی سے تخلیق کی ہے اس میں فرشتے بھی شامل ہیں اور جنات فرشتوں کی ہی ایک قسم ہے اور ابلیس نے خود کہا تھا کہ وہ آگ سے بنا ہے اور وہ فرشتہ تھا یعنی فرشتے آگ سے بنے ہیں لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ پانی سے نہیں بنے جیسے انسان مٹی اور پانی سے بنا ہے فرشتے آگ اور پانی سے بنے ہیں اور اللہ ہر شیء پر خوب قدرت رکھتا ہے) اور ہم نے زمین میں میخیں ڈالی ہیں اس خطرے سے کہ وہ انھیں لے کر لڑک پڑے (میخیں یعنی پہاڑ تو اگر پہاڑ نہ ہوتے سائنس بھی اسکی گواہی دیتی ہے کہ زمین میں ٹھہراؤ نہ رہتا اور طوفان رہتا اور زمین حرکت کرتی رہتی اور یہ ہی بات اللہ جل شانہ نے کی ہے) اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بھی بنائے ہیں تاکہ بھٹک نہ جائیں (ورنہ اگر زمین میدان ہوتی تو راستوں کا علم نہ ہوتا اور منزل سمجھ نہیں آتی کہ جانا کہاں ہے) اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا ہے (کہ سورج کے مضر شعاعیں تم نقصان نہیں پہنچاتیں وغیرہ تحفظاتی فوائد ہیں) اور وہ ہماری دلیلوں کو نظر انداز کردیتے ہیں (یعنی یہ سب اللہ کے حق ہونے اسکی عزت وجلالت پر دلیلیں ہیں لیکن پھر بھی وہ ناشکری کرکے انہیں نظر انداز کرتے ہیں) اور وہ ہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تخلیق کیا سب ایک دائرے میں تیر رہے ہیں (پہلے سائنس دان سورج کی حرکت کے منکر تھے وہ کہتے تھا کہ سورج ایک جگہ اور زمین اسکے گرد حرکت کرتی ہے لیکن اب انکا بیانیہ بدل گیا ہے وہ کہتے ہیں سورج بھی ایک خاص ضابطے سے حرکت کرتا ہے تو اللہ بلند وبالا ہستی ہر عیب سے پاک ہے) اور اے بندے ہم نے تجھ سے قبل کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہ رکھی تو کیا اگر تو مرجائے گا تو وہ ہمیشہ رہیں گے (یعنی تجھ سے پہلے جب ہم نے کسی کو ابدی زندگی نہیں دی تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہ سکتے ہیں معلوم ہوا نبی سے پہلے ہم سے پہلے اللہ نے کسی کو ابدی زندگی نہیں دی لہذا یہ کہنا کہ عیسی مسیح اب تک زندہ ہیں یا جناب الیاس وحضر اب تک زندہ ہیں یہ باطل ہے) ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا

ہے (ہر نفس پر موت آئے گی اس میں ہر مخلوق شامل ہوگئی سارے انسان و فرشتے اور جانور اور جبریل و میکال سب) اور ہم تمہارا برائی اور بھلائی کے ذریعے امتحان لیتے ہیں (یعنی مصیبت و راحت پہنچا کر) اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے اور (اے جھوٹے آقاؤں پر تنقید کرنے والے) جب ناشکری کرنے والے تجھے دیکھتے ہیں تو تیرا مذاق ہی بناتے ہیں کیا یہ ہے جو تمہارے آقاؤں پر تنقید کرتا ہے اور وہ رحمن کے نصیحت کے ناشکرے ہیں انسان کو جلدباز تخلیق کیا گیا جلد ہی میں تمہیں اپنی دلیلیں دیکھاؤں گا لہذا جلدبازی مت مچاؤ اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو کاش کہ ناشکروں کو اسکا علم ہوتا جب وہ اپنے چہروں اور پیٹھوں سے آگ دور نہ کر پا رہے ہونگے اور نہ ہی انکی مدد کی جارہی ہوگی بلکہ وہ انکے پاس اچانک ہی آجائے گی پھر وہ انھیں حیران کردے گی پھر وہ اسے لوٹا نہ سکیں گے اور نہ ہی انھیں مہلت دی جائے گی اور تجھ سے پہلے والے خبر رساؤں کا استخفاف کیا جا چکا ہے تو ان میں سے جنھوں نے ہلکے میں لیا تھا انھیں اس نے گھیر لیا جسکا وہ استخفاف کیا کرتے تھے (یعنی جب نبی انکے پاس آتے تو یہ انکے پیغام کے مطابق نہ چلتے تو جو لوگ ایسا کیا کرتے تھے انہیں اس عذاب نے گھیر لیا جسے وہ غیر سنجیدہ لیا کرتے تھے) اے بندے کہہ دے وہ کون ہوگا جو تمہیں رحمن سے رات اور دن میں بچالے گا بلکہ وہ اپنے آقا کی نصیحت سے منہ موڑ لیتے ہیں یا ان کے اور آقا ہیں جو انھیں ہمارے خلاف بچالیں گے وہ تو اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ ہمارے مددگار ہیں بلکہ ہم نے انھیں اور انکے بزرگوں کو مہلت دی حتیٰ کہ ان پر مدت دراز ہوگئی تو کیا وہ غور نہیں کر رہے ہیں کہ ہم زمین کو انکے اطراف سے کم کرتے آرہے ہیں تو کیا وہ غالب آجائیں گے (یعنی جب اطراف سے زمین ہم کم کر رہے ہیں تو کیا یہ لوگ اسے روک کر ہمارے خلاف غالب آسکتے ہیں بلکل نہیں۔ معلوم ہوا زمین اپنے اطراف سے ہلکے ہلکے کم ہو رہی ہے آج کی سائنس بھی اسکی تصدیق کر رہی ہے کہ زمین کے اطراف سمندر کے پانی میں ڈوبتے جا رہے ہیں یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے جس نے یہ بات چودہ صدیوں پہلے ہی بتادی جب جدت کا نام و نشان بھی نہیں تھا) اے مومن کہہ دے میں تمہیں صرف وحی سے ڈراتا ہوں اور بہرے پکار نہیں سن سکتے جب انھیں ڈرایا جائے (نافرمانوں کو اللہ نے بہروں سے تشبیہ دی کہ یہ بھی انکی طرح تنبیہ و تخویف نہیں سنتے) اور اگر انھیں تیرے آقا کے عذاب کا حصہ پہنچے تو ضرور وہ کہیں گے اے ہماری خرابی ہم تو نافرمان تھے اور ہم روزِ قیامت عدل و انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی نفس پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا اگر رائی کے دانے برابر بھی شیء ہوگی تو ہم اسے پیش کردیں گے اور ہمارا حساب لینا کافی ہے اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو دلیل عطا کی اور نور اور نصیحت ڈرنے والوں کے لئے جو اپنے آقا سے بالغیب ڈرتے ہیں اور وہ لمحہ قیامت سے ڈرتے ہیں اور یہ نصیحت مبارک ہے جس کو ہم نے اتارا تو کیا تم اسکے منکر ہو

ترجمہ الانبیاء 51۔۔۔112

اور ہم نے ابراہیم کو پہلے سمجھداری دے دی تھی اور ہم اسے جانتے تھے جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو کہا یہ مجسمے کیا ہیں جن کی تم پابندی کرتے ہو انھوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں کو انکا تابعدار پایا ہے اس نے کہا تم اور تمہارے بزرگ صاف گمراہی میں بتلا ہیں انھوں نے کہا کیا تو سچ کہہ رہا ہے یا تو مذاق کر رہا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ تمہارا آقا وہ ہے جو سارے آسمانوں اور زمین کا آقا ہے جس نے

انھیں ایجاد کیا ہے اور ہم اس پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں تمہارے پلٹ جانے کے بعد تمہارے بتوں کے ساتھ چال چلوں گا پھر اس نے انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ان کے لئے جو بڑا تھا اس کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اسکی طرف رجوع کر سکیں انھوں نے کہا ہمارے آقاؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا یقیناوہ ظالم ہے انھوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان لڑکے کو انکے عیب نکالتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں انھوں نے کہا اسے لوگوں کے روبرو پیش کرو تاکہ وہ گواہی دیں انھوں نے کہا اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے آقاؤں کے ساتھ یہ کیا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ ان میں سے جو بڑا ہے اس نے ہی یہ کیا ہے اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے پوچھ کر دیکھ لو تو وہ اپنے نفس کی طرف لوٹے پھر انھوں نے کہا تم تو ظالم ہو پھر انھوں نے اپنے سروں کو ذلت سے جھکا لیا تجھے معلوم ہے کہ یہ بول نہیں سکتے اس نے کہا تو کیا تم اللہ کے سوا اسکے تابع ہو گئے ہو جو نہ تمہیں نفع دے سکتے ہیں نہ تمہیں نقصان دے سکتے ہیں تم پر اور جنکی تم اللہ کے سوا تابعداری کرتے ہیں ان پر تف ہے تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے انھوں نے کہا اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو اسے جلادو اور اپنے آقاؤں کی نصرت کرو ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا (لیکن آیت میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ انھوں نے امام الناس ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں پھینک دیا تھا) اور ہم نے اس سے (یعنی آگ ٹھنڈی اور سلامتی کرنے سے) ایک چال کا ارادہ کیا پھر ہم نے انھیں خوب نقصان میں ڈال دیا اور ہم اسے اور لوط کو نجات دے کر اس زمین کی طرف لے گئے جہاں ہم نے جہانوں کے لئے برکت رکھی اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب مزید دیئے اور ان سب کو ہم نے نیک بنایا اور ہم نے انھیں ائمہ بنایا تھا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے انکی طرف بھلائیوں کو انجام دینے اور نماز قائم کرنے اور مال کا افضل حصہ دینے کی وحی کی اور وہ ہمارے تابعدار تھے اور لوط کو ہم نے شریعت اور علم دیا اور ہم نے اسے اس بستی سے نجات دی جو برے کام کرتے تھے یقیناوہ برے لوگ نافرمان تھے اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل کیا یقیناوہ نیک تھا اور نوح نے پہلے پکارا تو ہم نے اسکی دعا قبول کی تو ہم نے اسے اور اسکے اہل خانہ کو کرب عظیم نجات دی اور ہم نے اسے اس قوم سے بچایا جنھوں نے ہماری آیتوں کو ٹھکرایا تھا یقیناوہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو غرق کیا اور داود اور سلیمان نے جب کھیت کے بارے میں فیصلہ کیا جب اس قوم کی بکریاں وہاں چری تھیں اور ہم انکے فیصلے کے گواہ تھے تو ہم نے سلیمان کو وہ (یعنی حق فیصلہ) سمجھا دیا تھا اور سب کو ہم نے شریعت اور علم دیا تھا اور ہم نے داود کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کر دیا وہ پاکی کا اظہار کرتے تھے (یعنی زبان حال سے یا زبان قال سے یا دونوں سے اور گر زبان قال سے اللہ کی پاکی کا اظہار کرتے ہوں تو یہ جناب داوَد کا معجزہ ہوگا) اور پرندے بھی (پاکی کا اظہار کرتے تھے) اور ہم کرنے والے ہیں اور ہم نے اسے تمہارے لباسوں کا بناوٹ کا علم دیا تاکہ وہ تمہیں تمہاری اذیت سے محفوظ رکھیں (یعنی وہ دفاعی لباس زرع وغیرہ) تو کیا تم شکر گزاری کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا کو (تابع کر دیا) جو اسکے حکم سے اس زمین کی طرف جاتی تھیں جہاں ہم نے خیر رکھی تھی اور ہم ہر شیء کے عالم ہیں اور بعض شیاطین ایسے تھے جو اس کے لئے غوطے لگاتے تھے اور وہ اسکے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم انکے محافظ تھے اور ایوب نے جب اپنے آقا کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اسکی دعا قبول کی پھر ہم نے اسے دور کیا جو تکلیف اسے

لاحق تھی اور ہم نے اسے اسکے اہل خانہ اور انکے جیسے انکے ساتھ مزید عطا کئے ہماری جانب سے رحمت کے طور پر تھا اور یہ نصیحت تابعداروں کے لیئے ہے اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (حصے والا) سب صبر کرنے والے تھے اور ہم نے انھیں اپنی رحمت میں داخل کیا وہ نیکوں میں سے تھے اور مچھلی والا جب ناراض ہو کر چلا گیا پھر اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر قادر نہ ہوسکیں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں تو پاک ہے میں ہی نافرمان تھا تو ہم نے اسکی دعا قبول کی اور ہم نے اسے غم سے نجات دی اور یوں ہی ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں اور زکریا نے اپنے آقا کو پکارا میرے آقا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے تو ہم نے اسکی دعا قبول کی اور ہم نے اسے یحیی عطا کیا اور ہم نے اسکی زوجہ کی اصلاح کی یقینا وہ بھلائیوں میں مقابلہ کیا کرتے تھے اور وہ ہم سے رغبت سے اور ڈر سے دعا کیا کرتے تھے اور وہ ہمارے تابع تھے (معلوم ہوا انبیا کرام کی سنت ہے کہ وہ صرف اللہ ہی سے دعا مانگتے تھے لہذا ہمیں بھی انکے طریقے پر چلتے ہوئے صرف اللہ جل شانہ سے ہی دعا کرنی چاہیئے اور اللہ کے سوا کسی کے تابع نہیں ہونا چاہیئے) اور وہ عورت جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی تو ہم نے اس میں اپنی جان میں سے ایک حصہ پھونک دیا اور ہم نے اسے اور اسکے بیٹے کو جہانوں کے لیئے دلیل بنادیا (یعنی جناب مریم اور عیسی مسیح تو یہ غیر معمولی طریقے سے اولاد ہونا اور ان کے بیٹے عیسی مسیح علیہ السلام کے معجزے یہ سب سارے جہاں کے لیئے ہمارے آقا کی طرف سے دلیلیں ہیں) یقینا یہ تمہاری جماعت ہے ایک جماعت ہے اور میں تمہارا آقا ہوں لہذا میری تابعداری کرو (معلوم ہوا تابعداری کی وجہ آقا ہونا ہے جو ہمارا آقا نہیں ہم اسکے تابعدار نہیں ہوسکتے اور جو اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری کرے وہ کافر و مشرک ہے اور اگر اسلام کا دعوی کرتا ہے تو وہ بدترین مشرک منافق ہے) اور انھوں نے اپنے مذہب کو آپس میں تقسیم کرلیا (یعنی ان میں سے کسی نے پورے دین کی تصدیق نہیں کی بلکہ ایک فرقے نے بعض آیتوں کی تصدیق کی اور بعض کی تکذیب کی اپنے عمل سے یا اپنے اعتقاد سے اور یہ ہی کام دوسرے فرقے نے کیا کہ اپنے مخالف فرقے کی آیتوں کی تکذیب کی اور باقی کی تصدیق کی اس میں فرقہ پرستی بھی شامل ہے یوں ہی لوگ بھی اس میں شامل ہیں جو پورے دین پر عمل نہیں کرتے بعض احکام پر عمل کرتے ہیں اور بعض احکام پر نہیں لیکن پورے دین کی معرفت رکھتے ہیں یہ سب کفار منافقین ہیں اسے تصدیق عملی اور تکذیب عملی کہتے ہیں) سب ہماری طرف واپس آنے والے ہیں تو جو نیکیاں کرے اور دل سے تسلیم کرنے والا بھی ہو تو اسکی کوشش کی کوئی ناشکری نہیں ہوگی اور ہم اسے لکھنے والے ہیں اور وہ بستی جنھیں ہم نے مار ڈالا ان پر حرام ہے کہ وہ واپس نہ آئیں حتی کہ جب یاجوج اور ماجوج کو کھولا جائے گا اور وہ ہر ٹیلے سے پھسلتے ہونگے اور سچا وعدہ قریب آگیا ہے پھر فوراً وہ ناشکروں کی آنکھوں کو جھکا دے گی (وہ کہیں گے کہ) اے ہماری خرابی ہم اس کے حوالے سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے تم (یعنی تم لوگ جو نافرمان بزرگوں کی تابعداری کرتے ہو) اور اللہ کے سوا جنکی تم تابعداری کرتے ہو جہنم کا ایندھن ہونگے تم اس کے پاس آؤ گے اگر وہ آقا ہوتے تو اسکے پاس حاضر نہ ہوتے اور یہ سب وہاں رہیں گے وہاں انکی سخت آواز نکلے گی اور وہاں انھیں سنا نہیں جائے گا (یعنی وہاں ان کی بات نہیں مانی جائے گی) یقینا ہماری طرف سے جن کے لیئے بڑی بھلائی سبقت کر گئی ہوگی وہ لوگ اس سے دور کیئے جائیں گے وہ

لوگ (یعنی اہل نجات) اسکی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی نفس کی خواہشات میں ہمیشہ رہیں گے وہ سب سے بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی اور ملائکہ ان سے ملاقات کریں گے یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا جس دن ہم آسمان لپیٹ دیں گے جیسے کاتب کتابیں لپیٹتا ہے جسطرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا ہم اسے لوٹائیں گے (یعنی سب کچھ ختم کرکے دوبارہ ابتدا سے تخلیق کا آغاز کریں گے) یہ ہم پر لازمی وعدہ ہے ہم کرنے والے ہیں اور ہم نصیحت کے بعد زبور میں یہ لکھ چکے ہیں کہ میرے نیک بندے زمین کے وراث ہوجائیں گے (یعنی یہ کفار فاسقین ابھی اس دنیا پر اللہ کی ناشکریاں کرتے ہیں جب اسکی دوبارہ تخلیق ہوگی تو اس زمین کے وراث محض نیک لوگ ہی ہونگے اور انہیں جہنم میں سڑایا جائے گا) یقیناً اس میں تابعداروں کے لئے ضرور پیغام موجود ہے اور (اے مؤمن) ہم نے تجھے صرف جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے کہہ دے میرے طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا آقا صرف ایک آقا ہے تو کیا تم فرمانبردار ہوتے ہو تو اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دے میں نے تمہیں برابر تبلیغ کردی ہے اور مجھے نہیں پتا کہ جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی یہ قیامت اور حساب کتاب کا وعدہ) وہ قریب ہے یا دور ہے یقیناً وہ ظاہر بات کو جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور میں نہیں جانتا (معلوم ہوا قیامت کب آئے گی یہ نبی کو پتا تھا نہ کسی اور انسان کو پتا ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے) ممکن ہے یہ تمہیں (قیامت و روز حساب کے وقت سے) انجان رکھنا تمہارے لئے امتحان ہو اور ایک وقت تک کی مہلت ہو اے مومن کہہ دے میرے آقا حق کے ساتھ فیصلہ کر اور ہمارا آقا سب پر مہربان ہے جس سے اس کے خلاف مدد لی جاتی ہے جو کچھ تم کہتے ہو

سورۃ الحج (حج)

ترجمہ آیات حج 01۔۔۔16

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے اے انسانوں اپنے آقا سے ڈرو یقیناً قیامت کی گھڑی ایک بڑی شیء ہے جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اسے بھول جائے گی جسے اس نے دودھ پلایا ہوگا اور ہر ذات اپنا بوجھ اٹھائے گی (یعنی اپنے گناہوں کے بوجھ) اور اے بندے تو دیکھے انسانوں کو نشے کی حالت میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب سزا سخت ہے (یہ جہنم کی نہیں بلکہ روز حساب کی حالت بتائی جارہی ہے) اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے دلیل بحث کرتے ہیں اور ہر سرکش کی پیروی کرتے ہیں اس پر یہ بات لازم کردی گئی ہے کہ جو بھی اسے ساتھی بنائے گا تو یقیناً وہ اسے گمراہ کرے گا اور اسے بھڑکتی آگ کے عذاب کا راستہ دیکھائے گا اے انسانوں اگر تم دوبارہ زندہ ہونے کے معاملے میں شک کا شکار ہو تو ہم نے تمہیں مٹی سے تخلیق کیا تھا پھر ایک قطرے سے پھر جامد خون کے ایک ٹکڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے جسے بناوٹ دی گئی ہو اور جسے بناوٹ نہ دی گئی ہو یہ اس لئے کہ ہم تمہیں صاف صاف بتاسکیں اور ہم رحموں میں جس کو چاہتے ہیں ایک مقرر مدت تک ٹھراتے ہیں (یعنی زندہ یا مردہ مذکر و مؤنث کو) پھر ہم تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی مکمل طاقت کو پہنچو اور تم میں سے بعض کو وفات دے دی جاتی ہے اور تم میں سے بعض کو گھٹیا ترین عمر تک لوٹا دیا جاتا ہے تاکہ وہ علم کے باوجود بھی کچھ نہ جانے (یہ وہ عمر ہے جس میں بعض لوگ سٹیا

جاتے ہیں) پھر تو زمین دیکھتا ہے وہ بنجر ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں وہ لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور ہر بارونق جوڑا اگاتی ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ حق اللہ ہے اور یہ کہ وہ بے جانوں کو زندہ کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر شیء پر خوب قادر ہے اور یہ کہ قیامت کی گھڑی آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کہ اللہ انھیں زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں اور بعض انسان اللہ کے معاملے میں بغیر دلیل کے اور ہدایت اور وضاحت کرنے والی کتاب کے تکبر سے بحث کرتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے راستے سے بھٹکا سکیں (سارے فرقہ پرست ملا جو اسلام کا دعوی کرتے ہیں ان ہی لوگوں میں داخل ہیں یہ ائمہ یہود و نصاری سے بھی زیادہ خطرناک ہیں یوں ہی سارے کفار منافقین یہ ہی کام کرتے ہیں اگرچہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ نیک کام کر رہے ہیں مسلم اور فاسق میں فرق یہ ہے کہ مسلم دلیل سے بات کرتا ہے اور فاسق شبہات سے بات کرتا ہے) ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے (یا تو اللہ جل شانہ جسمانی عذاب دے کر ذلیل کرتا ہے یا مجلس میں بے دلیل گفتگو کروا کر ذلیل کرتا ہے یا پھر خلاف عقل حرکتیں کروا کر لوگوں کے درمیان ذلیل کرتا ہے وغیرہ) اور ہم اسے قیامت کے دن آگ کا عذاب چکھائیں گے یہ ان کرتوتوں کی وجہ سے ہے جو انھوں نے آگے بڑھائے ہیں (یعنی یہ دنیاوی واخروی عذاب انکی بدعقیدگی اور بدعملی کی وجہ سے ہے) اور یہ کہ اللہ بندوں پر ذرا بھی زیادتی کرنے والا نہیں ہے اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کی تابعداری سرسری طور پر کرتے ہیں پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر انھیں کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو وہ اپنے چہرے پر پلٹ جاتا ہے (یعنی نافرمانی و ناشکری شروع کر دیتا ہے) وہ دنیا اور آخرت کے نقصان میں پڑ گیا یہ صاف نقصان ہے وہ اللہ کے سوا اس سے دعا کرتا ہے جو اسے نقصان نہیں دے سکتا اور جو نہ اسے فائدہ دے سکتا ہے (اس میں اللہ کے سوا ہر ایک شامل ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی نفع یا نقصان نہیں دیتا نفع و نقصان کا مالک محض اللہ جل شانہ ہے) یہ ہی دور کی گمراہی ہے (کیونکہ یہ نہایت بیوقوفانہ بات ہے کہ اس سے دعا مانگی جائے جو نفع و نقصان کا مالک ہی نہیں ہے ایسا شخص اتنا عقل بھی استعمال نہیں کرتا) وہ اس سے دعا مانگتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے کتنا برا مددگار اور کتنا برا ساتھی ہے (یعنی اس سے دعا مانگتے ہیں جس میں نفع سے نقصان کا امکانات زیادہ ہیں) یقینا اللہ جنھوں نے دل سے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے ہوں انہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی یقینا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ اسکی کی دنیا اور آخرت میں کبھی بھی مدد نہیں کرے گا تو اسے چاہیئے کہ کسی سبب سے آسمان تک پہنچے پھر کاٹ دے پھر غور کرے کیا اس کی حرکت اسکے غصے کو دور کر رہی ہے (یعنی اگر اسے اللہ جل شانہ پر غصہ آگیا ہے اور اس نے یہ گمان کر لیا ہے تو وہ ایسی حرکت کر کے وہ اپنا غصہ ہی دور کر سکتا ہے اسکے گمان کرنے یا نہ کرنے سے کچھ نہیں ہوگا اللہ اپنے وعدوں پر چلتا ہے) اور یوں ہی ہم نے اسے (یعنی قرآن شریف کو) واضح دلیلیں بنا کر نازل کیا ہے اور یہ کہ اللہ جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے

ترجمہ آیات حج 17۔۔۔38

یقینا جنھوں نے تسلیم کرلیا اور جو یھودی ہیں اور ستارہ پرست اور نصاری اور مجوس اور دیگر وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا ہے (یعنی باقی سارے گناہ گار کیونکہ ہر گناہ شرک ہے کیونکہ) یقینا اللہ انکے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا یقینا اللہ ہر شیء پر حاضر ہے اے بندے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جو بھی سارے آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چلنے رینگنے والے اور کثیر انسان اور کثیر وہ لوگ جن پر عذاب ثابت ہوچکا ہے اللہ کے تابع ہیں (یعنی ہوتا وہی ہے جو رحمن جل شانہ کو منظور ہوتا ہے) اور جس کو اللہ ذلیل کرے تو اسے عزت دینے والا کوئی نہیں یقینا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ دو خصم ہیں جنھوں نے اپنے آقا کے معاملے میں آپس میں بحث کی ہے (یعنی اہل ایمان اور اہل کفر) تو جنھوں نے ناشکری کی انکے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے انکے سروں کے اوپر گرم مائع بہایا جائے گا جس سے جو کچھ انکے پیٹ میں ہوگا اور کھالیں پگھل جائیں گی اور انکے لئے لوہے کے گرز ہونگے جب بھی وہ غم کی وجہ سے وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور آگ کا عذاب چکھو (معلوم ہوا جہنم سے کوئی مجرم باہر نہیں نکلے گا وہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا) یقینا جنھوں نے دل سے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے اللہ انھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی وہاں انھیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے (کنگن صرف زنانے نہیں ہوتے بلکہ مردانہ کنگن بھی ہوتے ہیں وہ بہت چوڑے ہوتے ہیں) اور موتی اور انکا لباس وہاں ریشم ہوگا (یعنی ریشم قیمتی ترین لباس ہے اکثر انسان دنیا میں اسکے متحمل نہیں ہوتے) اور انھیں حق بات کی رہنمائی کی گئی تھی اور انھیں تعریف والے راستے کی رہنمائی کی گئی تھی یقینا جنھوں نے ناشکری کی اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور مسجد حرام سے جنھیں ہم نے انسانوں کے لئے بنایا ہے وہاں ٹھہرا ہوا شخص ہو یا دیہاتی ہو اور جو وہاں کسی زیادتی کے ساتھ کسی بے اعتدالی کا ارادہ کرے گا (یعنی بغیر کسی مجبوری کے بے اعتدالی کا ارادہ کرے۔ مسجد حرام، بیت اللہ اور کعبہ ایک ہی شیء ہے مطاف مسجد حرام میں داخل نہیں یہ مسجد حرام کی حرمت میں اضافہ ہے کہ وہاں جرم کا ارادہ کرنا بھی حرام و کفر ہے) تو ہم اسے دردناک عذاب میں سے چکھائیں گے اور جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ ٹھکانہ دیا کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر (یعنی کسی بھی لحاظ سے شریک نہ کرنا نہ حاکمیت میں نہ محبت و فوقیت میں نہ دیگر الہی اوصاف میں) اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور کھڑے ہونے والوں اور جھکنے والوں کے لئے پاک کر اور انسانوں میں حج کا اعلان کردے (یعنی اپنی استطاعت کے مطابق اعلان کردے) وہ تیرے پاس پیادے ہوکر اور ہر اونٹنی پر آئیں گے وہ ہر کشادہ گلی سے آئیں گئیں تاکہ وہ اپنی منافع کے پاس حاضر ہوں (روحانی اور دنیاوی منافع جو انہیں دوران حج حاصل ہونگے جو دین کے خلاف نہ ہو) اور معروف ایام میں اللہ کے نام کا ذکر کریں کیونکہ اس نے انھیں چارپاؤں والے جانور دیئے ہیں تو ان میں سے کھاؤ اور محتاج کو کھلاؤ پھر وہ اپنی پراگندگی کو دور کریں (یہ فرض ہے مناسک حج میں سے ہے اس دوران اتنی دیر تک میل صاف نہ کرنا چاہئے کہ جب پراگندگی دور کرنے کی باری آئے تو پراگندگی طاری ہو ورنہ حکم پر عمل نہ ہوسکے گا) اور اپنی نذریں پوری کریں (یعنی اگر کوئی نذر مانی ہے تو اسے پوری کرو) اور محترم گھر کا طواف کریں یہ بات ہے اور جو اللہ کے مقدسات کی عزت کرے گا تو وہ اسکے آقا کے نزدیک اسکے لئے بہتر ہوگا اور تمہارے لئے سارے جانور حلال کردیئے

گئے ہیں سوائے انکے جو تمہیں پڑھ کر بتائے جاتے ہیں لہذا ناپاکی کے قریب بھی مت آؤ یعنی بتوں کے اور باطل بات سے بچو اللہ کی طرف مائل ہو کر اس کے ساتھ شریک نہ کرتے ہوئے اور جو اللہ کے ساتھ شریک کرے (شرک کسی بھی نوعیت کا ہو) تو گویا کہ وہ آسمان سے گرا پھر پرندہ اسے اچک رہا ہو یا ہوا اسے دور کسی جگہ گراتی ہو (یعنی کہ جو بھی اللہ جل شانہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا تو اب وہ امن میں نہیں ہے بس اس کے ساتھ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے) یہ بات ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی عزت کرے گا تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لئے ان میں (یعنی ان چارپاؤں والے جانوروں میں) ایک مقررہ وقت تک منافع ہیں پھر انکی جگہ محترم گھر کے پاس ہے (یعنی ان جانوروں کو ذبح کے لئے حرم لے جایا جائے گا جو بیت اللہ کے پاس کی جگہ ہے) اور ہر گروہ کے لئے ہم نے تابعداری کا ایک طریقہ بنا دیا ہے تاکہ وہ اللہ کے نام کا ذکر کریں کیونکہ اس نے انھیں چارپاؤں والے جانور عطا کئے ہیں تو تمہارا آقا ایک ہے تو اسی کے تابع ہو جاؤ اور خوشخبر دو انھیں جو انکساری کرتے ہیں جن کے دل ڈر جاتے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس پر صبر کرنے والے جو انھیں پہنچا ہے (یعنی مصیبتیں مطلب مصیبتوں پر بھی وہ اللہ سے کیساتھ ناشکری نہیں کرتے اسکی اتباع کرتے رہتے ہیں) اور نماز قائم کرنے والے اور جو ہم نے انھیں نعمت دی ہے اس میں سے خرچ کرنے والے اور اونٹنی یا گائے جس کی مکہ میں قربانی کی جائے ان کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی علامتوں میں سے ایک علامت بنایا تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے لہذا اللہ کا نام ان پر ذکر کرو جب وہ قطار میں ہوں تو جب انکے کروٹیں چھپ جائیں (یعنی جب وہ گر جائیں) تو ان میں سے کھاؤ اور اسے کھلاؤ جو بغیر اصرار کے مانگتا ہو اور اسے جو بغیر مانگے ہی چاہتا ہو ہم نے انھیں تمہارے لئے پابند کر دیا ہے تاکہ تم شکرگزاری کرو انکے گوشت اور انکے خون اللہ کو کبھی بھی نہیں پہنچیں گے بلکہ تمہاری پرہیزگاری اسے پہنچے گی (قربانی کی مقصد اللہ کے لئے اپنے نفس و مال کی قربانی دینا ہوتا ہے اللہ کو گوشت و خون نہیں چاہیئے) اسی طرح ہم نے تمہارے لئے انھیں تابع کر رکھا ہے تاکہ تم اللہ کی عزت کرو جسطرح اس نے تمہیں رہنمائی کی ہے (یعنی یہ جانور اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ان کے ذریعے سے تم اللہ کی تابعداری کر سکو) اور نیکوکاروں کو خوشخبر دے یقینا اللہ انکا بچاؤ کرتا ہے جو تسلیم کر چکے ہیں (تن من دونوں سے جن کی تسلیم میں ٹھکرانا نہیں پایا جاتا) یقینا اللہ کسی خائن نافرمان کو پسند نہیں کرتا

ترجمہ سورۃ الحج 39۔۔۔60

جن نے لڑائی کی گئی ہو انھیں اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور یقینا اللہ انکی مدد پر خوب قادر ہے جنھیں انکے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا بس وہ کہتے تھے ہمارا آقا اللہ ہے (یعنی یہ کہنے پر انہیں نکال دیا گیا) اور اگر یہ نظام نہ ہوتا کہ اللہ انسانوں میں ایک کو دوسرے سے دور کرتا ہے تو ضرور گرجا اور کلیسائیں اور یھود کی عبادت خانے اور مساجد منہدم ہو جاتے جہاں اللہ کا نام کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے (یعنی اللہ پوری طرح سے یہود و نصاری کو مٹانا نہیں چاہتا بلکہ انکے عبادت خانے بھی باقی رکھنا چاہتا ہے) اور اللہ اسکی ضرور مدد کرے گا جو اسکی حمایت کرے گا یقینا اللہ قوی ہے حاوی ہے جنھیں اگر ہم زمین میں قدرت دے دیں تو وہ نماز قائم کریں اور مال کا افضل حصہ دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور سارے معاملات کا انجام صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اے مبلغ اگر وہ تجھے

جھٹلادیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط اور مدین والوں نے جھٹلایا ہے اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تو میں نے ناشکروں کے لئے آسانی کردی پھر میں نے انھیں پکڑا تو میرا انکار کیسا ہوا تو کثیر بستیاں ہیں جنھیں ہم نے مار ڈالا وہ نافرمان تھیں تو وہ اوندھی پڑی رہ گئیں اور چھوڑے ہوئے کنواں اور مضبوط محل بھی تو کیا انھوں نے زمین میں سے سیر نہ کی کہ انکے پاس دل ہوتے جن سے وہ سمجھتے (معلوم ہوا دل کا کام صرف بدن میں خون پہنچانا نہیں بلکہ اسکا کام سمجھنا بھی ہے عقل دل میں ہوتی ہے دماغ میں ہیں یہ ہی خالق کائنات کا فیصلہ ہے) یا کان ہوتے جن سے وہ سنتے یقیناً آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں موجود ہیں (یعنی وہ دل سے سمجھتے نہیں ہیں دیکھتے سب ہیں) اور وہ تجھ سے عذاب کے معاملے میں جلدی کرتے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کی مخالفت کبھی بھی نہیں کرے گا (اللہ نے عذاب کی دھمکی کو بھی وعدہ قرار دیا اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا لہذا جن جن کے بارے میں اللہ نے جو بھی عذاب طے کر رکھے ہیں وہ انہیں ضرور پورا کرے گا ورنہ وہ وعدہ خلافی کرنے والا کہلائے گا) اور یقیناً تیرے آقا کے نزدیک ایک دن تمہارے شمار کے حساب سے ایک ہزار سال کی طرح ہے (لہذا جو اللہ کے نزدیک چھ دن ہیں وہ ہمارے حساب سے چھ ہزار سال ہونگے) اور کثیر بستیوں کے لئے میں نے آسانی کردی اور وہ نافرمان تھے پھر میں نے انکی پکڑ کی اور انجام میرے ہی طرف ہے (یعنی انکا انجام بھی اللہ کی قدرت میں ہے) اے بندے کہہ دے انسانوں میں تمہیں صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں تو جنھوں نے تسلیم کیا ہے اور نیک اعمال کئے ہیں ان کے لئے معافی اور باعزت نعمت ہے (معلوم ہوا مغفرت کے لئے دین کی معرفت اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے انہی پر اللہ نے معافی اور باعزت نعمت کا وعدہ کیا ہے) اور جنھوں نے ہماری آیتوں کے معاملے میں ہرانے کی کوشش کی ہے یہ بھڑکتی آگ والے ہیں (معلوم ہوا آگ میں جانے کے لئے اللہ کی مخالفت شرط ہے کیونکہ اسی بات اسکا دارومدار اس آیت میں رکھا ہے) اور اے نبی ہم نے تجھ سے پہلے جب بھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو جب وہ تمنا کرتا تو ابلیس اسکی خواہشات میں اضافہ ڈال دیتا پھر اللہ اسے منسوخ کردیتا جو ابلیس اس میں اضافہ ڈال دیتا پھر اللہ اپنی دلیلوں کو پختہ کرتا اور اللہ خوب علم والا حکمت والا ہے (یہ اس وحی کے بارے میں ہے جو دل پر ہوتی ہے وہ وحی الگ ہے جو کتابی صورت میں ہے جیسے قرآن مجید محمد رسول اللہ کے دل پر نازل ہوا اور کتابی صورت میں بھی یوں ہی جناب موسیٰ کو کتاب دی گئی تختیوں پر لکھا ہوا تھا کتاب تو ویسے ہی محفوظ ہوتی ہے) یہ اس لئے تاکہ جو ابلیس اضافہ ڈالتا ہے اسے وہ ان لوگوں کے لئے آزمائش بنا دیتا ہے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں (یعنی وہ ہی ابلیسی وسوسے لے کر فاسقین اسلام پر اعتراض کرتے ہیں) اور نافرمان مخالفت میں دور نکل گئے ہیں اور جنھیں علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے تیرے آقا کی طرف سے پھر وہ اسے قبول کریں پھر انکے دل اس پر مطمئن ہوتے ہیں اور یقیناً جنھوں نے تسلیم کیا ہے اللہ انھیں سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے اور ناشکری کرنے والے اسکے بارے میں شک میں بتلا رہیں گے حتیٰ کہ قیامت کی گھڑی اچانک آجائے یا ان پر بانجھ دن کا عذاب آجائے (جس میں انکی موت ہوجائے) اس دن اختیار محض اللہ کا ہوگا (یعنی اس دن کوئی اللہ کی مخالفت نہیں کرے گا) وہ انکے درمیان فیصلہ کرے گا تو جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے وہ نعمت کے باغات میں ہونگے اور جنھوں نے ناشکری کی اور

ہماری آیتوں کو ٹھکرایا تو انکے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا مر گئے تو اللہ انھیں ضرور اچھی نعمت دے گا اور یقینا اللہ سب سے بہتر نعمت دینے والا ہے ضرور وہ انھیں ایسی جگہ داخل کرے گا جس سے وہ راضی ہونگے اور یقینا اللہ خوب علم والا بردبار ہے یہ بات ہے اور جو اتنی ہی گرفت کرے جتنی اسکی گرفت کی گئی تھی پھر اس کی حق تلفی کی جائے تو اللہ ضرور اسکی مدد کرے گا یقینا اللہ بہت معافی والا بہت گناہ مٹانے والا ہے (کیونکہ اس نے جائزا نتقام لیا تھا جائزا نتقام لینے پر حق تلفی کرنا ظلم ہے ایسے لوگوں کی مدد کا اللہ نے وعدہ کیا ہے)

ترجمہ سورۃ الحج 61۔۔۔78

یہ (جو اللہ ربوبیت کے حقوق اٹھا رہا ہے) اسو جہ سے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور یہ کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے یہ اس وجہ سے کہ اللہ سچ ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ جس سے تم اللہ کے سوا دعا مانگتے ہو باطل ہے اور یہ کہ اللہ بلند و بالا ہے (یعنی جب اللہ ہی خالق و مالک ہے تو وہی یہ مالکانہ ذمہ داری اٹھائے گا اور کوئی ایسا نہیں لہذا کوئی اس لائق نہیں کہ اس سے دعا مانگی جائے) اے بندے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین سر سبز ہوگئی یقینا اللہ نرم رو یئے والا باخبر ہے جو بھی سارے آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے اسی کا ہے اور یقینا اللہ بے پرواہ ہے تعریف والا ہے اے بندے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے انھیں قانون کا پابند کرر کھا ہے جو زمین میں ہیں اور کشتیوں کو جو سمندر میں اسکے حکم سے چلتی ہیں اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے اس سے اندیشے سے کہ وہ زمین پر آن پڑے مگر اللہ کی اجازت سے یقینا اللہ انسانوں پر نرم رو اور بہت مہربان ہے (یعنی آسمان زمین پر سکتا ہے لیکن اللہ نے اسے ایک قانون کا پابند کرر کھا ہے اسی وجہ سے اس میں زوال نہیں ہے) اور وہ ہی ہے جس نے تمہیں جاندار کیا پھر وہ تمہیں بے جان کر دے گا پھر وہ تمہیں جاندار کر دے گا یقینا انسان ناشکرا ہے (یعنی اللہ نے انسان کے لئے دو حیات اور ایک موت رکھی ہے لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ برزخ میں بھی حیات ہوتی ہے ورنہ وہ تیسری حیات کہلائے گی اور یہ باطل ہے بلکہ برزخ کو برزخ کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ وقت زندگی سے رکاوٹ کا وقت ہوتا ہے) ہر گروہ کے لئے ہم نے تابعداری کا ایک طریقہ قائم کر دیا ہے وہ اس کے مطابق تابعداری میں ہیں (یعنی ہر جماعت اپنے اجتہاد کے حساب سے اللہ کی تابعداری کر رہی ہے) لہذا وہ تجھ سے اس معاملے میں جھگڑا نہ کریں (یعنی کہ وہ یہ بحث نہ کرے کہ تم اس طرح عبادت کیوں کرتے ہو ہمارے اجتہاد کے مطابق کرو بھئی ہر ایک کے لئے اسکا اجتہاد ہے) اور اے مومن اپنے آقا کی طرف بلا یقینا تو ضرور درست ہدایت پر ہے اور اگر وہ تجھ سے بحث کریں تو کہہ دینا اللہ اسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن ان معاملات میں فیصلہ کر دے گا جن میں تم مخالفت کیا کرتے تھے اے بندے کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ اسے جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یقینا یہ (جو کچھ آسمان و زمین میں ہے انکا ذکر) ایک کتاب میں موجود ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے اور وہ اللہ کے سوا انکی تابعداری کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی (کہ وہ تابعداری کے لائق ہیں) اور انھیں اس بات کا کچھ یقین نہیں ہے اور نافرمانوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جب انھیں

ہماری واضح آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو ناشکری کرنے والوں کے چہروں پر ناگواری کو پہچانے گا قریب ہے کہ وہ ان پر حملہ کردیں جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر بتاتے ہیں اے مومن کہہ دے تو کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر شیء کی خبر دوں وہ آگ ہے جسکا وعدہ اللہ نے ناشکروں سے کیا ہے (معلوم ہوا عذاب کی وعید بھی وعدہ ہے خود صاف صاف اللہ فرمارہا ہے یہ آیت مرجئہ کے خلاف ہماری حجت ہے اور یوں بھی کہ وعید بتانا عذاب کا ارادے کو بتانا ہوتا ہے تو یہ بھی وعدہ ہی ہے لہذا یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ عذاب کا وعدہ کر کے معاف کردے گا کیونکہ یہ وعدہ خلافی ہے معافی وہاں ہوتی ہے جہاں انتقام کا وعدہ نہ کیا گیا ہو) اور کتنا برا انجام ہے اے انسانوں ایک مثال دی گئی ہے اسے توجہ سے سنو یقینا تم اللہ کے سوا جن سے دعا مانگتے ہو وہ کبھی بھی ایک مکھی تک تخلیق نہیں کرسکتے اگرچہ اس کے لیئے وہ جمع ہو جائیں اور وہ مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے مانگنے والا اور جس سے مانگا جارہا ہے کتنے کمزور ہیں انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی قدر ہونی چاہیئے تھی یقینا اللہ قوی ہے غالب ہے اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے قاصد چنتا ہے یقینا اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے وہ اسے جانتا ہے جو انکے آگے ہے اور جو انکے پیچھے ہے اور سارے معاملے صرف اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں (معلوم ہوا یہ نہیں کہہ سکتے کہ بعض لوگوں کے نیک اور بداعمال انکے والدین یا وفات شدہ صالحین وانبیاء کے پاس پیش کیئے جاتے ہیں جیسے اہل روایت کا عقیدہ ہے یہ شرک ہے) اے لوگوں جو تسلیم کر چکے ہو جھکو اور سر رکھو اور اپنے آقا کی تابعداری کرو اور بھلائی کرو تاکہ تم کامیاب ہو (یہ ہی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے کے اصول ہیں) اور اللہ کے معاملے میں پوری کوشش کرو جیسی کوشش ہونی چاہیئے (معلوم ہوا اللہ کے احکام کی تلاش اور انکی ادائیگی میں پوری کوشش کرنا فرض ہے اسے ہی اجتہا دوجہاد کہتے ہیں) اس نے تمہیں اختیار کیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی ہے (معلوم ہوا تنگی کی صورت میں شرعی پابندی معاف ہوجاتی ہے کیونکہ دین میں کوئی حرج نہیں ہے) یہ تمہارے (روحانی) باپ ابراہیم کا مذہب ہے (معلوم ہوا جناب ابراہیم سارے مسلمین کے روحانی والد اور امام ہیں بلکہ وہ تو سارے انسانوں کے امام ہیں ہمیں انہی کی اقتدا کرنی ہے) اس نے (جناب ابراہیم خلیل اللہ نے) تمہارا نام پہلے اور اس (دور شریعت) میں بھی المسلمین رکھا ہے (یہ نام المسلمین اجتماعی نام ہے اپنا اجتماعی نام بدلنے والا کافر ہے لیکن اپنے منہج کے پہچان کے لیئے کوئی نام رکھ لینا مثلا اہل قرآن یا اہل حدیث اس میں حرج نہیں جب کہ وہ اپنے سوا سب کو غیر مسلم نہ سمجھتے ہوں) تاکہ رسول تمہاری گواہی دے اور تم انسانوں کی گواہی دو پس نماز قائم کرو اور مال کا افضل دو اور اللہ کو تھام لو وہ تمہارا آقا ہے تو کتنا اچھا آقا ہے اور کتنا اچھا مددگار ہے

سورۃ المؤمنون (تسلیم کرنے والے)

ترجمہ سورۃ المؤمنون 01 ۔۔۔ 22

اللہ کے نام سے جو عمومی وخصوصی مہربان ہے تسلیم کرنے والے کامیاب ہوگئے یہ وہ ہیں جو اپنے دین کے معاملے میں تابعدار ہیں اور جو فضول کو نظرانداز کرتے ہیں اور جو مال کے افضل حصے کے لیئے کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

ازواج اوراپنی خادماؤں کی وجہ سے ان پر ملامت نہیں ہے توجواس سے آگے تلاش کریں گے تووہ لوگ حد پار کرنے والے ہونگے (اس آیت کے مطابق شرمگاہ کا استعمال صرف ازواج اور خادماؤں پر ہی ہوسکتا ہے اسکے سوا کسی پر نہیں) اور جواپنی امانتوں اوراپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں اوروہ جواپنی دین کے دروس کی محافظت کرتے ہیں (یعنی انہیں ترک نہیں کرتے معلوم ہواایمان و تسلیم صرف دل سے ماننے کا نام نہیں بلکہ ایمان کے لئے عمل بھی ضروری ہے کیونکہ اللہ نے مؤمنین کی تعریف مذکورہ اعمال حسنہ کرنے والوں سے کی ہے لہذا جو بھی ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی بلاعذر شرعی ترک کرے وہ مؤمن نہیں کافر ہے معلوم ہواوعدہ پورا کرنا فرض ہے اسکا ترک خلاف ایمان اور کفر ہے) یہ لوگ وارث ہونگے جواس باغ کے وارث ہونگے جہاں سارے لوازم موجود ہونگے وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ہم نے انسان کو تخلیق کیا مٹی سے نکالی ہوئی شیء سے پھر ہم نے اسے قطرہ بناکر ایک مضبوط گھڑے میں ڈال دیا پھر ہم نے اس قطرے کو جامد خون بنادیا پھر ہم نے اس خون کو چبائی ہوئی شیء جیسا بنادیا پھر ہم نے اس چبائی ہوئی جیسی چیز کو ہڈیوں میں تبدیل کردیا ہے پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنادیا پھر ہم نے اسے دوسری خلق بنادیا (یعنی باحواس اور متجدد اور بڑی بااوصاف مخلوق بنادیا) تو اللہ سب سے بہتر تخلیق کرنے والا برکت والا ہے پھر یقینا تم اسکے بعد بے جان ہوجاؤ گے پھر تم قیامت کے دن زندہ کیئے جاؤگے (معلوم ہوامرنے کے بعد زندگی پھر روز حساب ہے اس سے پہلے نہیں یہاں سے قبر کی زندگی اوراسکا عذاب و ثواب سب باطل ہوجاتا ہے کیونکہ قبر میں کوئی حیات نہیں جواس میں حیات مانے وہ کافر مشرک ہے) اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں اور ہم مخلوق سے غافل نہیں ہیں (یہ سات راستے کونسے ہیں یہ اللہ نے نہیں بتائے ہاں ہمارے اوپر آسمان سات ہیں لیکن انہیں راستے کیسے کہا جاسکتا ہے یہ بھی اللہ جانتا ہے) اور ہم نے آسمان سے پانی ایک اصول کے ساتھ اتارا (یہ اصول یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پانی زمین سے اتنا ہی بخارات بنتا ہے جتنا اہل زمین کے لئے ضروری ہوتا ہے جب وہ برستا ہے یا پھر یہ کہ زمین پر اللہ آسمان سے پانی لایا ہے اوروہ پانی کا اصول کے مطابق تھا) تو ہم نے اسے زمین میں ٹہرایا اور ہم اسے لے جانے پر ضرور قادر ہیں پھر ہم نے تمہارے لئے اس سے کھجور کے درختوں اورانگوروں کے باغات بنائے تمہارے لئے ان میں بہت سارے مزیدار پھل ہیں اوران میں سے تم کھاتے ہواوروہ درخت بھی جوطور سیناء سے نکلتا ہے کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن کیساتھ اگتا ہے اور یقینا تمہارے لئے جانوروں میں نصیحت موجود ہے (یعنی جانوروں میں غور و فکر کرنے سے تمہیں حق کی نصیحت ہوگی کیونکہ ان میں اللہ نے اپنے کارناموں کی دلیلیں رکھی ہیں) ہم تمہیں اس سے سیراب کرتے ہیں جوانکے پیٹوں میں ہے (یعنی دودھ) اور تمہارے لئے ان میں کثیر منافع موجود ہیں اوران ہی سے تم کھاتے ہو اورانہی پراور کشتیوں پر تم سوار کیئے جاتے ہو

ترجمہ سورۃ المؤمنون 23 ۔۔۔ 56

اور ہم نے نوح کواسکی قوم کی طرف بھیجا تواس نے کہا اے میری قوم اللہ کی تابعداری کروجس کے سوا تمہارے لئے کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے تو کیا تم نہیں ڈرتے تواس کے قوم کے ناشکرے بزرگوں نے کہا یہ بس تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہے جو تم پر فضلیت

چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ملائکہ اتار دیتا ہم نے اس بات کو اپنے پہلے والے بزرگوں سے تو نہیں سنا یہ بس ایک مرد ہے جو دماغی مرض میں بتلا ہے (یعنی عام لوگوں کو ہدایت سے روکنے سے بہت بڑا ہاتھ بزرگوں کا رہا ہے ہر دور میں) تو اسے ایک وقت تک برداشت کرو اس نے کہا میرے آقا میری مدد کر کیونکہ انھوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے تو ہم نے اسکی طرف وحی کی کہ ہماری نگرانی اور ہماری ہدایت کے ساتھ کشتی بنا تو جب ہمارا حکم آئے گا اور تندور بھڑکے گا تو اس میں سارے جوڑوں کو داخل کرلینا اور اپنے اہل خانہ کو بھی سوائے ان میں سے انکے جن پر بات سبقت لے جا چکی ہے اور مجھ سے نافرمانوں کے بارے میں خطاب مت کرنا وہ غرق کئے جائیں گے تو جب تو اور جو تیرے ساتھ ہیں کشتی پر سوار ہو جائیں تو کہنا وہ اللہ تعریف کے لائق ہے جس نے ہمیں نافرمانوں سے نجات دی اور اے مومن کہہ دے میرے آقا مجھے مبارک جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے یقیناً اس میں دلیلیں موجود ہیں (معلوم ہوا گزشتہ حضرت نوح کا واقعہ ہمارے لئے بھی دلیل ہے اسے گزشتہ شریعت بول کر نہیں چھوڑ سکتے اس میں بھی ہمارے لئے دلیل موجود ہے) اور ہم آزمانے والے ہیں پھر ہم نے انکے بعد دوسری نسل کو پیدا کر دیا تو ہم نے ان میں انہی میں سے ایک خبر رساں بھیج دیا کہ اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے کوئی ہستی تابعداری کے لائق نہیں ہے تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو (معلوم ہوا اسلام میں اللہ کے سوا کسی کی تابعداری نہیں رسول کی بھی نہیں کیونکہ رسول ہمارا رب و مالک نہیں رسول صرف پیغام لاتا ہے ہم اسکی اس میں اطاعت کرتے ہیں لیکن بندگی و تابعداری صرف اللہ کی ہے) اور اسکی قوم کے بزرگوں نے کہا جنھوں نے ناشکری کی تھی اور آخرت کی ملاقات کو ٹھکرایا تھا اور ہم نے انھیں دنیاوی زندگی میں آسودہ حالی دی تھی کہ یہ بس تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہے جہاں سے تم کھاتے ہو وہ وہیں سے کھاتا ہے اور جہاں سے تم پیتے ہو وہ وہیں سے پیتا ہے اور اگر تم اپنے جیسے بشر کی اطاعت کرو گے تو یقیناً تب تو تم نقصان اٹھاؤ گے کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور تم مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم زندہ کر کے نکالے جاؤ گے ناممکن ہے ناممکن ہے یہ وعدہ جو تم سے کیا جارہا ہے یہ صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے ہم مرتے ہیں اور ہم جیتے ہیں اور زندہ نہ کئے جائیں گے یہ تو بس ایک مرد ہے جس نے اللہ پر الزام لگا دیا ہے اور ہم اسکی بات ماننے والے نہیں ہیں اس نے کہا میرے آقا میری مدد کر کیونکہ انھوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے اس نے کہا تھوڑے وقت میں ہی وہ نادم ہو نگے پھر انھیں برحق چھنگاڑ نے آ پکڑا پھر ہم نے انھیں کچرا بنا دیا تو ہلاک ہو یہ نافرمان قوم (یہ تذلیل کرنے والا جملہ ہے تذلیل کرنے کے لئے بولا جاتا ہے) پھر ہم نے انکے بعد دوسری نسلیں پیدا کر دیں کوئی جماعت اپنے مقرر وقت سے نہ آگے بڑھتی ہے نہ پیچھے ہوتی ہے (یعنی ہر قوم کا ایک وقت ہوتا ہے اس سے پہلے وہ فنا نہیں ہوتی نہ اس وقت سے تاخیر ہوتی ہے) پھر ہم نے اپنے خبر رساؤں کو لگاتار بھیجا جب بھی کسی جماعت کے پاس انکا خبر رساں آتا تو وہ اس کو جھٹلا دیتے پھر ہم ان میں سے ایک کو دوسرے کے پیچھے لگا دیتے (یعنی یہ فاسق جماعتیں ایک دوسرے کو اذیت دیتیں قتل کرتی ہیں جو کہ آج کل عام ہے ایک جماعت دوسری جماعت کو قتل کر رہی ہے اور دونوں ہی دین کو عمل یا دل سے جھٹلانے والی ہے) اور ہم ان کے واقعات بنا دیتے تو ہلاک ہو وہ قوم جو تسلیم نہیں کرتی پھر ہم نے موسی اور اسکے بھائی ہارون کو اپنی دلیلوں کے ساتھ اور کھلے غلبے کے ساتھ فرعون

اوراسکی جماعت کی طرف بھیجا توانھوں نے تکبر کیااوروہ سرکش ہو گئے توانھوں نے کہا کیا ہم اپنے ہی جیسے دوانسانوں کی بات مان لیں جبکہ انکی قوم ہماری تابعدار ہے (معلوم ہوا یہ فاسقین کا طریقہ رہا ہے نبی کی نبوت کی ناشکری کر کے کہتے تھے کہ یہ ہماری طرح انسان ہیں) توانھوں نے ان دونوں کو جھٹلادیا پھر وہ ہلاک کردیئے گئے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ ہدایت لے سکیں (معلوم ہوا ہدایت کسی مولوی سے نہیں بلکہ اللہ کی کتاب سے لینی ہوتی ہے) اور ہم نے مریم کے بیٹے اوراسکی ماں کو دلیل بنایااور ہم نے ان دونوں کو ٹھراؤ والے اور بہتے پانی والے ٹیلے کے پاس پناہ دی اے اللہ کے قاصدوں خوشگوار نعمتوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو یقینا جو تم عمل کرتے ہو میں اسے خوب جانتا ہوں اور یہ تمہاری ایک جماعت ہے اور میں تمہارا آقا ہوں لہذا مجھ سے ڈرو توانھوں نے اپنے دین کو آپس میں تقسیم کرلیا ہر جماعت اسی حصے پر خوش ہو گئی جو اسکے پاس ہے (یعنی انہوں نے پورے دین کو تسلیم نہیں کیا ہر ایک نے دین کا الگ الگ حصہ اختیار کرلیا اور باقی سے کفر کردیا یہ فرقہ پرست ہیں یہ مشرکین ہوتے ہیں) توانھیں انکی سختی میں ایک وقت تک چھوڑدے کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی مدد مال اور بیٹوں سے کریں گے ہم ان کے لئے بھلائیوں میں جلدی کریں گے نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انھیں ادراک نہیں ہورہا (انہیں ادراک نہیں ہورہا کہ ہم انہیں ڈھیل دے کر گمراہ کررہے ہیں اوروہ اس کی وجہ سے انجام سے غافل ہونگے اور حق سے کنارہ کریں گے اور نتیجتا بدبختی انہیں دنیا اور آخرت میں گھیرلے گی)

ترجمہ سورۃ المؤمنون 57۔۔۔108

کوئی شک نہیں ہے کہ جو اپنے آقا سے ڈرتے ہیں اور جو اپنے آقا کی دلیلوں کو تسلیم کرتے ہیں اور جو اپنے آقا کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور وہ لوگ جو کچھ انھوں نے دیا وہ اسے اسطرح دیتے ہیں کہ انکے دل ڈرے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آقا کی ہی طرف واپس آنے جانے والے ہیں (یعنی اپنے آقا اللہ کے پاس واپس ہونے سے خائف ہیں) یہ لوگ بھلائیوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں اور وہ انکے لئے سبقت کرتے ہیں (معلوم ہوا بھلائیوں میں پہل کرنا اور مقابلہ کرنا اللہ کو مطلوب ہے اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں صلوۃ اول وقت میں قائم کرنا لازم ہے) اور ہم کسی نفس کو اسکی طاقت سے زیادہ پابند نہیں کرتے اور ہمارے پاس ایک کتاب موجود ہے جو حق بولے گی اور ان پر زیادتی نہ کی جائے گی (یعنی وہ بندوں کی اچھائی اور برائی بغیر کسی زیادتی کے بتائے گی) بلکہ سچ یہ ہے کہ انکے دل اس (حق) کی طرف سے سختی میں ہیں اور انکے اس کے سوا بھی اعمال ہیں وہ انکے عامل ہیں حتیٰ کہ جب ہم نے ان میں سے آسودہ حال لوگوں کو عذاب سے پکڑا تو فوراوہ گڑگڑانے لگے آج گڑگڑاؤ مت یقینا تمہیں ہم سے بچایا نہ جاسکے گا میری آیتیں تمہیں پڑھ کر بتائی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جایا کرتے تھے اسکے ساتھ تکبر کرتے ہوئے رات کی مجلس میں بکواس کرتے تھے (یہ ہی گھر گھر اور محلے محلے میں ہورہا ہے پھر جب عذاب آتا ہے تو روتے ہیں اور مسجدوں کی طرف بھاگتے ہیں اور انکی عبادتیں بھی قبول نہیں ہوتیں کیونکہ انہیں علم نہیں ہوتا کہ اللہ کا حکم کیا ہے عبادت کیسے کریں گے) تو کیا انھوں نے اس بات میں (اس نصیحت و عبرت میں) غور نہ کیا یا پھر انکے پاس وہ نصیحتیں نہ آئی تھیں جو انکے پہلے بزرگوں کے پاس آئیں تھیں یا پھر انھوں نے اسے نہ پہچانا تھا جو انکے پاس اللہ کی خبر لایا تھا کہ وہ

اسکے منکر ہو گئے یا پھر وہ کہتے تھے کہ اسے دماغی مرض لاحق ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ انکے پاس حق لایا تھا اوران میں سے اکثر اسے ناپسند کرتے تھے اور اگر حق انکی خواہشات کے مطابق ہوتا تو سارے آسمانوں اور زمین اور جو بھی ان میں ہیں بگاڑ کا شکار ہوجاتے (بلکہ کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنی عقل کے فیصلے پوری کائنات چلا سکے تو حق اللہ کی مشیئت کے تابع ہے) بلکہ سچ یہ ہے کہ ہم نے انھیں انکی نصیحت عطا کی تھی پھر وہ اپنی نصیحت کو نظر انداز کر دیتے تھے یا اے مبلغ تو ان سے کوئی اجرت مانگتا ہے تو (یادرکھ) تیرے آقا کی اجرت اس سے بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر نعمت عطا کرنے والا ہے اور یقینا تو انھیں سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے اور یقینا جو آخرت کو تسلیم نہیں کرتے وہ راہ حق سے پھرے ہوئے ہیں (آخرت کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ انبیا وغیرہ کا انکار کریں اور محض آخرت کو تسلیم کرے بلکہ آخرت کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آخرت کو پوری طرح تسلیم کرنا یعنی اسکے تقاضوں کو بھی ماننا جس نے اللہ کے کسی حکم کو کسی بھی طرح ٹھکرایا اپنے عمل سے یا دل سے تو اس نے آخرت کو بھی ٹھکرادیا اور جھٹلادیا کیونکہ اس نے آخرت کو ہلکا لیا اور اسکا مذاق بنایا یہ بھی ٹھکرانا اور عملا جھٹلانا ہے) اور اگر ہم ان پر رحم کرتے اور ہم اس نقصان کو دور کرتے جو انکے ساتھ ہوتا تو وہ کشمکش کا شکار ہو کر اپنی طغیانی میں اڑجاتے (یعنی نعمت ملنے پر سرکشی کرتے) اور ہم نے انھیں عذاب کے ساتھ پکڑا تو وہ اپنے آقا کے تابع نہ ہوئے اور نہ وہ گڑگڑاتے تھے حتیٰ کہ جب ہم ان پر سخت عذاب والا دروازہ کھول دیئے تو فوراوہ اس میں معاملے میں حیران ہو گئے اور وہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سماعت اور آنکھیں اور دل بنائے تم کم نصیحت لیتے ہو اور وہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں بڑھایا اور اسی کی طرف تم جمع کر کے لے جائے جاؤ گے اور وہ ہی ہے جو جان ڈالتا ہے اور بے جان کرتا ہے اور رات اور دن کا بدلنا اسی کا ہے (یعنی اسی کے اختیار میں ہے) تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے (یعنی تم عقل استعمال نہیں کرتے کہ کیا کوئی اور بھی ایسا ہو سکتا ہے جو تمہاری تابعداری و بندگی کے لائق ہو جس کا فیصلہ غلطی سے پاک وصاف ہو جس کو تم اپنا حاکم بنا سکو) بلکہ سچ یہ ہے کہ انھوں نے وہی کہا جو پہلوں نے کہا تھا انھوں نے کہا کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیوں میں بدل جائیں گے تو کیا ہم زندہ کئے جائیں گے ہم سے اور ہمارے بزرگوں سے اس سے پہلے یہ وعدہ کیا گیا تھا یہ پہلوں کی لکھی ہوئی باتوں کے سوا کچھ نہیں ہے اے مومن کہہ دے زمین اور جو اس میں ہیں کس کے قابو میں ہیں اگر تم علم رکھتے ہو تو فوراوہ کہیں گے اللہ کے قابو میں ہیں کہہ دے تو کیا تم سبق نہیں لیتے اے مومن کہہ دے سات آسمانوں اور بڑے تخت کا آقا کون ہے وہ فورا کہیں گے اللہ کے ہیں تو اے مومن کہہ دے کیا تم ڈرتے نہیں ہو (کہ وہ تم پر کتنا قادر ہے اور تم اس سے بغاوت کرتے ہو) اے مومن کہہ دے ہر شیء کا قابو کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ نجات دیتا ہے اور اسکے خلاف نجات نہیں دی جاسکتی اگر تم کو علم ہو وہ فورا کہیں گے اللہ کے قابو میں ہیں تو تمہیں کہاں سے دھوکہ دیا جارہا ہے (تم اس وجہ تک پہنچوں جو تمہارے دھوکے کا ذریعہ بن رہا ہے) بلکہ ہم نے انھیں حق عطا کیا اور وہ جھوٹے ہیں اللہ نے کوئی اولاد نہ بنائی اور نہ ہی اسکے ساتھ کوئی اور آقا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر آقا اپنی مخلوق کو لے جاتا اور وہ ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتے (کیونکہ آقا کبرائی کا تقاضا کرتا ہے لہذا وہ ہر ایک غالب آنا چاہیئے تو پھر وہ دوسرے آقا اور اسکی مخلوق پر بھی غالب آنے کی کوشش کرے گا جس کے نتیجے

میں جنگ ہوگی اور آسمانوں اور زمین کا نظام درہم برہم ہوجائے لیکن ایسا کچھ نہیں ہورہالہذا دو آقا نہیں ہیں) اللہ اس سے پاک ہے جو وہ کہتے ہیں غائب اور حاضر کا عالم تو وہ ان سے بلند ہیں جنھیں وہ شریک کرتے ہیں اے بندے کہہ دے اگر تو مجھے وہ دیکھائے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے میرے آقا تو مجھے ان نافرمانوں کے ساتھ مت کرنا (یعنی ان کے ساتھ ہی عذاب میں داخل ہونے والا نہ بنا دینا یہ جملہ کہنا فرض ہے کیونکہ اللہ یہ کہنا کا حکم دے رہا ہے) اور یقینا ہم اس بات پر ضرور قادر ہیں کہ ہم تجھے وہ دیکھائیں جسکا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں (یعنی دنیاوی و آخروی عذابات) برائی کو بہترین طریقے سے دور کر (اور بہترین طریقہ کبھی نرمی سے سمجھانا ہوتا ہے اور کبھی سختی سے اور کبھی جنگ کرنا اور نبی نے منافقین سے جنگ نہیں کی کیونکہ ان سے جنگ کرنے سے اسلام بدنام ہوتا یا اور کوئی نقصان تھا تو نبی نے منافقین کے معاملے میں نظرانداز کرنے والے اللہ کے فیصلہ پر عمل کیا) ہم اسے خوب جانتے ہیں جو وہ لوگ کہتے ہیں اور اے بندے کہہ دے میرے آقا میں سرکشوں کے ورغلانے سے تیرے پناہ چاہتا ہوں اور وہ میرے پاس آئیں میں اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں حتیٰ کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے میرے آقا مجھے واپس کردے تاکہ جو کچھ میں نے چھوڑا ہے (یعنی جو مال ومتاع میں نے چھوڑا ہے) میں اس میں نیک عمل کروں (یہ جملہ وہ دل سے کہتا ہے زبان سے نہیں) کبھی نہیں یہ ایک بات ہے جو وہ کرتا ہے اسکے آگے اس دن تک رکاوٹ رہتی ہے جب وہ زندہ کئے جائیں گے (یعنی اسے روز قیامت تک زندگی ملنے کی رکاوٹ ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ موت کے بات روز حساب سے پہلے کوئی زندگی نہیں لہذا جسم پر نہ کوئی عذاب ہے نہ ثواب حتیٰ کہ روز حساب اسے زندہ کیا جائے) پھر جب بگل میں پھونکا جائے گا تو انکے درمیان اس دن کوئی تعلقات نہ ہونگے اور نہ ہی وہ مانگیں گے (یعنی نہ ہی وہ فاسقین تعلق داروں کو چاہیں گے کہ اسکا بیٹا یا باپ کہاں ہے) پھر جس کے ترازو بھاری ہونگے تو وہ کامیاب ہونگے اور جن کے ترازو ہلکے ہونگے یہ ہیں جنھوں نے اپنے نفس کو خسارے میں ڈالا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے (معلوم ہوا کہ ہر فاسق و گناہگار بغیر کسی فرق ہے ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائے گا کیونکہ اللہ نے انکے لئے جہنم کا ابدی عذاب مقرر کیا اور انکے درمیان فرق نہیں کیا) انکے چہروں کو آگ جلسائے گی اور وہ وہاں مشقت اٹھائیں گے کیا میری آیتیں تمہیں پڑھ کر نہیں بتائی جاتی تھیں پھر تم انکو جھٹلاتے تھے (عمل سے جھٹلاتے تھے یا دل سے جھٹلاتے تھے یا دونوں سے جھٹلاتے تھے تمہارے رب نے تمہیں گناہوں سے دور رہنے کا حکم دیا تھا لیکن اسکی مخالفت اور اس سے انحراف کرتے تھے) وہ کہیں گے ہمارے آقا ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی تھی اور ہم بھٹک گئے تھے ہمارے آقا ہمیں یہاں سے نکال پھر اگر ہم دوبارہ کریں تو ہم ظالم ہونگے وہ کہے گا وہیں دھتکارے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو میرے بندوں کا ایک گروہ کہا کرتا تھا ہمارے آقا ہم نے تسلیم کرلیا (یعنی حق تسلیم کرلیا دل سے اور عمل سے) لہذا ہم کو معاف کر اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تو تم نے انہیں غیر سنجیدہ لیا حتیٰ کہ جب انکی وجہ سے تم نے میری نصیحت بھلا دی اور تم ان پر ہنستے تھے یقینا میں نے انھیں آج اسکا بدلہ دیا ہے جو انھوں نے صبر کیا تھا کہ وہ کامیاب ہیں وہ کہے گا تم زمین میں کتنے سال رکے تھے تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا ایک دن کا ایک حصہ ٹھہرے تھے تو شمار کرنے والوں سے پوچھ لے وہ کہے گا (یعنی اپنی موت کے بعد زمین میں

انکے مردے کب تک رہے یہ سوال انکے زمین میں زندہ رہنے کے بارے میں نہیں ہے ورنہ تو انسان جانتا ہی ہے کہ وہ کتنے عرصے زمین پر زندہ رہ چکا ہے) اگر تم یقین کرو تو تم تھوڑا عرصہ ہی ٹھہرے تھے تو کیا تم نے یہ گمان کررکھا ہے کہ ہم نے تمہیں بے کار تخلیق کیا ہے اور تم صرف ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے تو اللہ بلند ہے سچا بادشاہ اسکے سوا اور کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے وہ باعزت تخت کا آقا ہے اور جو اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے دوسرے آقا سے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے اس سے دعا کرے گا تو اسکا حساب صرف اسکے آقا کے پاس ہے یقینا ناشکرے کامیاب نہیں ہونگے اور اے بندے کہہ دے میرے آقا معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے

سورۃ النور (روشنی)

ترجمۃ آیات النور 01۔۔۔26

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے یہ ایک حصہ ہے جس کو ہم نے اتارا ہے اور ہم نے اسے پختہ کیا ہے اور ہم نے اس میں واضح دلیلیں اتاری ہیں تاکہ تم نصیحت لے سکو (معلوم ہوا اللہ کی آیتیں نصیحت لینے کے لئے واضح و آسان ہیں تفصیل شدہ ہے انہیں سمجھنے کے لئے کسی حدیث و تفسیر و تاویل کی ضرورت نہیں بلکہ کتاب اللہ خود دین کی شرح و تفصیل ہے) زانی مرد اور زانیہ عورت ان میں سے ہر ایک کو سو ضربیں لگاؤ (معلوم ہوا ہر زانی زانیہ کو سو سو ضربوں کی عقوبت ہے شادی شدہ ہوں یا کنوارے ہوں سب اس میں شامل ہیں) اور اللہ کے دین کے معاملے میں ان دونوں پر نرمی نہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن کو تسلیم کرتے ہو (یعنی اللہ اور دنیا کے آخری دن کی مخالفت نہیں کرتے ہو معلوم ہوا جو اللہ اور آخری دن کو تسلیم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ زانی اور زانیہ پر اللہ کی بتائی ہوئی عقوبت نافذ کی جائے اور ان پر دین کے معاملے میں نرمی نہ کی جائے تو معلوم ہوا ایمان صرف دین کی معرفت کا نام نہیں بلکہ ایمان میں اعمال بھی شامل ہیں انکے بغیر ایمان نہیں ہے) اور انکی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت حاضر ہونا ضروری ہے (یہ بھی فرض ہے) زانی زانیہ یا مشرکہ کے سوا کسی نے نکاح نہیں کرے گا اور زانیہ عورت سے زانی یا مشرک کے سوا کوئی نکاح نہیں کرے گا اور یہ مومنوں پر حرام کردیا گیا ہے (معلوم ہوا مومنوں پر زنا کرنے والے اور والی سے نکاح حرام ہے) اور جو مرد پاکدامن عورتوں پر (یعنی جن سے زنا ثابت نہ ہو) تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ نہ لاسکیں (یعنی وہ چار انسان ہوں یا کوئی ویڈیو ریکارڈنگ یا کوئی چیز جو قطعی خبر دے کہ اس عورت نے زنا کیا ہے خبر سچی ہے یا جھوٹی ہے یہ تحقیق کے بعد معلوم ہوگا تو اگر وہ تہمت لگانے والا مرد اگرچہ فاسق ہی ہو یہ سب پیش نہ کرسکے) تو انھیں اسی ضربیں لگاؤ اور انکے لئے کبھی بھی کوئی خبر قبول نہ کرو (یعنی ان کے حق و نفع میں کوئی شہادت اب مقبول نہیں ہوگی اگرچہ سچی ہی معلوم ہو) اور یہ لوگ سرکش ہیں سوائے انکے جو اسکے بعد رجوع کرلیں اور سدھار بھی لیں (یعنی اگر واقعی وہ جھوٹے ہوں تو وہ اعتراف بھی کرلیں اور حتی المقدور اس عورت کی عزت واپس دلائیں) تو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا ہے خوب مہربان ہے اور وہ مرد جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور انکے پاس گواہان نہ ہوں تو ان میں سے ایک کی گواہی یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم لیں کہ وہ ضرور سچا ہے اور

پانچویں مرتبہ یہ ہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے اور سزا اس عورت سے دور کی جائے گی جب کہ وہ اللہ کی چار قسمیں لے کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچواں یہ اللہ کا اس پر غضب ہو اگر وہ مرد سچا ہے (اسے لعان کہتے ہیں یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرنا یہ تب ہے جب شوہر کہے کہ اس کی بیوی نے زنا کیا ہے تو اسے چار گواہ لانا ضروری نہیں ہے) اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو کیا ہوتا (یعنی شوہر کے لئے آسانی کردی ورنہ شوہر کو زنا کے بارے میں پتا چلتا اور اسے اس اذیت کی حالت میں چار گواہ تلاش کرنے پڑتے) اور یہ کہ اللہ بہت نرمی کرنے والا حکمت والا ہے یقینا جنھوں نے جھوٹ کا ارتکاب کیا وہ تمہاری ہی ایک جماعت ہے تم اسے اپنے لئے برا مت گمان کرو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں سے ہر مرد کے لئے وہ ہی ہے جو گناہ اس سے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اپنے تکبر کو دوست بنالیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب انھوں نے اسے سنا (یعنی اس تہمت کو سنا) تو مومنین و مومنات خود سے ہی اچھا خیال لے آتے (یعنی جب انہوں نے بے دلیل شرعی تہمت زنا لگائی تو وہ یہ خیال بھی لاسکتے تھے کہ زنا نہ کیا ہو) اور وہ کہتے کہ یہ صاف الزام ہے (کیونکہ اسکی دلیل شرعی انکے پاس نہیں تھی) ایسا کیوں نہ ہوا کہ وہ اس بات پر چار گواہ پیش کرتے پھر جب وہ گواہ پیش نہ کرسکیں تو یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (یعنی اللہ کے حساب سے وہ جھوٹے قرار دیئے جائیں گے اگرچہ نفس الامر میں انکی بات سچی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ انکے پاس اللہ کی مقرر کردہ دلیل نہیں ہے) اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت دنیا اور آخرت میں تم پر نہ ہوتی تو تمہیں اس بارے میں جس میں گفتگو میں تم مشغول ہوئے بڑا عذاب پہنچتا جب تم نے اسے اپنی زبانوں سے حاصل کیا اور تم اپنے منہوں سے وہ بات کہتے ہو جسکا تمہارے پاس کوئی پکا ثبوت نہیں اور تم اسے ہلکا گمان کرتے ہو حالانکہ یہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (کسی پاکدامن مؤمنہ پر زنا کی تہمت لگانا اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے معلوم ہوا کئی مرتبہ انسان کسی چیز کو حقیر سمجھتا ہے لیکن وہ بڑی بات ہوتی ہے) اور ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے یہ بات سنی تو تم کہتے ہماری یہ مجال نہیں ہے ہم اس کے بارے میں گفتگو کریں تو پاک ہے یہ بڑی تہمت ہے اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے اس اندیشے سے کہ تم اس جیسا کام دوبارہ کبھی بھی کرو اگر تم مومن ہو (یعنی اگر تم مؤمن ہوگی تو دوبارہ یہ حرکت نہیں کروگے) اور اللہ تمہارے لئے آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے (معلوم ہوا اللہ جل شانہ اپنی آیتوں کی خود تشریح کرتا ہے وہ شرح شدہ ہیں ان آیتوں کو کسی حدیث و فقیہ و مفسر کی شرح و بسط کی ضرورت نہیں جو یہ کہے کہ آیات قرآن بغیر روایات کے مجھے سمجھ نہیں آتیں یہ اسکے کمزور ایمان یا جھوٹے ایمان کی دلیل ہے) اور اللہ خوب علم والا حکمت والا ہے یقینا جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ گناہ مومنوں میں پھل جائے انکے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی تو کیسا ہوتا اور یہ کہ اللہ نرم رو ہے بہت مہربان ہے اے لوگوں جو تسلیم کرچکے ہو ابلیس کے نقش قدم کی پیروی مت کرو اور جو ابلیس کے نقش قدم کی پیروی کرے گا تو وہ زیادتی اور برائی کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک نہ ہوتا (یعنی یہ کفارے و توبہ کے احکام اللہ کی رحمت سے ہے یہ اگر اللہ نہ رکھتا تو تمہاری معافی نہ ہوسکتی تھی) لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ستھرا کرتا ہے اور اللہ سننے والا ہے خوب علم والا ہے اور تم میں سے فضل اور

وسعت والے یہ قسم نہ لیں کہ وہ رشتے داروں اور سخت محتاج لوگ اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے اور انھیں معاف کر دینا چاہیئے اور نظر انداز کر دینا چاہیئے کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ بہت معاف کرنے والاخصوصی مہربان ہے یقینا جو مرد پاکدامن بے خبر مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کر دی گئی ہے (یعنی دنیا اور آخرت میں یہ لوگ رحمت سے دور ہیں تو ظاہر ہے جنت بھی ان پر حرام ہے وہ کبھی بھی اس میں داخل نہیں ہونگے) اور انکے لئے بڑا عذاب ہے. جس دن انکی زبانیں اور انکے ہاتھ اور انکے پاؤں انکے بارے میں ان اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے. جس دن اللہ انھیں انکی سچی جزا پوری دے گا اور وہ یقین کرلیں گے کہ اللہ کھلا سچ ہے بری عورتیں برے مردوں کے لئے ہیں اور برے مرد بری عورتو ں کے لئے ہیں اور نیک عورتیں نیک مردوں کے لئے ہیں اور نیک مرد نیک عورتوں کے لئے ہے (معلوم ہوا شریعت میں نیک مرد یا نیک عورت کا نکاح بری عورت یا برے مرد سے نہیں ہو سکتا) یہ لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو وہ لوگ کہتے ہیں (یعنی نیک لوگ بری تہمتوں سے بری ہیں جو برے لوگ ان پر لگاتے ہیں) انکے لئے معافی ہے اور عزت دار نعمت ہے

ترجمۃ آیات النور 27۔۔۔40

اے لوگوں جو تسلیم کر چکے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو حتیٰ کہ تم مطمئن ہو جاؤ اور اہل خانہ کو سلامتی کی دعا دو (جب کہ وہ اہل خانہ مؤمن ہوں یا ان میں سے بعض مؤمن ہوں تو انکا سلام سے ارادہ کرے دراصل یہ قید آیت میں ملحوظ ہے یہ قید قرینہ متصل کے بغیر نہیں لگائی گئی کیونکہ غیر مؤمن کو سلام اسلام میں غیر مشروع وحرام ہے ظاہر ہے اللہ یہ نہیں فرمارہا ہے کہ اہل خانہ کو حرام طریقے سے سلام کرو) یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے تاکہ تم نصیحت لو پھر اگر تم ان میں کسی کو نہ پاؤ تو وہاں داخل مت ہو حتیٰ کہ تمہیں اجازت دے دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے واپس جاؤ تو واپس چلے جاؤ وہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے یقینا اللہ اسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم ایسے گھروں میں داخل ہوں جہاں سکونت نہیں ہے یہ تمہارے لئے مہلت ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو اے بندے مومن مردوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی بعض نظریں نیچی رکھیں اور وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ انکے لئے خوب ستھرا ہے یقینا اللہ اسے جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور اے بندے مومن عورتوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی بعض نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یہاں شہوت والی نظریں مراد ہیں کیونکہ موضوع جنسیت کا ہے مرد و عورت کا ہے) اور وہ عورتیں اپنے اسباب حسن کو ظاہر نہ کریں سوائے ظاہری اسباب حسن کے (اسباب حسن یعنی وہ ہر وہ شیء جس کی وجہ سے حسن ہو مثلا سنگار یا جسم کا ابھار یا عضو کی مناسبت وغیرہ تو معلوم ہوا مؤمنات پر یہ فرض ہے کہ ظاہری اسباب حسن کے سوا باطنی اسباب حسن کو چھپانا مؤمنات پر فرض ہے ظاہری حسن جس کو چھپانا لازم نہیں وہ دونوں قدم اور دونوں پنجے اور پنجے کے پاس کی کلائیوں کا کچھ حصہ اور ٹخنوں کے کچھ اوپر اور سر اور اسکے بال اور گردن اور حسین کپڑے یہ سب ظاہری اسباب حسن ہیں کیونکہ عورتوں عام حالات میں انہیں ظاہر رکھتی ہیں) اور وہ اپنی گریبانوں پر اپنے دوپٹے ڈالیں اور وہ اپنے اسباب حسن کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے یا

اپنے باپوں کے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے اوراپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں اوراپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کی اولادوں یا اپنی بہنوں کی اولادوں یا اپنی تعلقدار عورتیں یا خدام یا وہ ملازم مرد جنھیں جنسی خواہش نہ ہوتی ہو یا وہ بچہ جو عورتوں کی چھپانے والی چیزوں کی سمجھ نہ رکھتا ہواور نہ ہی وہ اپنے پاؤں اسلیئے ماریں تاکہ انکے اسباب حسن کا وہ حصہ جو وہ چھپاتی ہیں اسے جان لیا جائے (یعنی مؤمن عورتیں اسطرح پاؤں کہیں نہ ماریں کہ اسکی باطنی زینت کا علم کسی کو ہو مثلاً اس طرح پاؤں مارا کہ باطن میں کوئی زیور پہنا ہوا ہے دوسروں کو آواز سے پتا چلا) اورسب اللہ کی طرف رجوع کرواے اہل ایمان تاکہ تم کامیاب ہواور تم میں سے جو بے شوہر کی عورتیں ہیں اور تم میں سے جو نیک خادم اور تم میں سے جو نیک خدمائیں ہیں انکا نکاح کرواؤ اگر وہ (یعنی یہ سب مرد و عورتیں) محتاج ہوں (یعنی مالی محتاجی ہو) تو اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کردے گا اور اللہ وسعت والا خوب علم والا ہے (یعنی نکاح کروانے میں مالی محتاجی کو رکاوٹ نہ بناؤ بلکہ تقوی پرہیزگاری دیکھواور دیکھو کیا وہ ازدواجی زندگی کے حقوق اٹھاسکتے ہیں تو نکاح کروادو اللہ انہیں مال و دولت دے دے گا اور اگر انہیں اولاد ہوگی تو اللہ مرد پر اسکی بیوی اور اسکے بچے کی ضروریات پوری کرنے کی سطوت بھی عطا کردے گا لیکن علم دین و عمل شرط ہے لیکن اگر مرد کمانے یا دیگر حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں سست و غیر سنجیدہ ثابت ہے تو اس سے نکاح نہ کروائیں کیونکہ یہ اپنی لا پرواہی کی وجہ سے اپنی زوجہ کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور ایسا شخص فاسق و ناشکرا ہوتا ہے اس سے نکاح حرام ہے اور یاد رکھیں یہ غنی کرنے کا وعدہ صرف متقین کے لئے ہے لہذا کسی فاسق سے اپنی ماتحت عورتوں کا نکاح کرواکر یہ گمان نہ کریں کہ اللہ انہیں غنی کردے گا اور ویسے بھی اسلام میں فاسق سے نکاح نہیں ہوتا) اور جو کسی نکاح کی قدرت نہیں رکھتے انھیں پاکدامنی سے رہنا چاہیئے حتی کہ اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کردے (یعنی مشروع طریقے سے نکاح نہیں کرسکتے تو گناہ نہ کریں بلکہ صبر کریں حتی کہ اللہ انکے لئے اسباب مہیا کردے) اور جو لوگ اپنے خدام سے معاہدہ چاہتے ہیں تو اگر تم ان میں کوئی بھلائی جانو تو ان سے عہد کرلو کہ اگر وہ مخصوص رقم ادا کردیں تو عہد خدمت سے بری ہیں (اسے عقد مکاتبت کہتے ہیں جب کوئی شخص کسی کی خدمت پر معاہدہ کرلے مرد ہو یا عورت مثلاً وہ اسکی خدمت کرے گا اور وہ اس کے بدلے اسکی ضروریات پوری کرے گا ایسے خادم یا خادمہ سے عقد مکاتبت ہوتا ہے ورنہ اگر عہد نہ ہو تو خادم کو خدمت کرنا لازم نہیں) اور انھیں اس مال میں سے ایک حصہ دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اور اپنی خادماؤں کو زنا پر مت مجبور مت کرو اگر وہ پاکدامنی کا ارادہ کریں تاکہ تم قریب والی زندگی کا سامان حاصل کرلو اور جو انھیں مجبور کرے گا تو اللہ یقیناً ان کو مجبور کرنے کے بعد بہت معاف کرنے والا خوب مہربان ہے اور ہم نے تمہاری طرف وضاحت کرنے والی دلیلیں اتاری ہیں اور جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں انکی عبرت اور نصیحت ڈرنے والوں کے لیئے اللہ سارے آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے (یعنی ہدایت کی روشنی ہے جیسا کہ آگے اسکی تعبیر و تمثیل آرہی ہے) جس کی روشنی کی مثال جیسے ایک طاق ہے۔ جس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ ایک شیشے میں ہے وہ شیشہ چمک دار تارے کی مثل ہے۔ جس کو مبارک زیتون کے درخت سے روشن کیا جاتا ہو نہ وہ درخت مشرقی ہے نہ مغربی ہے (یعنی وہ درخت مشرق یا مغرب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مشرق و مغرب ہر جگہ پایا جاتا ہے) اسکا تیل بھڑکنے کے قریب ہے اگرچہ اسے آگ نہیں پہنچی (یعنی اتنا لطیف ہے کہ

قریب ہے کہ بغیر آگ لگے محض حرارت سے ہی بھڑک اٹھے) اجالے پر اجالا ہے اللہ اپنی روشنی سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (معلوم ہوا اس روشن چراغ کی مثال اللہ تعالی نے قرآن شریف مراد لیا ہے جس کے ذریعے اللہ لوگوں کو ہدایت پہنچاتا ہے یہ ہی نور علی نور ہے) اور اللہ نصیحتیں انسانوں کے لیۓ بتاتا ہے اور اللہ ہر شیٔ کو خوب جانتا ہے وہ گھر اللہ نے اجازت دی ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کا نام ذکر کیا جائے ان میں اس کی پاکی کا اظہار کیا جائے صبح شام ان گھروں میں ایسے مرد ہیں جنھیں تجارت اور فروخت کرنا اللہ کی نصیحت اور نماز قائم کرنے اور اضافی مال دینے سے غافل نہیں کرتا وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب دل اور آنکھیں مضطرب ہونگیں تاکہ اللہ انھیں انکے عمل سے بھی اچھا بدلہ دے اور وہ انہیں اپنے فضل سے اور دے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب نعمت دیتا ہے اور جنھوں نے ناشکری کی ہے انکے اعمال کی مثال تو سراب کی طرح ہے جو چٹیل میدانوں میں ہے سخت پیاسا شخص اسے پانی سمجھتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اسکے پاس آتا ہے تو وہ اسے کچھ نہیں پاتا اور وہ اس کے پاس اللہ کو پاتا ہے پھر اللہ اسے اسکا حساب پورا دے دیتا ہے اور اللہ حساب کا تیز ہے (یعنی جو اللہ کی نافرمانی و مخالفت کرتا ہے تو جس سکون کے خاطر وہ اللہ کی اطاعت کو چھوڑتا ہے وہ بھی اسے حاصل نہیں ہوتا وہ بس ایک وہم ہوتا ہے کہ مخالفت کے بدلے اسے یہ ملے گا دنیا میں انکے لیۓ ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے) یا انکی مثال جیسے گہرے سمندر میں اندھیرے جس پر موج چھا گئی ہو اس سے اوپر ایک اور موج اس سے اوپر بادل ہوں ایک کے اوپر ایک اندھیرا جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے مشکل سے اسے دیکھتا ہے (یعنی نافرمانوں کے اعمال کو اس سے تعبیر کیا ہے یعنی انکے اعمال اندھیر پر اندھیر ہیں جن میں گمراہی اور خرابی کے سوا کچھ نہیں اور یہ ہی گمراہی انہیں نقصان پہنچاتی ہے جیسے اندھیرا اس شخص کو نقصان پہنچاتا ہے جو بیچ سمندر میں ایک کشتی پر پھنسا ہو اور اس پر موج پر موج ہو اور بادل الگ ہوں اس جگہ اتنا اندھیرا کہ وہ اسے اپنا ہاتھ بھی ہلکا نظر آئے تو وہ اپنی جان کس طرح بچائے گا اور کس طرح اس مصیبت سے نکلے گا) اور اللہ جس کے لیۓ اجالا قائم نہ کرے تو اس کے لیۓ کوئی اجالا نہ ہوگا

ترجمۃ آیات النور 41۔۔۔64

اے بندے کیا تجھے نہیں پتا کہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے صف بستہ ہو کر اللہ کی پاکی کو ظاہر کر رہے ہیں وہ سب کا ضابطہ حیات اور پاکی کا اظہار جانتا ہے (پاکی کا اظہار صرف کلام سے نہیں بلکہ حالت سے بھی ہوتا ہے) اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کا اختیار صرف اللہ کا ہے اور انجام صرف اللہ کی طرف ہے اے بندے کیا تجھے نہیں پتا کہ اللہ بادلوں کو چلاتا ہے پھر انھیں ملاتا ہے پھر وہ انکے انبار لگاتا ہے پھر تو بارش دیکھتا ہے جو اسکے درمیان سے نکلتی ہے اور وہ اوپر سے یعنی پہاڑوں سے جن میں اولے ہوتے ہیں اترتی ہے پھر وہ اسے جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ اسے جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے (یعنی جس جگہ وہ چاہتا ہے کہ پانی نہ پہنچے تو وہاں نہیں پہنچاتا) قریب ہے کہ اسکی بجلی کی چمک آنکھوں کو ضائع کر دے اللہ رات اور دن کو بدلتا ہے یقیناً اس میں سمجھ والوں کے لیۓ نصیحت موجود ہے اور اللہ نے ہر چلنے رینگنے والے کو پانی سے تخلیق کیا ہے تو ان میں بعض اپنی پیٹ پر چلتے ہیں

اوران میں بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں اوران میں بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے یقیناً اللہ ہر شیٔ پر خوب قادر ہے ہم نے تشریح کرنے والی آیتیں اتاری ہیں اوراللہ جس کو چاہتا ہے درست راستے کی رہنمائی کرتا ہے اوروہ کہتے ہیں ہم نے اللہ اور رسول کو مان لیا اوراطاعت بھی کی پھر ان میں سے ایک جماعت اسکے بعد پھر جاتی ہے اوروہ تسلیم کرنے والے نہیں ہیں اور جب انھیں اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کردے تو فوراً انکی ایک جماعت نظرانداز کردیتی ہے اوراگر حق انکے مطابق ہوتا تو وہ اس کے پاس فرمانبردار بن کر آتے (یعنی حق انکی خواہش کے مطابق ہوتا تو مانتے کیونکہ وہ اپنی خواہش کے تابعدار ہیں اپنے اصلی رب کے نہیں) کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا انھوں نے شک کیا یا وہ ڈرتے ہیں کہ اللہ اوراسکا رسول ان پر ظلم کریں گے بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ لوگ ظالم ہیں جب مومنین کو اللہ اوراسکے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ انکے درمیان فیصلہ کردے تو انکا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور پیروی کی اور یہ لوگ کامیاب ہیں (معلوم ہوا جو اللہ کے حکم کی پیروی نہ کرے وہ مؤمن نہیں) اور جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں گے اوراللہ سے ڈریں گے اوراسکی پرہیزگاری کریں گے تو وہ کامیاب ہونگے اورانھوں نے زور لگا کر اللہ کی قسمیں لیں اگر تم انھیں حکم دے گا تو وہ ضرور نکلیں گے کہہ دے قسم مت کھاؤ بھلی تو فرمانبرداری ہے بس یقیناً اللہ اسے جانتا ہے جو تم کرتے ہو اے مومن کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ موڑلیں تو اس پر وہ ہی لازم ہے جو اسکی ذمہ داری ہے اور تم پر وہ ہی ذمہ داری ہے جو تمہیں دی گئی ہے (یعنی اللہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تمہیں ہدایت کی راہ دیکھائے سو اس نے دیکھا دی اب اس پر چلنا تمہاری ذمہ داری ہے) اوراگر تم اسکی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول پر صاف صاف پہنچانے کے سوا کچھ لازم نہیں ہے اللہ نے تم میں سے جنھوں نے تسلیم کیا ہے اور نیک اعمال کئے ہیں ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں ضرور زمین میں جانشین بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا تھا اور ضرور انھیں اس دین پر قدرت دے گا جس کو اس نے انکے لئے منتخب کیا ہے (یعنی کہ وہ انہیں اسلامی حکومت عطا کرے گا جس میں رہ کر وہ دین پر پوری طرح عمل کرنے پر قادر ہونگے) اور ضرور انھیں انکے خوف کے بعد امن دے گا وہ میری تابعداری کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو اسکے بعد ناشکری کریں گے تو وہ سرکش ہونگے اور نماز قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے اے بندے ناشکروں کو زمین میں عاجز کرنے والا گمان مت کر اور انکا ٹھکانہ آگ ہے اور یقیناً کتنا برا انجام ہے اے ایمان والوں تمہارے خدام اور تم میں سے جو سمجھداری کو نہیں پہنچے انھیں تم سے تین مرتبہ اجازت لینی چاہیئے اس وقت کی نماز سے قبل جب صبح کی روشنی سے رات کی سیاہی دور ہوجاتی ہے اور جب تم دن کے درمیانی حصے میں اپنی کپڑے رکھ دیتے ہو اور اس نماز کے بعد جو رات کی ابتدا میں ہوتی ہے تمہارے لئے یہ تین چھپائے جانے والے اوقات ہیں (یعنی صلوۃ فجر سے قبل اور دن کے درمیانی حصے میں اور صلوۃ عشاء کے بعد خدام اور جو مکلف سمجھ نہیں رکھتے نہیں نجی کمرے وغیرہ میں ان اوقات میں نہ آنے دیا جائے) تم پر اوران پر ان کے بعد کوئی تنگی نہیں ہے تمہارے پاس چکر لگانے والے لوگ تمہارے آپس کے ہی ہیں اللہ تمہارے لئے دلیلوں کی اسی طرح وضاحت سے بتاتا ہے اوراللہ خوب علم والا

حکمت والا ہے اور جب تمہارے بچے سمجھداری کو پہنچیں تو انھیں اسی طرح اجازت لینی چاہئے جسطرح ان سے پہلے والوں نے اجازت لی اللہ تمہارے لئے اپنی دلیلوں کو اسی طرح وضاحت سے بتاتا ہے اور اللہ خوب علم والا حکمت والا ہے اور جو عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں جن سے مرد نکاح کی امید نہیں کرتے (یعنی انکے بڑھاپے کی وجہ سے یا کسی اور عیب کی وجہ سے) توان پر اس بات میں کوئی تنگی نہیں ہے کہ وہ اپنی کپڑے رکھ دیں جب کہ وہ حسن ظاہر کرنے والی نہ ہوں (یعنی ان پر کوئی پردہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ ظاہری و باطنی زینت دیکھانے کا ارادہ نہ رکھتی ہو) اور انکا پاکدامن رہنا انکے لئے بہتر ہے اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ ہی لنگڑے پر ہے نہ ہی مریض پر ہے اور نہ ہی تم پر کوئی حرج ہے کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چاچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا وہاں سے جنکی چابیاں تمہاری دسترس میں ہوں یا اپنے دوست کے گھر سے تمہیں اس بارے میں کوئی تنگی نہیں کہ تم ایک ساتھ کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلامتی کی دعا دو (یہ بات مؤمنوں کے سلام کرنے کی ہورہی ہے فاسق اس میں شامل نہیں کیونکہ اس پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالی کی کوئی سلامتی نہیں ہے) اللہ کی جانب سے مبارک ستھری سلامتی کی دعا کے طور پر اللہ تمہارے لئے آیتوں کو اسی طرح صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو مومنین صرف وہ ہیں جنھوں نے اللہ اور اسکے رسول کو قبول کیا اور جب وہ اسکے ساتھ کسی اہم معاملے پر ہوتے ہیں تو جاتے نہیں ہیں حتیٰ کہ وہ اس سے اجازت لے لیں (یعنی اپنے شرعی امیر کے ساتھ کسی اہم مکالمہ یا اہم مجلس تو اسکی اجازت کے بغیر کسی عذر کے بغیر وہاں سے نکال جانے والا مؤمن نہیں) یقیناً جو تم سے اجازت لیتے ہیں وہ اللہ اور اسکے رسول کو مانتے ہیں پھر جب وہ تجھ سے اپنے بعض کام کے لئے اجازت مانگیں تو ان میں سے جس کو تو چاہے اجازت دے دے اور انکے لئے اللہ سے معاف مانگ یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا خوب مہربان ہے آپس میں رسول کو ایسے نہ پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو (یعنی عمومی انداز جس میں کم عزتی ہوتی ہے اس طرح مت پکارو مثلاً چلا کر یا نام لے کر یا ایسے انداز میں جو عرفاً بداخلاقی تصور ہوتی ہو اس طرح نبی کو پکارنا حرام رہا ہے) بعض اوقات تم میں سے وہ لوگ جو آڑ لے کر نکل جاتے ہیں اللہ انہیں جانتا ہے تو جو اسکے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرنا چاہئے کہ انھیں کوئی آزمائش پہنچے یا انھیں دردناک عذاب پہنچے سن لو جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کا ہے جس حالت پر تم ہوتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور اس دن کو بھی جب تم اسکی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ انھیں ان اعمال کی خبر دے گا جو انھوں نے کئے اور اللہ ہر شیء کا وسیع علم رکھتا ہے۔

سورۃ الفرقان (حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب)

ترجمہ سورۃ الفرقان (01...20)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے خیر والی ہے وہ ذات جس نے حق باطل میں فرق کرنے والی کو اپنی بندے پر اتارا تاکہ وہ جہانوں کے لیئے ڈرانے والا ہو آسمانوں اور زمین کی ملکیت جس کے پاس ہے اور اس نے کوئی اولاد نہ بنائی اور نہ ہی اسکی ملکیت میں کوئی شریک ہے اور اس نے ہر شیٔ کو تخلیق کیا ہے پھر اسے خوب حساب سے رکھا اور انھوں نے اسکے سوا اور آقا بنا لیئے ہیں جو کچھ تخلیق نہیں کرسکتے حالانکہ انھیں تخلیق کیا جاتا ہے (یعنی مشرکین نے شروع سے اب تک جتنے بھی آقا بنائے وہ سب تخلیق کیئے جاتے رہے ہیں اور جو مخلوق ہو وہ آقا نہیں ہوسکتا) اور وہ بذات خود نقصان اور فائدے کا اختیار نہیں رکھتے (معلوم ہو آقا یعنی وہ ہستی جو تابعداری کیئے جانے کے لائق ہو وہ بذات خود نفع و نقصان کی مختار ہونی چاہیئے جو خود سے نفع و نقصان کا مختار نہیں وہ واجب الاتباع نہیں) اور نہ موت اور نہ حیات اور نہ ہی بعد موت زندہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں (یعنی تابعداری کیئے جانے کے لائق ہونے کے لیئے حیات و موت کا مختار ہونا بھی لازمی ہے) اور ناشکروں نے کہا یہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں جسے اس نے گھڑلیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس پر اسکی مدد کی ہے تو انھوں نے زیادتی اور باطل شیٔ کا ارادہ کرلیا اور انھوں نے کہا پہلوں کی لکھی ہوباتیں ہیں جنھیں اس نے لکھ لیا ہے کہ وہ اس پر بار بار املاء کی جاتی رہتی ہے کہہ دے اسے اس ہستی نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین میں موجود راز کو جانتا ہے یقیناوہ بہت معاف کرنے والا بہت مہربان ہے اور انھوں نے کہا یہ رسول کیسا ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا کہ وہ اس کے ساتھ ڈراتا یا اسکی طرف کوئی خزانہ کیوں نہیں ڈال دیا گیا یا اسکا کوئی باغ کیوں نہیں ہے جس میں سے وہ کھاتا (اور یہ سب باتیں نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لیئے ضروری نہیں بلکہ ایک دلیل ہی کافی ہے) اور ان نافرمانوں نے کہا تم صرف گمراہ آدمی کی پیروی کرتے ہو اے بندے غور کر انھوں نے تیرے لیئے کیسی مثالیں بتائی ہیں تو وہ گمراہ ہوئے پھر وہ کسی راستے کی استطاعت نہیں رکھتے (یعنی انہیں حق کی راہ نظر نہیں آئی) خیر والی ہے وہ ذات جو اگر چاہے تو اس سے بہتر تجھے دے دے باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی اور وہ تیرے لیئے محلات قائم کردے بلکہ سچ یہ ہے کہ انھوں نے قیامت کی گھڑی کو جھٹلادیا (یعنی اپنے دل سے یا عمل سے اسکی مخالفت کر کے قیامت کی گھڑی کو جھٹلایا) اور ہم نے اسکے لیئے بھڑکتی آگ تیار کی ہے جس نے قیامت کی گھڑی کو جھٹلایا ہو جب وہ انھیں دور جگہ سے دیکھے گی تو وہ اسکی بھڑک اور سخت آواز سنیں گے اور جب انھیں ان میں تنگ جگہ باندھ کر ڈال دیا جائے گا تو وہ وہاں ہلاکت کو پکاریں گے آج ایک ہلاکت نہ پکارو بلکہ کثیر ہلاکتوں کو پکارو اے بندے کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشہ کا باغ جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے جو انکی جزا ہے اور انجام ہے (معلوم ہوا جنت میں داخلہ صرف پرہیزگاروں کا ہوگا جو پرہیزگار نہ مرا تو وہ جنت میں نہیں جائے گا اگرچہ کتنے ہی عرصے بعد ہو) انکے لیئے وہاں وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے ہمیشہ رہیں گے یہ تیرے آقا پر لازمی وعدہ ہے اور جس دن وہ انھیں اور جن جن کی وہ اللہ کے سوا تابعداری کرتے تھے جمع کیا جائے تو وہ کہے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود راہ حق سے بھٹک گیئے تھے وہ کہیں گے تو پاک ہے ہماری یہ مجال نہیں کہ ہم تیرے سوا سرپرست بنائیں لیکن تو نے انھیں اور انکے بزرگوں کو مہلت دی یہاں تک کہ وہ نصیحت بھول گیئے اور وہ ہلاک ہوگیئے تو وہ تمہیں اس بات میں جھٹلادیں گے جو تم کہتے ہو تو تم کسی فدیہ اور کسی مدد کی طاقت نہیں

رکھو گے اور تم میں سے جو زیادتی کرے گا ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے جب بھی تجھ سے قبل کسی رسول کو بھیجا تو وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرو گے اور تیرا آقا دیکھنے والا ہے

ترجمہ سورۃ الفرقان (21۔۔۔52)

اوران لوگوں نے کہا جو ہماری ملاقات نہیں ڈرتے ہم پر ملائکہ کیوں نہیں اتار دیئے گئے یا ہم اپنے آقا کو دیکھ لیں انھوں نے اپنی نفس میں تکبر کیا اور بڑی سرکشی کی جس دن وہ ملائکہ کو دیکھیں گے اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوش خبر نہ ہوگی اور وہ (ملائکہ) کہیں گے پابندی لگی ہے (یعنی تمہارے سکون وراحت پر پابندی ہے) اور جو عمل انھوں نے کئے ہم انکے پاس آئیں گے پھر ہم بکھرا ہوا غبار بنادیں گے اہل جنت کا ٹھکانہ خوب بہتر اور دوپہر کی آرام گاہ خوب اچھی ہوگی اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے گا اور ملائکہ خوب اتارے جائیں گے اس دن سچا اختیار اس ہستی کا ہوگا جو سب پر مہربان ہے اور وہ دن ناشکروں پر تنگ ہوگا اور جس دن نافرمان اپنے ہاتھ چھبائے گا اور یہ کہے گا اے کاش میں نے اللہ کے پیغام لانے والے کے ساتھ کوئی راستہ بنالیا ہوتا (یعنی اسکے ساتھ اتفاق کا راستہ بنالیا ہوتا) اے میری خرابی کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت سے بھٹکا دیا جب کہ وہ میرے پاس آگئی تھی اور ابلیس انسان کو خوب بے یارومددگار چھوڑنے والا ہے اور رسول کہے گا میرے آقا میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا (معلوم ہوا قرآن شریف کے سوا کسی کی اتباع کرنا مطلوب نہیں ہے کیونکہ نبی اللہ کے حضور صرف قرآن چھوڑنے پر شکایت کرے گا کسی روایت یا کسی صحابی وغیرہ کی رائے وفہم چھوڑنے پر نہیں) اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرمین میں سے ایک دشمن قائم کیا اور تیرے آقا کی ہدایت اور مدد کافی ہے اور ناشکروں نے کہا قرآن اس پر اکٹھا کیوں نہیں اتارا گیا اسی طرح ہوا ہے (یعنی اکٹھا نہیں اترا ہے) تاکہ ہم اس سے تیرے دل کو برقرار رکھیں (یعنی ہر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اترتا ہے تو اس سے نبی کے دل کو قرار رہتا ہے اگر قرآن اکٹھا اتار دیا جاتا تو بار بار اللہ نبی کے ساتھ بطور وحی ہم کلام نہیں ہوتا) اور ہم نے اسے خوب ترتیب دیا ہے اور جب بھی وہ تیرے پاس کوئی کہاوت لے کر آتے ہیں تو ہم تیرے پاس حق اور بہترین تفسیر لے آتے ہیں (معلوم ہوا کہ قرآن شریف ایک تفسیر ہے لہذا اسے کسی تفسیر وتشریح کی حاجت نہیں وہ خود ہی واضح وظاہر ہے) جنھیں انکے چہروں پر جمع کرکے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا یہ گھٹیا ترین اور گمراہ ترین لوگ ہونگے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ہم نے اسکے ساتھ اسکے بھائی ہارون کو مددگار بنایا تو ہم نے کہا دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جنھوں نے ہماری دلیلوں کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں تباہ وبرباد کردیا اور قوم نوح نے جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں غرق کیا اور ہم نے انھیں انسانوں کے لئے ایک عبرت بنادیا اور ہم نے ان نافرمانوں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے اور عاد وثمود اور کان والے اوراس کے درمیان دیگر کثیر نسلوں کا بھی یہ ہی حشر کیا اور ہم نے سب کے لئے نصیحت بتائی تھیں اور ہم نے سب کو تباہ وبرباد کرڈالا اور وہ اس بستی کے پاس آئے جس پر بری بارش کی گئی تھی تو کیا انھوں نے اس بستی کو نہ دیکھا (یعنی اس بستی کو دیکھ ہی سبق لیتے) بلکہ سچ

یہ ہے کہ وہ قیامت کی زندگی سے ڈرتے نہیں ہیں اور جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو وہ تیرا مذاق ہی بناتے ہیں کیا یہ ہے جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے یقیناً اگر ہم اپنے آقاؤں پر صبر نہ کریں تو وہ ہمیں ان سے بھٹکا کر دور کر ہی دے گا اور عنقریب جب وہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو جان جائیں گے کون خوب گمراہ ہے اے مومن تیری اس کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی مرضی کو اپنا آقا بنا لیا تو کیا تو اس پر زبردستی کرے گا (یعنی اپنی مرضی کے تابع ہو گیا ہے کہ اس نے اللہ تعالی کے خلاف اپنی مرضی کو ترجیح دی ہے) یا اے مومن تو یہ گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ صرف جانوروں کی طرح ہیں بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں اے بندے کیا تو نے اپنے آقا کی طرف غور نہ کیا اس نے کیسے سائے کو دراز کیا ہے اور اگر وہ چاہتا تو وہ اسے ساکن کر دیتا پھر ہم سورج کو اس پر دلیل بنا دیتے پھر ہم اسے اپنی طرف تھوڑا کھینچ لیتے (یعنی جس طرح سایہ ایک جگہ ٹھہرا نہیں رہتا سورج کی گردش کی وجہ سے متحرک رہتا ہے تو اگر اللہ تعالی چاہتا تو اس سایہ کو ساکن کر دیتا کہ وہ ایک ہی جگہ ٹھہر جاتا اور سورج بھی ایک جگہ ہو جاتا جس سے یہ دلیل ملتی کہ سایہ کہاں ہو گا اور اپنی طرف تھوڑا کھینچنے کا مطلب ہے کہ اللہ اسے ایسی جہت میں تھوڑا کھینچ لیتا جس جہت میں وہ چاہتا اور اگر اللہ تعالی یہ سب کرتا تو زمین میں تباہی برپا ہو جاتی) اور وہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ بنایا (یعنی وہ اپنے اندھیر ہونے کی وجہ سے اشیاء کو چھپا لیتا ہے) اور نیند کو راحت بنایا (یعنی نیند کو ایسا بنایا کہ نیند سے انسان کی تھکان و درد دور ہو جاتے ہیں) اور اس نے دن کو خوب پھیلانے والی بنایا (یعنی دن حصول معاش کے لئے موزون وقت ہے جب دن آتا ہے تو لوگ پھیل جاتے ہیں) اور وہ ہی ہے جس نے ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجا (یعنی بارش کے آگے ہوائیں بھیجیں) اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پاک پانی اتارا تاکہ ہم اس سے مردہ شہر کو زندہ کریں (یعنی بنجر زمینوں کو بنجر زمینوں کو مردہ شہر سے تعبیر کیا ہے) اور ہم اسے جانوروں اور کثیر انسانوں کو پلائیں جو ہماری مخلوق میں سے ہیں اور ہم اسے (یعنی قرآن شریف کو) انکے درمیان صاف صاف بتا چکے ہیں تاکہ وہ نصیحت لیں تو اکثر انسانوں نے صرف اندھیروں کو ہی تسلیم کیا (اندھیروں سے ناشکری کو تعبیر کیا ہے) اور اگر ہم چاہتے تو ہم ہر بستی میں ایک ڈرنے والا بھیج دیتے لہٰذا اے بندے ناشکروں کی فرمانبرداری مت کر (کیونکہ وہ اللہ کے نافرمان ہیں اور اللہ تعالی کی فرمان برداری کر) اور اس وجہ سے (یعنی انکی ناشکری کی وجہ سے) ان کے خلاف پوری اور بڑی کوشش کر (یعنی ان کے خلاف زبانی و عملی و اسلحہ سے پوری کوشش کر)

ترجمہ سورۃ الفرقان (53---77)

اور وہی تو ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا یہ خوب میٹھا ہے اور یہ تلخ کھارا ہے اور اس نے انکے درمیان ایک رکاوٹ قائم کر دی ہے (اور وہ میٹھا اور تلخ پانی آپس میں مخلوط نہیں ہوتا) اور تم پر ملنے پر رکاوٹ ہے (یہ حکم اللہ تعالی کی طرف سے ان سمندروں کو ہے) اور وہ ہی تو ہے جس نے پانی سے ایک بشر بنایا پھر اس نے اسکے قرابت اور سسرال بنا دیئے اور تیرا آقا خوب قادر ہے اور وہ اللہ کے سوا اس کی تابعداری کرتے ہیں جو انھیں نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ انھیں نقصان دے سکتا ہے اور ناشکرا اپنے آقا کے خلاف مددگار ہے اور اے بندے ہم نے تجھے صرف خوش خبر دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اے مبلغ کہہ دے میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں

مانگتا مگر جو چاہے وہ اپنے آقا کی طرف راستہ بنالے اور اعتماد اس ہستی پر کر جو حیات ہے اسے موت نہیں آسکتی اور اسکی تعریف کی وجہ پاکی کا اظہار کر (یعنی ہر طرح سے اسکی پاکی ظاہر کر اپنے قول و عمل سے اپنے دل سے اسطرح کہ اپنے اعتقاد و عمل کو اللہ کے تابع رکھ) اور اسکا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا ہی کافی ہے (معلوم ہوا اپنے گناہ کسی کو نہیں بتانے چاہئیں اللہ ہمارے گناہ جانتا ہے وہی کافی ہے) جس نے آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں کے درمیان ہے انھیں چھ ایام میں تخلیق کیا (اور اللہ تعالی کا ایک دن ہمارے ایک ہزار دن کے برابر ہے لہذا یہ چھ دن چھ ہزار سال ہوئے) پھر وہ ہستی تخت نشین ہوئی جو سب پر مہربان ہے (لیکن وہ تخت پر کس طرح بیٹھی وہ ہمیں نہیں پتا کیونکہ اللہ نے ہمیں وہ نہیں بتایا لہذا بیٹھنے کی کیفیت کے حوالے سے ہمیں سکوت کرنا لازم ہے) تو اسکے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ اور جب انھیں کہا جائے رحمن کے لئے جھکو تو وہ کہتے ہیں رحمن کیا ہے کیا ہم اس کے لئے جھکیں جس کا تو ہمیں حکم دیتا ہے اور اس نے انکی نفرت میں اضافہ کر دیا وہ ہستی خیر والی ہے جس نے آسمان میں قلعے بنائے ہیں (یعنی ستارے بنائے اسکے سوا کسی پر اجتماعی طور پر قلعے کے اطلاق نہیں ہو سکتا اور چاند اور سورج کا ذکر اسکے بعد آرہا ہے یہ قرآن شریف کا معجزہ ہے کہ اس نے اس قریب پندرہ سو سال پہلے ہی یہ بتا دیا کہ آسمان میں قلعے رب نے بنائے ہیں جب کہ اس دور میں یہ تصور ہی نہیں تھا کہ یہ تارے بہت بڑے بڑے زمین کی مثل ہوتے ہیں) اور اس نے اس میں ایک چراغ اور روشن کرنے والا چاند بنایا (اور وہ چراغ سورج ہے یقینا) اور وہ ہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک کے پیچھے ایک آنے والا بنایا اس کے لئے جو نصیحت لینا چاہے یا فرمانبرداری کا ارادہ کرے (یعنی جو نصیحت لینا چاہے یا اللہ کی فرمانبرداری کرنا چاہے تو وہ ان دلائل میں غور کر کے یہ کر سکتا ہے) اور رحمن (وہ ہستی جو سب پر مہربان ہے) اسکے تابعدار وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب احمق لوگ ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام اور وہ ہیں جو اپنے آقا کے لئے سجدے اور قیام میں رات گذارتے ہیں اور وہ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے آقا ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے یقینا اسکے عذاب سے چھٹکارہ ممکن نہیں ہے یقینا وہ کتنا برا جائے قرار اور مقام ہے اور وہ ہیں جب وہ خرچ کرتے ہیں تو حد سے نہیں بڑھتے اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں اور اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے اور وہ بھی ہیں جو اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے دوسرا آقا بنا کر اس سے دعا نہیں کرتے اور جس نفس کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کرے گا وہ گناہوں سے جا ملے گا قیامت کے دن اس کے لئے عذاب زیادہ کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اسطرح کہ اسے ذلیل کیا جائے گا سوائے اس کے جو توبہ کر لے اور تسلیم کرے اور نیک عمل کرے تو انکی برائیاں اللہ اچھائیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے (معلوم ہوا کہ زانی اور قاتل بھی کافر ہیں کیونکہ ان کے لئے اخرت میں عذاب ہے اور دائمی عذاب ہے) اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو وہ اللہ کی طرف خوب رجوع کرتا ہے اور وہ بھی ہیں جو باطل کی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ فضول کے پاس سے گزرتے ہیں تو عزت سے گزر جاتے ہیں اور وہ بھی ہیں جنھیں انکی آقا کی آیتوں سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے (یعنی ان آیتوں میں غور و فکر کرتے ہیں ان سے سبق لیتے ہیں) اور وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں ہمارے آقا ہمیں ہمارے

شریکان حیات اور ہماری اولاد کی جانب سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہمیں پرہیزگاروں کا رہنما بنادے یہ ہے جنھیں بالاخانہ جزا کے طور پر دیا جائے گا کیونکہ انھوں نے برداشت کیا اور وہاں انھیں سلامتی کی دعا دی جائے گی وہاں ہمیشہ رہیں گے کتنی اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے (معلوم ہوا یہ جو صفات جن کی اللہ تعالی نے تعریف کی ہے انہیں اختیار کرنا فرض ہے کیونکہ اللہ سبحنہ نے انہیں اپنے بندوں کی صفات بتایا ہے لہذا ان صفات سے انحراف کرنا اللہ کا بندہ ہونے سے خارج ہونا ہے جو کہ کفر و فسق ہے) اے مومن کہہ دے اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا آقا تمہارا لحاظ نہ کرتا تو تم نے جھٹلادیا ہے پس عنقریب وہ تمہیں لازم ہوجائے گا (یعنی ان جھٹلانے کا عذاب تمہیں لازم ہوجائے گا اور ظاہر ہے جو لازم ہوتا ہے وہ الگ نہیں ہوتا)

سورۃ الشعراء (شاعر کی جمع)

سورۃ الشعراء (02---68)

اللہ کے نام سے جو عمومی خصوصی مہربان ہے سنو یہ وضاحت کرنے والی کتاب کی دلیلیں ہیں اے مصداق قریب ہے کہ تو خود کو اس بات پر مار ڈالے کہ وہ تسلیم نہیں کر رہے اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسمان سے کوئی کرشمہ اتار دیں پھر انکی گردنیں اس کے لئے جھک جائیں اور جب بھی انکے پاس رحمن کی طرف سے کوئی تخلیق شدہ نصیحت آتی ہے تو وہ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں تو انھوں نے جھٹلادیا پھر جلد ہی انکے پاس اسکی خبریں آئیں گئیں جس کا وہ مذاق بنایا کرتے تھے (مذاق بنانے کے مطلب ہے اہمیت نہیں دیا کرتے تھے سنجیدہ نہیں لیا کرتے تھے) کیا انھوں نے زمین کی طرف غور نہیں کیا کہ ہم نے اس میں سارے باعزت جوڑے اگائے یقینا اس میں ضرور دلیل موجود ہے اور حالت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر تسلیم نہیں کرتے (یعنی ان دلیلوں سے نصیحت لے کر حق کو تسلیم نہیں کرتے) اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خصوصی مہربان ہے اور جب تیرے آقا نے موسی کو پکارا کہ نافرمانوں یعنی قوم فرعون کے پاس آؤ کہ وہ ڈرتے نہیں ہیں اس نے کہا میرے آقا مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلادیں گے اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی لہذا رسالت ہارون کی طرف بھیج دے اور انکی مجھ پر ایک مخالفت بھی ہے تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کردیں (یعنی ان سے ایک فرعونی غلطی سے قتل ہوگیا تھا۔ جناب موسی کا یہ جملہ درست نہیں تھا کیونکہ یہ اللہ تعالی کے فیصلے پر اعتراض اور اسکی تغلیط تھی کہ تو مجھے رسول بنا رہا ہے جب کہ مجھ میں یہ سب خرابیاں پائی جاتی ہے لہذا ہارون کو رسول بنادے جب کہ اللہ جل شانہ کے فیصلے کے آگے چوں چراں نہیں کرسکتے) تو اس نے کہا بلکل نہیں تم دونوں ہماری دلیلیں لے جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں سن رہا ہوں تو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر تم کہو ہم جہانوں کے آقا کے رسول ہیں کہ ہمارے ساتھ اولاد اسرائیل کو بھیج دے اس نے کہا کیا ہم نے تیری اپنے درمیان ایک اولاد کی صورت میں پرورش نہیں کی اور تو ہمارے درمیان اپنی عمر کے سالوں رہ چکا ہے اور تو نے غلط کام کیا جو تو نے کیا اور تو احسان کا ناشکرا ہے تو اس نے کہا میں نے ایسا تب کیا تھا جب میں انجان تھا پھر میں تجھ سے بھاگا کیونکہ میں تجھ سے خائف تھا پھر میرے آقا نے مجھے دین عطا کیا ہے اور مجھے رسول بنایا اور یہ نعمت جو تو مجھ پر جتا رہا ہے اسکی وجہ بھی یہ ہی ہے کہ تو نے اولاد اسرائیل کو تابع کرلیا تھا (یعنی ہماری قوم کو اپنے تابع

کر کے انہیں غلام بنا کر انکے ایک بچے کو پالنا کوئی احسان نہیں بلکہ اگر تو نے مجھے پالا ہے تو برباد بھی تو نے ہی کیا ہے) فرعون نے کہا اور آقا کائنات کیا ہے اس نے کہا سارے آسمانوں اور زمین اور جو بھی انکے درمیان ہے انکا آقا ہے اگر تم یقین کرو اس نے اپنے اطراف کے لوگوں سے کہا کیا تم لوگ سن رہے ہو (یہ طنز کے طور پر کہا تھا) تو اس نے کہا تمہارا اور تمہارے پہلے والے بزرگوں کا آقا ہے اس نے کہا یقینا تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دماغی مریض ہے اس نے کہا اگر تم عقل استعمال کرو تو وہ مشرق و مغرب اور جو بھی انکے درمیان ہے انکا آقا ہے اس نے کہا اگر تو میرے سوا آقا بنائے گا تو میں تجھے قید کر دونگا (فرعون کا یہ دعوی نہ تھا کہ وہ اس زمین کا خالق ہے بلکہ اس نے رب ہونے کا دعوی کیا تھا کہ اسکی تقلید کرو اسکی آقائیت کو تسلیم کیا جائے یہ پہلے دور میں بہت ہوتا تھا جب بھی کوئی بادشاہ آتا تو وہ لوگوں سے اپنی تقلید کرواتا تاکہ رعایا میں بادشاہ کے خلاف ذرا بھی مخالفت پیدا نہ ہو وہ پوری طرح سے بادشاہ کے تابع ہوجائیں اور اسکی بات کو بے دلیل تسلیم کریں اسی کو ربوبیت و آقائیت کہتے ہیں جب اسکا مستحق وہی ہے جو ہماری مالک ہے یعنی اللہ تعالی) اس نے کہا کیا اس کے باوجود کہ میں تیرے پاس وضاحت کرنے والی شيء لے کر آؤں اس نے کہا اگر تو سچا ہے تو اسے پیش کر تو اس نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو وہ فورا صاف طور پر ایک اژدھا بن گئی اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ فورا دیکھنے والوں روشن ہوگیا اس نے اپنے اطراف میں موجود اشرافیہ کو کہا یقینا یہ ماہر جادوگر ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو سے تمہاری زمین سے باہر کردے تو تم کیا حکم دیتے ہو (یعنی اس نے ایمان کے بدلے اپنی حکومت کو چنا اور حکومت بچانے کے لئے رسولوں کو جادوگر کہہ ڈالا) انھوں نے کہا اسے اور اسکے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے تاکہ وہ تیرے پاس سارے ماہر جادوگروں کو لے آئیں پھر معلوم دن کے مقرر وقت میں جادوگروں کو جمع کیا گیا اور دیگر لوگوں کو کہا گیا کیا تم جمع ہو تاکہ ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہ غالب ہوں (یعنی جناب موسی و ہارون کے خلاف ساحروں کی پیروی کریں جب وہ غالب ہوں اور انہیں ہستیوں کو جادوگر قرار دیں) پھر جب جادوگر آئے تو انھوں نے فرعون کو کہا کیا ہمارے لئے بدلہ ہوگا اگر ہم جیت گئے اس نے کہا ہاں اور تب تو تم مقرب ہوجاؤ گے موسی نے انھیں کہا ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو تو انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور انھوں نے کہا فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی جیتیں گے (معلوم ہوا ان ساحروں کو اپنے پر بڑا اعتماد تھا وہ ہی غالب ہونگے) پھر موسی نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو وہ اچانک اسے نگلنے لگی جو وہ گھڑتے تھے پھر جادوگر سجدے میں ڈال دیئے گئے انھوں نے کہا ہم نے تسلیم کرلیا جہانوں کے آقا کو موسی اور ہارون کے آقا کو تو اس نے کہا اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم نے اسکی بات مان لی یقینا وہ تمہارا بزرگ ہے جس نے تمہیں جادو سیکھایا ہے تو عنقریب تم جان جاؤ گے (جو فرعون کا بہانہ تھا ساحروں کے ہارنے کے بعد وہ بھی چکنا چور ہوگیا تو نیا بہانہ بنا دیا کہ یہ دونوں تمہارے استاد ہیں جب وہ جانتا تھا کہ موسی و ہارون کوئی جادوگر نہیں رہے تو وہ اس پیشہ ور جادوگروں سے بہتر اور انکے استاد کیسے ہوسکتے تھے لیکن اس نے اپنی حکومت و نفس کے خاطر حق کو جھٹلایا اور ٹھکرایا) میں تمہارے ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ کر الگ کر دونگا اور میں ضرور تم سب کو سولی بھی دونگا انھوں نے کہا کوئی نقصان نہیں ہے یقینا ہم صرف اپنے آقا کی طرف پلٹنے والے ہیں ہم خواہش کرتے ہیں کہ ہمارا آقا

ہمارے گناہ معاف کرے کہ ہم نے سب سے پہلے تسلیم کیا ہے (ان ساحروں کا دل صاف تھا جو کوئی بہانہ کئے بغیر حق کو قبول کر گئے اور اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کی اوراچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ موسی وہارون جادوگر نہیں وہ جادو اور حقیقت کے درمیان فرق اچھی طرح سمجھتے تھے) اور ہم نے موسی کی طرف خفیہ پیغام بھیجا کہ میرے تابعداروں کو رات میں لے جاؤ تمہارا پیچھا کیا جائے گا پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے یقیناوہ کم لوگ ہیں اور انھوں نے ہمیں غضبناک کیا ہے اور ہم ایک ہوشیار جماعت ہیں تو ہم نے انھیں باغات اور چشموں اور خزانوں اور باعزت مقام سے نکالا اسی طرح ہم نے اولاد اسرائیل کو اسکا وارث بنادیا پھر انھوں نے انکا طلوع آفتاب کے وقت پیچھا کیا تو جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسی کے ساتھیوں نے کہا ہمیں پالیا گیا ہے اس نے کہا بلکل نہیں میرا آقا میرے ساتھ ہے جلد وہ میری رہنمائی کرے گا تو ہم نے موسی کیطرف خفیہ پیغام بھیجا کہ اپنی لاٹھی سے سمندر کو مار پھر وہ پھٹ جائے گا پھر وہ دو بلند بڑے پہاڑوں کی طرح دو ٹکڑوں میں بٹ گیا (ظاہر ہے کہ جناب موسی کے قافلے کے ایک طرف سمندر یا بڑی جھیل اور دوسری طرف فرعون کا لشکر تھا اور تیسرا کوئی راستہ نہیں تھا) اور ہم نے دوسروں کو وہاں آگے کردیا اور ہم نے موسی اور جو اسکے ساتھ تھے سب کو نجات دی پھر ہم نے دوسروں کو غرق کردیا یقینا اس میں ضرور دلیل موجود ہے اور ان میں سے اکثر مومن نہیں ہیں اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خوب مہربان ہے

سورۃ الشعراء (69۔۔۔122)

اور اے بندے انھیں ابراہیم کی خبر پڑھ کر بتا جب اس نے اپنے والد اور اپنی قوم کو کہا تم لوگ کس کی تابعداری میں ہو انھوں نے کہا ہم بتوں کی تابعداری میں ہیں کہ ہم ان کے پابند ہیں اس نے کہا کیا وہ تمہیں سنتے ہیں جب تم دعا مانگتے ہو یا وہ تمہیں نفع دیتے ہیں یا نقصان دیتے ہیں انھوں نے کہا نہیں بس ہم نے اپنے بزرگوں کو ایسا ہی کرتا ہوا پایا ہے اس نے کہا تمہاری کیا رائے ہے تمہارے اور تمہاری پہلے والے بزرگوں کے بارے میں تو یقینا وہ میرے دشمن تھے (کیونکہ وہ اللہ کے نافرمان تھے) سوائے آقائے کائنات کے جس نے مجھے تخلیق کیا تو وہ میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے اور جو مجھے موت دے گا پھر مجھے حیات دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جزا کے دن میرے گناہ معاف کرے میرے آقا مجھے شریعت عطا کر اور مجھے نیکوں کے ساتھ ملادے اور میرے لئے بعد والوں میں عزت کی زبان رکھنا اور مجھے نعمت کے باغ کے ورثاء میں شامل کر اور میرے باپ کو معاف کر وہ گمراہ ہوگیا ہے (یہ ابراہیم خلیل اللہ کی جانب سے اپنے کافر باپ کی دعائے مغفرت اس صورت میں تھی جب ان کے نزدیک اس پر حجت تمام نہیں ہوئی تھی وہ اسے غافل سمجھتے تھے کافر نہیں سمجھتے تھے لیکن جب اسکا کفر ان پر واضح ہوگیا تو وہ اس سے بری ہو گئے) اور مجھے اس دن رسوا مت کرنا جب وہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ جس دن مال اور بیٹے نفع نہیں دیں گے سوائے اس ذات کو جو سلامت دل لایا ہوگا (یعنی اس کا دل ہر قسم کے ناجائز فیصلے اور ارادے سے سلامت ہوگا اور کسی گناہگار کا دل برے فیصلوں سے سلامت نہیں ہوتا کیونکہ گناہ عمل پر تب ہی آتا ہے جب اسکا دل سے فیصلہ وارادہ کیا ہوتا ہے معلوم ہوا ہر گناہ گار اس

دن عذاب کا شکار ہوگا) اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی اور بھڑکتی آگ گمراہوں کے لئے ظاہر کردی جائے گی اور انھیں کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جنکی تم اللہ کے سوا تابعداری کرتے تھے کیا وہ تمہاری مدد کررہے ہیں یا انکی مدد ہورہی ہے پھر انھیں اور گمراہوں کو ابلیس کے لشکروں سب کو اس میں اوندھا ڈال دیا جائے گا اللہ کی قسم ہم تو صاف گمراہی میں تھے جب ہم نے تمہیں آقائے کائنات کے برابر کردیا تھا اور مجرموں نے ہی ہمیں گمراہ کیا تو ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی پکا دوست ہے تو کاش کہ ہم واپس جاسکتے پھر ہم تسلیم کرتے (یعنی تن من سے تسلیم کرتے ہیں) یقینا اس میں ضرور نصیحت موجود ہے اور ان میں سے اکثر تسلیم نہیں کرتے اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خصوصی مہربان ہے قوم نوح نے پیغمبروں کو جھٹلایا (پیغمبر کی جمع ذکر کی گئی کیونکہ قوم نوح کی طرف صرف ایک ہی پیغمبر نوح نہیں آئے تھے اور بھی پیغمبر آئے تھے ایک شریعت حضرت نوح پر نازل ہوئی ورنہ پیغمبر کی جمع لانے کا کوئی مطلب نہیں) جب انکے ہم قوم نوح نے انھیں کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں تم سے اس بات پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف جہانوں کے آقا کے ذمہ پر ہے تو اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو انھوں نے کہا کیا ہم تیری بات مانیں جبکہ تیری پیروی تو ذلیل ترین لوگوں نے کی ہے (یعنی وہ لوگ غیر اخلاقی لوگ تھے اور نچلے طبقے کے ہیں) اس نے کہا جو وہ کیا کرتے تھے مجھے اسکا علم نہیں ہے انکا حساب صرف میرے آقا کے ذمہ پر ہے کاش کہ تم شعور کرو اور میں تسلیم کرنے والوں کو ترک کرنے والا نہیں ہوں (تسلیم کرنے کا یہ مطلب نہیں ہو تا کہ دل سے مانو اور عمل سے مخالفت کرو بلکہ تسلیم کرنا یہ ہے کہ دل اور عمل دونوں سے کوئی مخالفت نہ ہو) میں صرف صاف ڈرانے والا ہوں (یعنی کہ میں تمہیں صرف تمہارے آقا کی وعیدوں سے ڈرا دوں گا اگر مانو تو صحیح نہیں مانو تو میں جنگ نہیں کرنے والا بلکہ تمہارے عمل کا وبال تم ہی پر ہوگا۔ یہ قتال واجب نہ ہونے کی حالت کا بیان ہے) انھوں نے کہا اے نوح اگر تو باز نہ آیا تو ہم ضرور تجھے سنگسار کردیں گے اس نے کہا آقا میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے لہذا میرے اور انکے درمیان ایک فیصلہ کردے اور مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں انھیں نجات دے تو ہم نے اسے اور جو اسکے ساتھ تھے انھیں بھری ہوئی کشتی میں پہنچا کر نجات دی پھر ہم نے باقیوں کو غرق کردیا (اور جو بچ گئے تھے انہیں آگ میں ڈال دیا گیا تھا اسکا ذکر سورہ نوح میں ہے) یقینا اس میں ضرور نصیحت ہے اور انکی اکثریت تسلیم نہیں کرتی اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خصوصی مہربان ہے

سورۃ الشعراء (123 ۔۔۔ 227)

عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا (یعنی انکی طرف صرف ایک خبر رساں حضرت ہود نہیں آئے بلکہ اور بھی تھے لیکن جناب ہود کو نمایاں کیا ہے شاید اس وجہ سے کہ باقی غیر تشریعی رسول ہوں مثلا ہارون علیہ السلام یا پھر خبر رساؤں میں فرشتوں کو بھی شامل کیا ہے جو نبی کی طرف شریعت لائے تھے) جب انکے ہم قوم ھود نے انھیں کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں تم سے اس بات پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف سارے جہان کے آقا پر ہے کیا تم ہر بلند جگہ پہ تفریح کرتے ہوئے علامت بناتے ہو اور تم بڑے مکانات بناتے ہو تا کہ تم طویل عرصہ ٹھر سکو (معلوم ہوا طویل عرصہ ٹھرنے کی نیت سے بڑے

مکانات بنانا ممنوع ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے قوم عاد کے اس عمل پر تنقید کی ہے انسان کو دنیا سے لمبی لمبی امیدیں نہیں رکھنی چاہیں یہ دنیا فانی ہے آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں) اور جب تم پکڑ کرتے ہو تو ظالم بن کر پکڑ کرتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد اس سے کی جو تم جانتے ہو اس نے تمہاری مدد جانوروں اور بیٹوں اور باغات اور چشموں سے کی میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خائف ہوں انھوں نے کہا ہمیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو نے ہمیں نصیحت کی ہو یا تو نے نصیحت نہ کی ہو یہ صرف پہلوں کی ایجاد کی ہوئی باتیں ہیں ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے انھیں مار ڈالا یقینا اس میں ضرور دلیل موجود ہے اور ان کی اکثریت تسلیم کرنے والی نہیں تھی اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خصوصی مہربان ہے اور ثمود نے خبر رساؤں کو جھٹلا دیا (یعنی انکی طرف صرف ایک خبر رساں حضرت صالح نہیں آئے بلکہ اور بھی تھے لیکن جناب صالح کو نمایاں کیا ہے شاید اس وجہ سے کہ باقی غیر تشریعی رسول ہوں مثلاً ہارون علیہ السلام یا پھر خبر رساؤں میں فرشتوں کو بھی شامل کیا ہے جو نبی کی طرف شریعت لائے تھے) جب انکے ہم قوم صالح نے انھیں کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس بات پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف آقائے کائنات کے ذمے پر ہے کیا تم یہاں امن کے ساتھ چھوڑ دیئے جاؤ گے باغات اور چشمے اور زراعتوں اور کھجور کے درختوں میں جس کا گابھا (وہ حصہ جس سے مختلف شاخیں نکلتی ہیں) پکا ہوا ہے (یعنی اگر تم اپنے رب کی مخالفت کرو گے تو ان نعمتوں سے بھی محروم کر دیئے جاؤ گے جن میں تم ہو) اور تم پہاڑوں کے حصوں کو تراش کر مہارت سے گھر بناتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت مت کرو جو زمین میں بگاڑ کرتے اور اصلاح نہیں کرتے انھوں نے کہا تو دھوکے میں مبتلا لوگوں میں سے ہے تو بس ہماری مثل ایک انسان ہے اگر تو سچا ہے تو کوئی کرشمہ پیش کر اس نے کہا یہ اونٹنی ہے جس کے پانی کا ایک حصہ ہے اور تمہارے لئے معلوم دن کے پانی کا حصہ ہے اور اسے برائی سے مت چھونا ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب پہنچے گا تو انھوں نے اسے ذبح کر دیا تو وہ نادم ہوئے پھر عذاب نے انھیں آ پکڑا یقینا اس میں ضرور دلیل موجود ہے اور ان کی اکثریت تسلیم کرنے والی نہیں تھی اور یقینا تیرا آقا وہ غالب ہے خصوصی مہربان ہے قوم لوط نے خبر رساؤں کو جھٹلایا (قوم لوط کی طرف جناب لوط علیہ السلام) جب انکے ہم قوم لوط نے انھیں کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں ہو یقینا میں تمہارا لئے ایک امانتدار خبر رساں ہوں لہذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس بات پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف آقائے کائنات پر ہے کیا تم جہانوں میں سے مردوں کے ہی پاس آتے ہو اور جو تمہارے آقا نے تمہارے لئے تخلیق کیا ہے یعنی تمہاری شریکان حیات کو چھوڑتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو (معلوم ہوا لواطت یہ ہے کہ عورتوں سے نفرت رکھتے ہوئے مردوں سے جماع کرے یہ ہی قوم لوط کا عمل تھا) انھوں نے کہا اے لوط اگر تو باز نہ آیا تو تو ضرور نکالے جانے والوں میں ہوگا اس نے کہا میں تمہارے کام کی وجہ سے ناراض ہو کر چھوڑنے والا ہوں (یعنی اپنی تبلیغ کو چھوڑنے والا نہیں ہوں کیونکہ تبلیغ چھوڑنے کی بات ہو رہی ہے) میرے آقا مجھے اور میرے اہل خانہ کو اس عمل سے نجات دے جو وہ کرتے ہیں تو ہم نے اسے اور اسکے اہل خانہ سب کو

نجات دی سوائے ایک بڑھیا کے وہ ٹھہرنے والوں میں شامل ہوئی (یعنی اس نے جناب لوط کے قافلے کے ساتھ ہجرت نہیں کی بلکہ وہیں اپنی قوم میں رہی) پھر ہم نے دوسروں کو برباد کردیا (یعنی قافلہ لوط کو چھوڑ کر سب کو ہلاک کردیا) اور ہم نے ان پر ایک بارش کی تو ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری ہوئی (وہ پتھروں کی بارش تھی جیسا کہ دوسری آیات میں اسکا ذکر ہے) یقینا اس میں ضرور دلیل ہے اور انکی اکثریت تسلیم کرنے والی نہیں تھی اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خصوصی مہربان ہے گھنے جنگل والوں نے خبر رساؤں کو جھٹلایا (یعنی انکے پیغام کو اپنے دل سے یا عمل سے یا دونوں سے ٹھکرادیا) جب شعیب نے انھیں کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے لئے امانتدار خبر رساں ہوں لہذا اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں تم سے اس بات پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں میرا بدلہ صرف آقائے کائنات پر ہے ماپ کو پورا کرو اور کم کرنے والوں میں شامل مت ہوجاؤ اور درست ترازو سے وزن کرو اور انسانوں کو انکی اشیاء کم کرکے مت دو اور زمین میں بگاڑ کرتے مت پھرو اور اس ہستی سے ڈرو جس نے تمہیں تخلیق کیا اور پہلی نسل کو بھی انھوں نے کہا تو بس دھوکے میں ڈالا گیا ہے اور تو بس ہمارے جیسا ایک انسان ہے اور ہم تجھے جھوٹا گمان کرتے ہیں تو ہم پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرادے اگر تو حق پر ہو اس نے کہا میرا آقا اسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو تو انھوں نے اسے جھٹلادیا پھر چھت کے دن کا عذاب انھیں آ پکڑا یقینا وہ بڑے دن کے عذاب تھا یقینا اس میں ضرور دلیل موجود ہے اور ان کی اکثریت تسلیم کرنے والی نہیں تھی اور یقینا تیرا آقا غالب ہے خصوصی مہربان ہے اور اس بات میں شک نہیں ہے کہ وہ (یعنی قرآن شریف) آقائے کائنات کا اتارا ہوا ہے جس کو امانتدار جان نے تیرے دل پر اتارا ہے (یہ غیر کتابی وحی کی بات ہورہی ہے ورنہ دیگر آیات میں ہے کہ اللہ نے قرآن شریف کو کتابی طور پر وحی کیا اور کتابی وحی کا ذکر زیادہ ہے) تاکہ تو ڈرانے والوں میں ہوجائے آسان عربی زبان کے ساتھ (معلوم ہوا قرآن شریف آسان عربی زبان میں ہے لہذا قرآن کو سمجھنے کے لئے عربی سیکھنی ہوگی ورنہ قرآن حکیم کی پیروی نہیں ہوسکتی جب کہ وہ عربی مشکل نہیں ہے نہ اسے سیکھنے میں کوئی مشقت کرنی پڑتی ہے) اور یقینا وہ پہلوں کی کتابوں میں موجود تھا کیا انکے لئے یہ دلیل نہیں ہے کہ اولاد اسرائیل میں سے یقین کرنے والے بھی اسکا یقین کرتے ہیں اور اگر ہم اسے بعض عجمیوں پر اتارتے پھر وہ اسے انھیں پڑھ کر بتاتے تو بھی وہ تسلیم نہ کرتے اس ہی طرح ہم نے اسے مجرموں کے دلوں میں داخل کیا ہے (یعنی حق قبول کرنے سے رکاوٹ کو انکے دلوں میں داخل کردیا ہے) وہ اسے تسلیم نہیں کریں گے حتیٰ کہ دردناک عذاب دیکھ لیں پھر وہ انکے پاس اچانک آجائے گا اور انھیں احساس بھی نہیں ہوگا پھر وہ کہیں گے کیا ہمیں مہلت دی جاسکتی ہے تو کیا وہ ہمارے عذاب ہی کے ساتھ جلدبازی مچاتے ہیں تو اے مومن تیری کیا رائے ہے اگر ہم انھیں سالوں کی مہلت دیں پھر انکے پاس وہ آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا جو مہلت انھیں دی جاتی تھی اس نے انھیں نفع نہ دیا اور جب بھی ہم نے کسی بستی کو قتل کیا ہے تو انکے ڈرانے والے بھی رہے ہیں نصیحت تھی اور ہم ظالم نہ تھے (یعنی نصیحت پہنچائے بغیر اللہ تعالی نے انہیں عذاب کا شکار نہیں بنایا) اور اسے بدروحوں (یعنی سرکش جنات) نے نہیں اتارا اور نہ ہی وہ اسکے لائق ہیں اور نہ ہی ان میں استطاعت ہے یقینا وہ اسے سننے سے معزول ہیں لہذا دوسرے آقا بنا کر اس سے دعا مت مانگ جب کہ اللہ ساتھ ہے ورنہ تو عذاب دیئے جانے والوں میں ہوگا

اور اے مومن اپنے خاندان میں سے جو زیادہ قریب ہیں انھیں ڈرااور اپنے بازوانکے لئے پست کردے جنھوں نے تیری پیروی کی ہے یعنی مومنین (باز پست کرنا یہ محاورہ ہے یعنی انکے لئے نرم رویہ رکھ) پھر اگر وہ تیری خلاف ورزی کریں تو کہہ دے میرا اس عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے جو تم کرتے ہو اور غالب خوب مہربان ہستی پر اعتماد کر جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور تابعداروں کے درمیان تیری حرکت کرنے کو بھی (دیکھتا ہے) (یعنی کہ یعنی اے مؤمن تیری متبعین کے درمیان نقل وحرکت کو ہم دیکھتے ہیں) یقیناوہ سننے والا وسیع علم والا ہے اے بندے کیا میں تجھے ان کے بارے میں بتاؤں جن پر بدروحیں (یعنی سرکش جنات) اترتی ہیں وہ ہر نافرمان دھوکے بازوں پر اترتے ہیں وہ سنی ہوئی بات ڈالتے ہیں اور ان کی اکثریت جھوٹی ہے (یعنی ان کے خوابوں میں انکے خیالوں باطل باتوں کو القا کرتے رہتے ہیں اور پھر یہ لوگ اسکی تبلیغ کرتے ہیں یا اس کے مطابق عمل کرتے ہیں جیسا کہ بہت مشہور ہے کہ مشرکین کی جماعت میں کسی کو انکے مذہب کے مطابق اور تایید میں خواب آتے ہیں مثلا انکے خواب میں عبد القادر جیلانی آگیا یا انکا کوئی اور بزرگ یا رسول اللہ کا نام لے کر کوئی آیا اور ایسی بات کی ترغیب دے رہا ہے جس سے برائی پیدا ہوگی یا برائی پر مدد ہوگی اور آپ نے دیکھا ہوگا ایسے ہی لوگوں کو اسطرح کے بہت خواب آتے ہیں اور وہ اپنے لوگوں میں انکا ذکر کررہے ہوتے ہیں اور انکے خواب وخیالات انکے فرقے کے لوگ کتابوں میں لکھ رہے ہوتے ہیں یہ سب بدروحوں کا القا ہوتا ہے) اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں اے بندے کیا تجھے نہیں پتا کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور یہ کہ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ نہیں کرتے سوائے انکے جنھوں نے تسلیم کرلیا ہے اور نیک اعمال کئے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا ہے اور ظلم کئے جانے کے بعد کامیاب ہوئے (شاعروں کی پیروی یعنی شاعر اپنی شاعری کی جدوجہد میں جو کرتے ہیں اس کی پیروی گمراہی ہے وہ یہ ہے کہ وادیوں میں بھٹکتے پھرنا اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنا اور وہ بات کہنا جو اس نے نہیں کی مثلا شاعر جھوٹی شیخیاں بگارتے ہیں وغیرہ یہ سب حرام ہے لیکن اگر شریعت کے تابع رہ کر شاعری ہو تو کوئی حرج نہیں خاص طور پر دین کی تبلیغ وعبادت پر لوگوں کو اکسانے کے لئے) اور نافرمان جلد جان جائیں گے وہ کس کروٹ پلٹیں گے (یعنی روز حساب انکا کیا حشر ہونے والا ہے انھیں علم ہوجائے گا جب یہ مر کر روز حساب اٹھائے جائیں گے)

سورۃ النمل (چیونٹیاں)

سورۃ النمل (1 - - - 44)

اللہ کے نام سے جو عمومی وخصوصی مہربان ہے سنو یہ قرآن اور صاف صاف بتانے والی کتاب کی دلیلیں ہیں (معلوم ہوا قرآن شریف واضح وظاہر ہے اسے کسی تفسیر وتشریح کی ضرورت نہیں ہے) ہدایت اور بشارت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں اور مال کا افضل حصہ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں یقینا جو آخرت کو تسلیم نہیں کرتے (آخرت کی تسلیم نہ کرنا یہ ہوتا ہے کہ) ہم نے انکے لئے انکے اعمال کو خوبصورت بنا دیا ہے کہ وہ تردد میں ہیں (یعنی وہ بے دلیل باطل کو ہی حق گمان کررہے ہیں) یہ ہیں انکے لئے بری سزا ہے اور وہ آخرت میں بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں اور یقینا تجھے قرآن حکمت والی وسیع علم والی ہستی کی طرف سے

پیش کیا جارہا ہے جب موسی نے اپنے اہل خانہ سے کہا میں نے ایک آگ محسوس کی ہے میں تمہارے پاس اسکی طرف سے کوئی خبر لارہا ہوں یا میں تمہارے پاس کوئی انگارہ لے آوٗں تاکہ تم گرمی لے سکو توجب وہ اس کے پاس آیا تو اسے پکارا گیا کہ جو آگ میں ہے اور جو اسکے اطراف میں ہے وہ بابرکت بنا گیا ہے (جو آگ میں ہے یہ شاید کوئی آسمانی مقدس روح ہو یعنی آسمانی فرشتہ) اور اللہ جو آقائے کائنات ہے ہر عیب سے پاک ہے اے موسی یقینا میں ہی اللہ ہوں جو غالب حکمت والی ہستی ہے اور اپنی لاٹھی ڈال دے توجب اس نے اسے دیکھا کہ وہ سانپ کے مانند بل کھا رہا ہے تو اس نے پیٹھ موڑتے ہوئے منہ پھیر لیا اور واپس نہ ہوا اے موسی ڈر مت یقینا میرے پاس خبر رساں ڈرتے نہیں ہیں مگر جو زیادتی کرے پھر برائی کے بعد اچھائی کو بدلے میں لے آئے تو یقینا میں بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہوں اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال تو وہ بغیر کسی برائی کے روشن ہو کر نکلے گا (یعنی کسی بیماری مثلا برص کیا کسی اور عیب کے بغیر وہ روشن ہو کر نکلے گا) نو دلیلوں کے ساتھ فرعون اور اسکی قوم کیطرف جا یقینا وہ سرکش ہیں توجب ہماری واضح دلیلیں انکے پاس آئیں تو انھوں نے کہا یہ صاف طور پر جادو ہے اور انھوں نے اسکا جان بوجھ کر زیادتی اور سرکشی سے انکار کردیا جبکہ انکے نفس کو انکا یقین تھا (یعنی یقین تھا کہ یہ دلیلیں ہیں کوئی جھوٹ نہیں اسکے باوجود حق کو ٹھکرایا) تو اے بندے غور کر بگاڑ پیدا کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا اور ہم نے داوٗد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور ان دونوں نے کہا اللہ تعریف کے لائق ہے جس نے ہمیں اپنے مومن بندوں میں سے بہت سوں پر فضیلت دی ہے اور سلیمان داوٗد کا وارث ہوا (معلوم ہوا کہ انبیاء کی بھی وراثت جاری ہوتی ہے اور یہ کہ اللہ نے وراثت کے حکم میں انبیاء کا استثنا نہیں کیا) اور اس نے کہا اے انسانوں ہمیں پرندوں کی گفتگو کا علم عطا کیا گیا ہے اور ہمیں سب کچھ دیا گیا ہے یقینا یہ کھلا فضل ہے (یعنی یہ ایک محاورہ ہے یعنی ضرورت کی ہر شیٔ اللہ نے ہمیں دی ہے جیسے ہم کہتے ہیں الحمد للہ اللہ نے ہمیں سب کچھ دیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ پوری کائنات کا مالک بنا دیا ہے بلکہ مراد یہ ہوتی ہے ضرورت کی ہر شیٔ دی ہے) اور سلیمان کے لئے جن و انس اور پرندوں کے لشکروں کو جمع کیا گیا کہ انکی تقسیم کی جاتی تھی حتی کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں اپنی رہائش گاہوں میں چلی جاوٗ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اسکا لشکر لاشعوری طور پر تمہیں روندھ ڈالیں تو وہ انکی بات پر ہنسا (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چیونٹی کی آواز جناب سلیمان نے کیسے سن لی اسکی آواز اتنی نہیں ہوتی کہ وہ انسان سن سکے خاص طور پر اتنی دور سے توجواب یہ ہے کہ چیونٹی کی یہ بات جناب سلیمان کو وحی کی گئی تھی کیونکہ بلا اسباب اسطرح سے آواز سننا کسی انسان کی بساط میں نہیں ہے) اور اس نے کہا میرے آقا مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا احسان مانوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور یہ کہ میں کوئی ایسا کام کروں جس سے تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر اور اس نے پرندہ نہ پایا تو کہنے لگا مجھے کیا ہوا مجھے ہدہد نظر نہیں آرہا یا پھر وہ غائب ہے میں اسے سخت سزا دونگا یا پھر اسے ذبح کرونگا یا پھر وہ میرے پاس صاف پکا ثبوت پیش کرے (یعنی اپنی غیر حاضری کے عذر پر ثبوت پیش کرے) تو وہ تھوڑا رکا پھر کہا میں نے اسکا احاطہ کیا ہے جسکا احاطہ آپ نے نہیں کیا اور میں آپ کے پاس سبا کی طرف سے ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت کو پایا جو انکی مالک بنی ہوئی ہے اور اسے سب کچھ دیا گیا

ہے (یعنی اسے حکومت کے لحاظ سے وہ کسی چیز کی محتاج نہیں) اور اسکے پاس ایک بڑا تخت بھی ہے میں نے اسے اور اسکی قوم کو اللہ کے خلاف سورج پرستی میں پایا اور ابلیس نے انکے لئے انکے اعمال کو خوبصورت کردیا ہے تو اس نے انھیں راہ حق سے روکا ہے لہذا وہ ہدایت نہیں لیتے ہیں کیا وہ اس اللہ کی تابعداری نہیں کرتے ہیں جو سارے آسمانوں اور زمین میں موجود دانے کو نکال سکتا ہے اور وہ اسے جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اللہ ہے جس کے کوئی اور تابعداری کے لائق نہیں (یہ سب باتیں ہدہد نے کہیں معلوم ہوا کہ پرندوں میں اتنی سمجھ بھی ہوسکتی ہے یہ بات تو ہر انسان کو نہیں پتا ہوتیں ممکن یہ سب باتیں اس نے جناب سلیمان سے سیکھیں ہوں) اس نے کہا میں غور کرتا ہوں تو نے سچ بولا ہے یا تو جھوٹا ہے میری یہ کتابت لے جا کر انھیں پیش کردے پھر ان سے موڑ جا پھر میں دیکھوں گا وہ کیا لوٹاتے ہیں اس عورت نے کہا (جسے روایتوں میں بلقیس کا نام دیا گیا ہے اس نے کہا) اے اشرافیہ مجھے ایک بزرگی والی کتابت پیش کی گئی ہے کہ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور یہ کہ اللہ کے نام سے ہے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے کہ میری مخالفت مت کرو اور میرے پاس خود کو حوالے کرتے ہوئے آجاؤ اس نے کہا اے اشرافیہ مجھے میرے معاملے میں جواب دو میں کوئی معاملہ طے نہیں کرونگی حتیٰ کہ تم میرے ساتھ مجلس میں حاضر ہوا انھوں نے کہا ہم طاقتور اور بڑے جنگجو ہیں لیکن حکم آپ کے سپرد ہے تو غور کریں آپ کیا حکم دیتی ہیں اس نے کہا یقینا بادشاہ جب وہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسکو بگاڑ دیتے ہیں اور وہ وہاں کے عزت داروں کا ذلیل کردیتے ہیں اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں اور میں انکی طرف ایک ہدیہ بھیجنے والی ہوں پھر میں انتظار کروں گی قاصدین کیا لے کر واپس آتے ہیں (یعنی بلقیس نے جناب علیہ السلام کو رشوت دے کر دیکھا کر وہ کیا کرتے ہیں) تو جب وہ سلیمان کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا تم ہماری مدد مال سے کررہے ہو تو جو اللہ نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے پر اترا رہے ہو (انہوں نے بلقیس کی رشوت ٹھکرا دی) انکے پاس واپس جا پھر ہم انکے پاس ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا سامنا کرنے کی طاقت ان میں نہ ہوگی اور ہم انھیں وہاں سے ذلیل کرکے نکالیں گے اور وہ ذلیل ہونگے اس نے کہا اے اشرافیہ تم میں سے کون اس سے پہلے میرے پاس اس عورت کا تخت لائے گا اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار بن کر آئے تو ایک چالاک جن نے کہا میں آپ کے پاس آپ کے آپ کے مقام سے اٹھنے سے قبل ہی وہ لے آؤں گا اور میں اس کے معاملے میں قوی وامانتدار ہوں (اس نے ایسا کہا لیکن یہ نہیں پتا کہ جناب سلیمان کو اپنی مجلس سے اٹھنے میں کتنا وقت لگتا تھا یعنی انکی مجلس کتنی طویل ہوتی تھی ممکن ہے صبح سے شام تک کا وقت ہو) جس کے پاس کتاب اللہ کا علم تھا اس نے کہا میں اسے تیرے پاس تیرے آنکھ بند کرنے سے قبل ہی اسے لے آؤں گا پھر جب اس نے اس کے پاس اسے برقرار دیکھا تو اس نے کہا یہ میرے آقا کے فضل کا حصہ ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے میں فرمانبرداری کرتا ہوں یا نافرمانی (یہ پلک جھپکنے سے قبل تخت لانے والا کون تھا اس بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا یہ جبریل تھے بعض نے کہا یہ کوئی اور فرشتہ تھا جس سے اللہ جل شانہ نے جناب سلیمان کو قوت بخشی تھی اور بعض نے کہا یہ خود حضرت سلیمان تھے اور چالاک جن کو اپنا معجزہ دیکھایا کہ اللہ کی تائید سے میں وہ بھی کرسکتا ہوں جو تو نہیں کرسکتا یہ رائے علامہ رازی نے بھی اختیار کی اور بعض نے کہا یہ کوئی اور

انسان تھاخیر ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ کوئی انسان نہیں نہ نبی نہ غیر نبی کیونکہ کسی انسان میں اتنی صلاحیت وقدرت نہیں ہوتی یہ کوئی فرشتہ ہے ممکن ہے وہ جبریل ہوں) اور جو فرمانبرداری کرے گا تو وہ فرمانبرداری اپنے فائدے کے لئے کرے گا اور جو نافرمانی کرے گا تو یقیناً میرا آقا بے پرواہ ہے عزت دار ہے اس نے کہا اس عورت کے لئے اسکے تخت کو انجان بنادو تاکہ میں غور کروں کہ وہ صحیح پہنچتی ہے کہ غلطی کرجاتی ہے (شاید یہ اس وجہ سے کہ وہ جناب سلیمان علیہ السلام کی قدرت کو دیکھیں اور وہ اللہ پر ایمان لے آئے) تو جب وہ آئی کہا گیا تیرا تخت کیا ایسا ہی ہے اس نے کہا اسی جیسا ہے اور ہم اس سے پہلے ہی علم دے دیا گیا تھا اور ہم سر تسلیم خم کرچکے تھے (یہ جملہ بلقیس اور اسکے ساتھیوں کا ہے) اور وہ اللہ کے سوا جس کی تابعداری کیا کرتی تھی اس نے اسے روک دیا وہ ناشکروں میں سے تھی اسے کہا گیا محل میں داخل ہوجا تو جب اس نے اسے دیکھا تو اس نے اسے گہرا گمان کیا اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں تو اس نے کہا وہ شیشوں سے بنا چکنا محل ہے اس نے کہا میرے آقا میں نے خود پر زیادتی کی ہے اور میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے سپرد ہوگئی ہوں جو آقائے کائنات ہے

سورۃ النمل (45۔۔۔93)

اور ہم نے ثمود کی طرف اسکے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کی تابعداری کرو تو فوراً دو جماعتیں جھگڑنے لگیں اس نے کہا اے میری قوم تم کیوں بھلائی سے پہلے برائی کی جلدبازی مچاتے ہو تم اللہ سے معافی کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے انھوں نے کہا ہم نے تجھ سے اور جو تیرے ساتھ ہیں ان سے برا شگون لیا ہے (یعنی ہم پر مصیبت آئی ہے اور اس مصیبت کی وجہ سے تم لوگ ہو) تو اس نے کہا تمہاری قسمت اللہ کے پاس ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ تم لوگوں کو آزمایا جارہا ہے (یعنی تمہیں مصیبت میں ڈال کر آزمایا جارہا ہے کہ کیا تم توبہ کرتے ہو) اور اس شہر میں نو جماعتیں تھیں جو زمین کا نظام خراب کرتی تھیں اور سدھارتی نہیں تھیں انھوں نے آپس میں اللہ کی قسم لیتے ہوئے کہا (معلوم ہوا قوم صالح اللہ تعالی کو جانتے تھے) ہم اس پر اور اس کے اہل خانہ پر قاتلانہ حملہ کریں گے پھر اسکے وارث کو ہم ضرور کہہ دیں گے کہ ہم اسکے اہل خانہ کے قتل گاہ پر حاضر نہ تھے اور ہم سچے ہیں اور انھوں نے خوب دھوکہ دیا اور ہم نے خوب دھوکے میں ڈالا کہ انھیں ادراک نہیں ہورہا تھا تو اے بندے غور کر انکے دھوکے کا انجام کیسا ہوا کہ ہم نے انھیں اور انکی قوم سب کو تباہ وبرباد کردیا تو یہ انکے گھر انکی بے انصافی کی وجہ سے چھتوں کے بل گرے پڑے تھے یقیناً اس میں ان کے لئے دلیل ہے جو عقل استعمال کرتے ہیں اور ہم نے انھیں نجات بخشی جنھوں نے تسلیم کیا اور پرہیزگاری کیا کرتے تھے اور لوط کو (ہم نے بھیجا) جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم سمجھتے ہوئے زیادتی کا ارتکاب کرتے ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے جماع کرتے ہو (یہ قوم لوط کا عمل تھا وہ انہوں نے عورتوں کو چھوڑ دیا تھا اور مردوں سے جماع کرتے تھے) بلکہ سچ یہ ہے کہ تم زیادتی کرنے والے ہو تو اسکی قوم کا کچھ جواب نہیں تھا سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا لوط کے اہل خانہ کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو وہ پاک انسان ہیں تو ہم نے اسے اور اسے اہل خانہ کو نجات دی سوائے اسکی عورت کے ہم نے اسے ٹھرنے والوں میں سے مقرر کیا (یعنی جناب لوط اور اسکے اہل خانہ نے وہاں سے ہجرت کرلی لیکن ان کی عورت

نے نہیں کی وہ قوم میں ہی ٹھہری رہی) اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی تو ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری ہوئی اے بندے کہہ دے اللہ تعریف کے لائق ہے اور سلامتی اسکے ان غلاموں پر ہے جنھیں اس نے منتخب کیا ہے کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو وہ شریک کرتے ہیں یا وہ کون ہے جس آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا اور اس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے بارونق باغات اگائے تمہاری یہ مجال نہیں ہے کہ تم اسکے درخت اگاؤ (یہ بڑے بڑے سائنسدان جنھوں نے بڑی بڑی دوربینیں اور خلائی جہاز اور خلائی گاڑیاں بنائیں وہ سب مل کر بھی ایک درخت خود سے نہیں اگاسکتے بلکہ وہ اسی طرح اگے گا جس طرح اگتا ہے) کیا اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی اور آقا بھی ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ شریک کرتے ہیں یا وہ کون ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنایا (یعنی ایسا نہیں ہے کہ زمین زحل یا مشتری جیسے سیاروں کی مثل ہے جو بھاپ کا ایک گولہ ہے جس میں ٹھہرنا انسان کے لئے ناممکن ہے اللہ چاہتا تو زمین کو ویسے ہی بنا تھا لیکن زمین کو اس نے ایسا بنایا کہ انسان اس میں ٹھہرسکے اس میں مناسب کشش ثقل ہے جو انسان کے لئے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے) اور اس نے اس کے درمیان نہریں بنائیں اور اس نے اس کے لئے میخیں بنائیں اور اس نے دوسمندروں کے مابین ایک رکاوٹ بنائی کیا اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے ایک اور آقا بھی ہے بلکہ انکی اکثریت یقین نہیں کرتی یا وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرے اور برائی سے نجات دیتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے ایک اور خدا ہے تم کم نصیحت لیتے ہو (معلوم ہوا دعا وہی قبول کرسکتا ہے جو خدا ہو کوئی ولی یا نبی زندہ ہو یا مردہ دعا قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا نہیں) یا وہ کون ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں راہ دیکھاتا ہے اور کون ہے جو ہواؤں کو خوش خبر بنا کر اپنی رحمت کے آگے بھیجتا ہے (رحمت وہ بارش ہے جس سے پہلے ہوا چلتی ہے) کیا اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے ایک اور آقا ہے جنھیں تم شریک بناتے ہو اللہ اس سے بلند وبالا ہے یا وہ کون ہے جو مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور وہ کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے نعمت دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے ایک اور آقا ہے کہہ دے اگر تم سچے ہو تو دلیل لے کر آؤ اے بندے کہہ دے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ غیب کو نہیں جانتے سوائے اللہ کے اور انھیں تو یہ بھی احساس نہیں ہے کہ وہ کب زندہ کئے جائیں گے (معلوم ہوا سارے انبیاء وصالحین اور کفار سب کو کچھ غیب کا علم نہیں بس اللہ تعالی کو ہے اور اسی نے غیب کی چند باتیں بندوں کو اپنی کتاب کے ذریعے بتادی ہیں) بلکہ آخرت کے بارے میں انکا علم گھوم کر وہیں آجاتا ہے جہاں سے شروع ہوا تھا (یعنی کچھ نہیں معلوم انہیں اخرت کے بارے میں) بلکہ وہ اسکے بارے میں تردد کا شکار ہیں بلکہ وہ اس کے بارے میں اندھے ہیں اور ناشکروں نے کہا کیا جب ہم اور ہمارے بزرگ مٹی بل جائیں گے تو کیا ہم زندہ کرکے نکالے جائیں گے ہم سے اور ہمارے بزرگوں سے یہ وعدہ پہلے کیا جاچکا ہے یہ تو بس پہلوں کے لکھے ہوئے افسانے ہیں اے مومن کہہ دے زمین سے سیر کرو پھر غور کرو مجرموں کا انجام کیسا ہوا اور ان کی بنیاد پر غم مت کر (معلوم ہوا ناشکروں کی وجہ سے ہم مسلمین کو غمگین نہیں ہونا حلال نہیں) اور جو دھوکہ وہ دیتے ہیں اس کی وجہ سے تنگی میں مت پڑھ اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو اے بندے کہہ دے قریب ہے کہ جسکی تم جلدی مچار ہے ہو اسکا ایک حصہ تمہیں اچانک پیش آجائے (یعنی دنیا میں

ہی)اور یقیناتیرا آقا انسانوں پر فضل والا ہے لیکن انکی اکثریت فرمانبرداری نہیں کرتی اور یقیناتیرا آقا اسے جانتا ہے جو تم اپنے سینوں میں چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور آسمان اور زمین کے سارے غائبات ایک صاف بتانے والی کتاب میں موجود ہے (یہ کوئی خاص کتاب ہے جس میں ہر وہ شیء وضاحت سے درج ہے جو غائب ہے انسانوں سے) یقینا یہ قرآن اولاد اسرائیل کو ان میں اکثر باتیں بتادیتا ہے جن میں وہ مخالفت کا شکار تھے اور یقینا تسلیم کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے یقیناتیرا آقا انکے درمیان اپنے فیصلے سے معاملہ طے کرتا ہے (اور یہ معاملہ اس نے اپنا کلام اتار کر طے کیا ہے) اور وہ غالب ہے خوب علم والا ہے تو اے مومن اللہ پر اعتماد کر یقینا تو واضح حق پر ہے یقینا تو مردوں کو پکار نہیں سنا سکتا اور بہروں کو پکار نہیں سنا سکتا جب وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے منہ موڑلیں (معلوم ہوا کہ قبروں میں کوئی زندگی نہیں اگر زندگی ہوتی تو اللہ ان سے سننے کی نفی نہیں کرتا) اور اے مومن تو ان اندھوں کی رہنمائی کر کے انھیں گمراہی سے دور نہیں کرسکتا تو صرف انھیں ہی منوا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ تابع فرمان ہوجائیں اور جب ان پر بات واقع ہوتی ہے تو ہم ان کے لئے ایک زمین ہی سے ایک چلنے والا نکالتے ہیں اس وجہ سے کہ انسان ہماری آیتوں پر یقین نہیں کیا کرتے تھے (یعنی ایک مبلغ اللہ کی طرف سے آتا ہے جو انہیں بتاتا ہے کہ تم جاہلیت کا شکار ہو توبہ اور اللہ کی آیتوں کو تن من سے تسلیم کرو) اور جس دن ہم ہر گروہ سے ایک جماعت انکی نکالیں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے کہ انھیں تقسیم کیا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ آئیں گے تو وہ کہے گا کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا جب کہ تمہارے علم نے اسکا احاطہ نہ کیا تھا تم کیا عمل کرتے تھے (معلوم ہوا جب بھی کوئی قلبی تکذیب پر مرتا ہے تو اسکے پاس اپنی بات پر کوئی علم نہیں ہوتا اسی وجہ سے اللہ ان کی لاعلمی پر قیامت کے دن تنقید کرے گا) اور ان پر انکی زیادتی کی وجہ سے بات واقع ہوجائے گی کہ وہ گفتگو نہ کرسکیں گے (یعنی لاجواب ہوجائیں گے) کیا انھوں نے غور نہ کیا کہ ہم نے رات کو اس لئے بنایا ہے کہ وہ اس میں سکون حاصل کرسکیں اور دن کو روشن کرنے والا بنایا یقینا اس میں ان کے لئے دلیلیں موجود ہیں جو تسلیم کرتے ہیں اور جس دن (دوسری بار) بگل میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہیں گھبرا جائیں گے مگر جنھیں اللہ چاہے (یہ نیک لوگ ہیں کیونکہ ان پر اس دن نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے اور ممکن ہے اس میں نیک ملائکہ بھی شامل ہوں) اور سب اسکے پاس عاجزی سے آئیں گے اور اے بندے تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے تو انھیں جامد گمان کررہا ہوتا ہے جب کہ وہ بادلوں کے گزرنے کی طرح گزر رہے ہیں اللہ کی بناوٹ جس نے ہر شیء کو نظم و ضبط دیا ہے یقینا وہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو (معلوم ہوا پہاڑ جنھیں ہم ٹھرے ہوئے گمان کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں بلکہ بہت دھیمی حرکت کرتے ہیں بادل کی حرکت کی طرح جیسے تیر رہے ہوں اور سائنس بھی اس بات کو ثابت کرچکی ہے اس کی بہت تفصیل ہے جو یہ تفصیل دیکھنا چاہے ہماری کتاب معجزہ قرآن اور تقابل ادیان کا مطالعہ کرے) جو بھلائی کرے گا تو اس کے لئے اسکے بدلے میں بھلائی ہوگی اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہونگے اور جو برائی کرے گا تو انکے چہروں کو آگ میں الٹا کیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے تمہیں اسکے سوا اور کیا بدلہ دیا جائے گا (معلوم ہوا مغفرت و بھلائی روز حساب نیکوں کے لئے ہے اور روز حساب عذاب بروں کے لئے ہے لہذا یہ کہنا غلط ہے بروں کے لئے مغفرت

ممکن ہے اور عذاب سے چھٹکارہ ہے کیوں کہ اگر جو اللہ سے برائی کے ساتھ ملے یعنی توبہ کے بغیر مرے اور اللہ تعالی انہیں عذاب نہ دے تو اللہ اپنے وعدے کا مخالف ہے اور یہ عقیدہ کفریہ ہے کہ اللہ وعدہ خلافی کرتا ہے اور اللہ کا فضل یہ ہے کہ اپنے وعدے کے مطابق کسی کو معاف کرے وعدہ خلافی کرکے معاف کرنا فضل نہیں ظلم ہے) مجھے صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر جس کو ہم سے عزت بخشی ہے اسکے آقا کی تابعداری کروں اور ہر شیء کا مالک وہ ہی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تابع فرمان بنا جاؤں اور یہ کہ میں قرآن کی پیروی کروں (یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ ہمیں قرآن شریف کے سوا کسی کی اتباع کی حکم نہیں کیونکہ فرمایا گیا ہے کہ صرف انہیں باتوں کا حکم ہے اور اس میں قرآن مبین کے سوا کسی روایت و حدیث واجماع وقیاس وغیرہ کو داخل نہیں کیا گیا اور نہ ہی قرآن شریف نے ہمیں ان کی اتباع کا حکم دیا ہے) تو جو ہدایت لے گا تو وہ صرف اپنے فائدے کے لئے ہی ہدایت لے گا اور جو گمراہ ہوگا تو کہہ دے میں صرف ڈرانے والا ہوں (یعنی میں صرف ڈراؤں گا کوئی زبردستی تمہیں نہیں منواؤں گا) اور کہہ دے اللہ تعریف کے لائق ہے وہ تمہیں جلد اپنی دلیلیں دیکھانے والا ہے تو تم انھیں پہچان لوگے اور تیرا آقا ان اعمال سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو

سورۃ القصص (قصے)

سورۃ القصص (1۔۔۔40)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے یہ صاف صاف بتانے والی کتاب کی دلیلیں ہیں (معلوم ہوا قرآن شریف واضح صاف صاف بتانے والی کتاب ہے اسے کسی تفسیر و شرح کی محتاجی نہیں) ہم تجھے موسی اور فرعون کی خبر حق کے ساتھ پڑھ کر بتا رہے ہیں ان کے لئے جو تسلیم کرتے ہیں یقینا فرعون زمین میں سرکش ہو گیا تھا اور اس نے اسکے باشندوں کو جماعتوں کو تقسیم کردیا تھا وہ انکی ایک جماعت کو کمزور کرتا تھا وہ انکے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور انکی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا یقینا وہ خرابی پیدا کرنے والا تھا اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان پر احسان کریں جنھیں اس زمین میں کمزور کیا گیا تھا اور ہم انھیں رہنما بنائیں اور ہم انھیں وارث بنائیں (یعنی ہدایت کا رہنما بنائیں اور فرعون کی مملکت کا وارث بنائیں) اور ہم انکے لئے زمین میں قدرت بخشیں اور ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو انکی طرف سے وہ دیکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے (اور وہ انکی حکومت چلے جانے سے ڈرتے تھے) اور ہم نے موسی کی ماں کی طرف خفیہ پیغام بھیجا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس پر خوف ہو تو اسے پانی میں ڈال دے اور ڈر مت اور غم مت کر میں یقینا اسے تیرے پاس واپس لانے والا ہوں اور میں اسے قاصد بنانے والا ہوں (معلوم ہوا غیب کی وحی غیر نبی و رسول پر بھی ہو سکتی ہے لیکن اسکی تبلیغ واجب نہیں ہوتی جیسے کہ موسی کی ماں کیطرف یہ پیغامات وحی ہوئے اور یہ غیب ہے کہ اللہ انہیں یعنی موسی علیہ السلام کو رسول بنانے والا ہے اور باقی امر جو انہیں ہوا یہ بھی وحی تھا اب اسے الہام کہیں یا وحی کہیں بات برابر ہے معنی یہ ہی ہونا چاہئے یوں ہی جبریل کا آنا بھی نبی و رسول کے ساتھ خاص نہیں دوسروں کے پاس بھی جبریل آسکتے ہیں مثلا حضرت مریم علیہا السلام انہیں جبریل نے آکر اللہ کا پیغام پہنچایا کہ "میں تیرے آقا کا رسول ہوں اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ میں تجھے ستھرا لڑکا دے دوں" تو یہ بھی غیب کی خبر ہے اور وہ بھی جبریل کو بھیج کر معلوم

ہواوحی غیب نبی ورسول کے ساتھ خاص نہیں غیر رسول و نبی کی طرف وہ وحی غیب ہو سکتی ہے جس کی تبلیغ واجب نہ ہواور جو کتاب اللہ کے خلاف نہ ہواور نبی کے ساتھ شریعت بھی نازل ہوتی ہے لیکن رسول کے لئے یہ ضروری نہیں اور ہر نبی رسول ہوتا ہے لیکن ہر رسول نبی نہیں ہوتا لیکن رسول اللہ پر اس وحی غیب جو قیامت کے لئے شرط واقع ہورہی ہواسکا سلسلہ ختم ہوچکا ہے کیونکہ اگر اب کسی پر وحی غیب نازل ہو تو وہ قیامت کی شرط ٹھہرے گی مثلاً کسی پر یہ الہام ہوا کہ فلاں ملک مغلوب ہونے والا ہے تو یہ قیامت آنے کی شرط ہوئی کہ یہ واقعہ ہوگا پھر قیامت آئے گی جب کہ اللہ نے فرمایا قیامت کی شرطیں آچکی ہیں اور دوسری خرابی یہ کہ کلام اللہ کے مطابق قیامت اچانک آسکتی ہے لیکن اگر ہم قیامت کی کوئی شرط قائم کردیں تو قیامت کے آچانک آنے کا امکان باطل ہوجائے گا جو کہ کتاب اللہ سے ثابت ہے لہذا اب وہ وحی غیب جو شرط قیامت بنے یا شرعی حکم بیان کرے اگرچہ کسی ایک فرد کے لئے ہو یا اسی شخص کے لئے ہو اس کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اور اس کے علاوہ غیب غیر رسول پر الہام ہوسکتا ہے اور نبوت کا سلسلہ تو بند ہوچکا ہے) تو فرعونیوں نے اسے اٹھالیا تا کہ وہ انکے لئے دشمن اور غم بنے بے شک فرعون اور ہامان اور انکا لشکر مجرم تھے اور فرعون کی عورت نے کہا میرے اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور اسے قتل مت کر امید ہے کہ ہمیں نفع دے یا میں اسے اولاد بنالیں اور انھیں شعور نہیں ہورہا تھا (کہ یہ بچہ ہی اسکی سلطنت کو ختم کرے گا) اور موسیٰ کی ماں کا دل فارغ ہوگیا اگر ہم اسکے دل کو قرار نہ دیتے تو وہ اسے ظاہر کرنے ہی والی تھی (یہ ظاہر کرنے والی تھی کہ یہ اسکا بچہ ہے اسے واپس دے دیا جائے) یہ اسلئے تا کہ وہ تسلیم کرے (یعنی آئندہ وقت میں بھی موسیٰ رسالت و نبوت کا دعویٰ کریں تو وہ اسے تسلیم کرے) اور اس نے (یعنی ام موسیٰ نے) اسکی بہن کو کہا اسکا پیچھا کر تو اس نے اسے دور سے دیکھا اور انھیں محسوس نہیں ہورہا تھا اور ہم نے پہلے ہی اس پر باقی دودھ پلانے والیاں ممنوع کردی تھیں تو اس نے کہا کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے خاطر اس کی کفالت کریں اور وہ اسکے ہمدرد بھی ہونگے تو ہم نے اسے اسکی ماں پاس واپس کردیا تا کہ اسکی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے اور تا کہ وہ یقین کرلے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے (وہ وعدہ سچا ہے جو اللہ نے موسیٰ کی ماں سے کیا تھا کہ وہ انہیں واپس انکے پاس لے آئے گا) لیکن انکی اکثریت یقین نہیں کرتی اور جب وہ اپنی خوب سختی کو پہنچ گیا اور تن گیا تو ہم نے اسے شریعت اور علم دیا اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں (معلوم ہوا کہ اللہ نیک لوگوں کو شریعت کا علم اور دیگر امور کا علم عطا کرتا ہے اور جنہیں اللہ تعالیٰ کبھی علم شریعت عطا نہ کرے وہ نیک نہیں ہوسکتا) اور وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) اس شہر میں داخل ہوگیا جب اسکے باشندے غافل تھے تو اس نے اس میں دو مردوں کو لڑتے ہوئے پایا یہ اسکی جماعت کا تھا اور یہ اسکے دشمن سے تھا پھر جو اسکی جماعت کا تھا اس نے اس شخص کے خلاف مدد مانگی جو اسکے دشمن سے تھا تو موسیٰ نے اسے مکا رسید کیا پھر اس نے اسکا کام تمام کردیا اس نے کہا یہ شیطانی عمل ہے (یعنی یہ قتل اچھا نہیں ہوا ظاہر ہے اگرچہ وہ مقتول فرعونی تھا لیکن ابھی موسیٰ علیہ السلام پر قتال فرض نہیں ہوا تھا تو یہ قتل ناحق تھا لیکن ارادے سے نہیں ہوا تھا) یقیناً وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے اس نے کہا میرے آقا میں نے خود پر زیادتی کی لہذا مجھے معاف کر تو اس نے اسے معاف کردیا یقیناً وہ ہی تو بہت معاف کرنے والا خوب مہربان ہے اس نے کہا آقا کیونکہ تو نے مجھے

نعمت دی ہے لہذا میں مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا تو وہ اس شہر میں خوفزدہ ہو کر انتظار کرنے لگا تو جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی وہ اسے مدد کے لئے بلانے لگا موسی نے اسے کہا تو کھلا ظالم ہے تو جب اس نے اسے پکڑنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا اے موسی کیا تو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جس طرح تو نے کل ایک نفس کو قتل کیا تھا تو بس زمین میں دہشت گرد بننا چاہتا ہے اور تو اصلاح کرنا نہیں چاہتا اور اس شہر کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے موسی بے شک اشرافیہ تیرے قتل کی سازش کر رہی ہے لہذا نکل جا یقینا میں تیرا ہمدرد ہوں تو وہ وہاں سے خائف ہو کر نگاہ رکھتے ہوئے نکل گیا (یعنی مخالفین پر نظر رکھتے ہوئے نکل گیا) اس نے کہا آقا مجھے سرکشوں سے نجات دے اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے کہا قریب ہے کہ میرا آقا مجھے صحیح راستے کی رہنمائی کرے اور جب وہ مدین میں پانی کے پاس آیا تو اس نے اس پر انسانوں کے ایک گروہ کو پایا وہ سیراب کر رہے تھے اور اس نے انکے سوا دو عورتوں کو بھی پایا جو دفاع کر رہی تھیں (یعنی پانی لینے کے لئے اژدہام میں لوگوں سے خود کو بچا رہیں تھیں) اس نے کہا تمہارا کیا مسئلہ ہے تو ان دونوں نے کہا ہم سیراب نہیں کر سکتیں حتی کہ چرواہا آجائے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں (یعنی ہمارا نہ کوئی شوہر ہے نہ کوئی بھائی ایک والد ہیں وہ بھی بوڑھے ہیں) تو اس نے ان دونوں کے لئے سیراب کر دیا پھر وہ منہ پھیر کر سائے کی طرف آگیا پھر اس نے کہا آقا میں اس بھلائی کا محتاج ہوں جو تو نے مجھ پر اتاری ہے پھر ان میں سے ایک عورت اس کے پاس شرماتی ہوئی چلتی ہوئی آئی (معلوم ہوا حیا عورت کا زیور ہے کیونکہ اللہ نے اس عورت کی حیا والی ادا کا قرآن شریف میں ذکر کیا) اس نے کہا یقینا میرے والد تمہیں بلا رہے ہیں تاکہ وہ تمہیں اسکا بدلہ دے سکیں جو تم نے ہمارے لئے سیراب کیا تھا تو جب وہ اس کے پاس آیا اور اسے قصے بتائے تو اس نے کہا ڈرو مت تو نے ظالموں سے نجات پالی ہے ان دونوں میں سے ایک نے کہا میرے والد اسے ملازم لے لو سب سے بہتر ملازم یقینا وہ ہے جو قوی وامین ہو اس نے کہا میں تمہارا نکاح اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک سے کرنا چاہتا ہوں اس شرط پر کہ آٹھ سال تم میرے ملازم بن کر رہو گے پھر اگر تم دس مکمل کر دو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تم پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا اگر اللہ نے چاہا تو جلد تم مجھے نیک پاؤ گے (جناب موسی علیہ السلام کے نکاح کا مہر مال نہیں تھا بلکہ عمل تھا یعنی آٹھ سال ملازم کرنا اس آیت میں عمل کرتے ہوئے جو شخص بلکل مال نہ رکھتا ہو وہ اپنے نکاح کا مہر عمل رکھ سکتا ہے یہ واقعہ ہمارے لئے اس لئے حجت ہے کہ یہ قرآن شریف میں موجود ہے اور قرآن شریف ہم پر دلیل و حجت ہے اور اگر یہ ہمارے لئے ہدایت نہ ہو تو قرآن شریف میں اللہ اسے بطور ہدایت کو ذکر کر رہا ہے کیونکہ واقعہ بتا کر نصیحت کر رہا ہے) اس نے کہا یہ میرے اور تمہارے درمیان طے ہے جو بھی مدت میں پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی کاروائی نہ ہوگی اور جو بات ہم کر رہے ہیں اس پر اللہ نگران ہے (معلوم ہوا کہ مجبوری کی حالت میں ملازمت کر سکتے ہیں جب مجبوری نہ ہو تو کاروبار فرض ہے جیسے کہ دوسری آیت سے معلوم ہے اور ملازمت میں جو جائز معاہدہ ہو اسکی پاسداری لازم ہے اس سے اوپر کسی پھر کچھ لازم نہیں) تو جب موسی نے وہ مدت پوری کر دی اور وہ اپنے اہل خانے کے ساتھ چلا تو اس نے طور کی جانب سے ایک آگ محسوس کی ٹھرو میں نے ایک آگ محسوس کی ہے تاکہ میں تمہارے پاس اسکی طرف سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تاکہ تم گرمی لے

سکو (معلوم ہوا اس وقت سردی تھی یا ان میں سے کسی کو بخار وغیرہ بیماری ہوگی) تو جب وہ اس کے پاس آیا اسے وادی کے دائیں کنارے سے درخت کی طرف سے خیر والی جگہ میں پکارا گیا کہ اے موسی میں ہی اللہ آقائے جملہ کائنات ہوں اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دے تو جب اس نے اسے حرکت کرتے ہوئے دیکھا جیسا کہ وہ سانپ ہو تو منہ پھیر کر پلٹ گیا اور واپس نہ ہوا سامنا کر اور ڈر مت تو یقینا امن میں ہے اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی خرابی کے روشن ہو کر نکلے گا اور خوف کی وجہ سے اپنے بازو کو اپنے ساتھ ملا لو (یہ کرنے سے شاید خوف کم ہوتا ہو) تو یہ دونوں تمہارے آقا کی طرف سے دلیلیں ہیں فرعون اور اسکی جماعت کی طرف یقینا وہ سرکش لوگ ہیں اس نے کہا میرے آقا میں نے ان کے ایک نفس کو قتل کردیا ہے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں اور میرا بھائی ہارون وہ زبان میں مجھ سے زیادہ صاف ہے لہذا اسے میرے ساتھ معاون بنا کر بھیج دے جو مجھے تسلیم کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں اس نے کہا ہم تیرے بھائی سے تیرا بازو مضبوط کریں گے اور ہم تمہارے لئے ایک غلبہ قائم کر دیں گے تو وہ تمہاری طرف نہ پہنچ سکیں گے (اور وہ غلبہ یہ قائم کیا تھا کہ جب جناب موسی سے معجزہ پیش کر دیا تھا تو فرعون کو خطرہ ڈال دیا گیا کہ اگر موسی و ہارون کو قتل کردے تو عوام فرعون کے لاجواب پاکر جھٹلا دیں گے اور اسکی حکومت وربوبیت خطرے میں آجائے گی لہذا وہ قتل سے باز رہا) تم اور تمہارے پیروکار حاوی ہونگے تو جب موسی انکے پاس واضح دلیلیں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ بس گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے یہ بات اپنے پہلے والے بزرگوں سے نہیں سنی (معلوم ہو بزرگوں کی بات کو دلیل بنانا مشرکین کی سنت ہے) اور موسی نے کہا میرا آقا انھیں خوب جانتا ہے جو اسکے پاس سے ہدایت لائے اور اسے بھی جس کے حق میں دار آخرت کا انجام ہے یقینا زیادتی کرنے والے کامیاب نہیں ہونگے اور فرعون نے کہا اے اشرافیہ میں اپنے سوا کسی کو تمہارے لئے آقا نہیں جانتا تو اے ہامان مٹی پکا پھر میرے لئے ایک محل بنا تا کہ میں موسی کے آقا کی طرف جھانک سکوں (اس نے یہ ظاہر کیا کہ جناب موسی کا آقا کوئی مادتی اور آسمانی شیء ہے جو کسی اونچائی پر ہے جسے وہ جھانک کر دیکھ سکتا ہے) اور میں اسے جھوٹا گمان کرتا ہوں اور اس نے اور اسکے لشکروں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انھوں نے یہ خیال کیا کہ وہ ہماری ہی طرف لوٹائے نہ جائیں گے تو ہم نے اسے اور اسکے لشکروں کو پکڑا پھر ہم نے انھیں سمندر میں پھینک دیا (معلوم ہوا اللہ تعالی کے لئے پکڑنا ثابت ہے) تو اے بندے دیکھ نافرمانوں کا انجام کیسا ہوا

سورۃ القصص (41۔۔۔88)

اور ہم نے انھیں امام بنایا تھا جو آگ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن انکی مدد نہ کی جائے گی (انہیں جن کا امام بنایا وہ انہی کے متبوعیت کے لائق تھے) اور ہم نے اس دنیا میں انکے پیچھے رحمت سے دوری لگا دی اور قیامت کے دن وہ بھلائی سے دور ہونگے (مغفرت وجنت تو بہت دور انہیں ذرہ برابر بھی بھلائی نہ ملے گی) اور ہم نے موسی کو کتاب دی انسانوں کے لئے نصیحتیں بنا کر اور ہدایت اور رحمت بنا کر تا کہ وہ نصیحت لیں جب کہ ہم پہلی نسلوں کو ہلاک کر چکے تھے اور اے بندے تو مغربی جانب نہ تھا جب ہم نے موسی کے ساتھ معاملہ طے کر دیا اور تو حاضر نہ تھا اور لیکن ہم نے اور نسلوں کو تخلیق کیا تو اس پر عمریں دراز ہو گئیں اور اے بندے تو اہل مدین میں

ٹہرا ہوا نہ تھا کہ تو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر بتا تا ہو بلکہ ہم ہی (آیتوں کے ساتھ رسول) بھیجنے والے تھے اور تو طور کی جانب بھی نہیں تھا جب ہم نے پکارا لیکن یہ سب تیرے آقا کی طرف سے بطور رحمت ہے تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے پاس کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے نہ آیا تاکہ وہ نصیحت لیں (یعنی پچھلے کتابیں نازل ہوتے وقت تو نہ تھا تو یہ کتاب قرآن مجید تو کیسے بتا تا یہ تو ہماری رحمت ہے کہ ہم نے تیری طرف یہ کتاب نازل کر دی ہے جو سب کے لئے ہدایت کا سامان ہے) اور جو انکے ہاتھوں نے آگے بڑھایا ہے اگر اس کی وجہ سے انھیں کوئی مصیبت پہنچا نہ ہوتا تو وہ کہتے ہمارے آقا تو نے ہماری طرف کوئی پیغام لانے والا کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری دلیلوں کی پیروی کرتے اور ہم فرمان بردار ہوتے تو جب حق تیرے آقا کے پاس سے انکے پاس آیا تو انھوں نے کہا اسی جیسا کیوں نہ دیا گیا جو موسی کو دیا گیا تھا (یعنی جب آگیا تو اب تسلیم نہ کرنے کا یہ بہانہ بنا دیا اور خواہش کی پیروی کی) کیا انھوں نے اس پیغام کو نہیں ٹھکرایا تھا جو پہلے موسی کو دیا گیا تھا انھوں نے کہا ہے دو جھوٹ غالب آ گئے ہیں (یعنی کتاب موسی اور قرآن شریف) اور انھوں نے کہا ہے ہم تو سب کے ہی مسترد کرنے والے ہیں (یعنی قرآن شریف کو تو ٹھکراتے ہیں لیکن کتاب موسی کی بھی بعض باتوں کو ٹھکراتے ہیں یہ وہ باتیں ہونگیں جس کو قبول کرنے میں انہیں انکی روایات و قول مشائخ رکاوٹ بن رہے ہونگے اپنی تقلید کی وجہ سے انہوں نے کتاب موسی کو بھی ٹھکرا دیا) اے مومن کہہ دے تو اگر تم حق پر ہو تو اللہ کے پاس اسے ان دو سے زیادہ ہدایت والی کتاب لے آؤ میں اس کی پیروی کروں گا (یہ دو کتابیں یعنی کتاب موسی اور کتاب محمد یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ اگر قرآن شریف ایک جھوٹی کتاب ہے تو اس سے بہتر کتاب مخالفین لے آئیں ہم اس کی اتباع کر لیں گے اور وہ کبھی نہیں لا سکیں گے) تو اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو یقین کر لے وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں (یعنی ان کے سچے ہونے کی دلیل یہ ہو گے کہ وہ ان دونوں سے بہتر کتاب لائیں لیکن اب کتاب موسی باقی نہیں رہی ہے تو اگر وہ قرآن شریف سے بہتر کتاب نہ لائیں تو وہ جھوٹے ہیں) اور اس سے بڑا گمراہ کون ہو گا جو اللہ کی رہنمائی کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے یقینا اللہ نا انصافی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا اور ہم نے ان کی طرف قول پہنچا دیا ہے تاکہ وہ نصیحت لیں جنھیں ہم نے اس سے قبل کتاب دی وہ اسی کو تسلیم کرتے تھے اور جب انھیں وہ پڑھ کر بتائی جاتی تو وہ کہتے ہم نے اسے تسلیم کر لیا یقینا وہ ہمارے آقا کی طرف سے حق ہے میں اس سے قبل بھی تابع فرمان تھے (یعنی کتاب اترنے سے قبل ہی ہم اس کتاب کے تابعیت کا معتقد تھے) انھیں انکا بدلہ دو مرتبہ دیا جائے گا (یعنی دنیا اور آخرت میں) کیونکہ انھوں نے صبر کیا (یعنی اللہ کے احکامات پر صبر کیا) اور وہ برائی کو بھلائی سے دور کرتے تھے (یعنی برائی کا بدلہ جائز طریقے سے دیتے تھے ناحق طریقے سے نہیں) اور جو ہم نے انھیں نعمت دی وہ اس میں سے خرچ کرتے تھے اور جب وہ لغویات کو سنتے تو اسے نظر انداز کر دیتے اور وہ کہتے ہمارے اعمال بس ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال بس تمہارے لئے ہیں تمہیں سلام میں احمقوں کے خواہ نہیں ہیں (معلوم ہوا یہ سب صفات واجب الاتباع ہیں کیونکہ اللہ تعالی یہ اوصاف ہماری نصیحت کے لئے بتا رہا ہے) یقینا تو اپنی پسند کے شخص کو ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت لینے والوں کو خوب جانتا ہے (یعنی کون ہدایت لے گا یہ اللہ اچھی طرح جانتا ہے لہذا ہدایت تمہاری مرضی سے نہیں

ملتی بلکہ اللہ کی مشیئت سے ملتی ہے) اور انھوں نے کہا اگر تیرے ساتھ والی ہدایت کی پیروی کریں تو ہمیں ہماری زمین سے اچک لیا جائے گا کیا ہم نے انھیں ایک امن والی محفوظ جگہ پر قدرت نہیں دی ہے ہر شیء کے پھل اسکی طرف ہمارے پاس سے بطور نعمت کے اکٹھا کرکے لے جائے جاتے ہیں لیکن ان کی اکثریت یقین نہیں کرتی (یعنی اس مامون جگہ کی طرف ہجرت کیوں نہیں کی) اور ہم نے بہت سے بستیوں کو مار ڈالا جو اپنی معیشت پر اترائی تھیں تو یہ انکے مسکن ہیں انکے بعد وہ وہاں نہ ٹھر سکیں لیکن تھوڑیں اور ہم وارث ہو گئے اور تیرا آقا بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں حتی کہ وہ انکے مرکز میں کوئی پیغام لانے والا بھیج دے جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر بتاتا ہو اور ہم بستیوں کو تب ہی ہلاک کرتے ہیں جب اس کے باشندے زیادتی کرنے والے ہوں (معلوم ہوا اہل فترت کی تکفیر نہیں اگرچہ وہ اللہ کے خلاف اعتقاد و عمل رکھتے ہوں کیونکہ اس وقت اللہ کا دین نہیں ہوتا جو انکے لئے واجب الاتباع ہو جس کو ٹھکرانا کفر اور تسلیم کرنا ایمان ہو لیکن جب وہ نازل ہوجائے تو سب پر اپنی اپنی قدرت کے حساب پر اسے تسلیم کرنا فرض ہوتا ہے جو تسلیم نہ کرے وہ کافر ٹھرتا ہے اور اسکے جنے ہوئے بچے بھی حتی کہ وہ بڑے ہو کر حق کو تسلیم کریں) اور تمھیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے تو وہ دنیاوی زندگی کی مہلت ہے اور اسکی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے خوب بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے (کیونکہ عقل کا فیصلہ یہ ہے کہ ابدی نعمت کو چھوڑ کر فانی نعمت کے حصول کے لئے وقت ضائع کرنا باطل ہے) تو کیا جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو پھر وہ اسے ملنے والا ہو کیا وہ اس کی طرح ہوجائے گا جسے ہم نے دنیاوی زندگی کے سامان سے مہلت دی ہو پھر وہ روز قیامت حاضر کیا جانے والا ہو (یعنی عذاب پر پیش کئے جانے والا ہو) اور جس دن وہ انھیں پکارے گا تو وہ کہے گا وہ کہاں ہیں جنھیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے تو جن پر قول ثابت ہوچکا ہو گا وہ کہیں گے ہمارے آقا انھیں ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے انھیں ویسے ہی گمراہ کیا تھا جسطرح ہم گمراہ ہوئے تھے ہم تیرے پاس براءت پیش کرتے ہیں وہ صرف ہماری تابعداری نہ کرتے تھے (وہ اپنی کچھ صفائی پیش کریں گے کہ ہماری مقلدین صرف ہماری تابعداری نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے نفس کے بھی تابعدار تھے یہ چاہتے تو ہماری تقلید نہ کرتے) اور کہا جائے گیا بلاؤ اپنے شریکوں کو پھر انھیں پکارو تو وہ انکا جواب نہ دیں گے اور وہ سزا دیکھیں گے کاش کہ وہ ہدایت لیا کرتے اور جس دن وہ انھیں پکارے گا تو وہ کہے گا تم نے ہدایت کے قاصدوں کو کیا جواب دیا تو اس دن ان پر خبریں اندھی ہوجائیں گی کہ وہ ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے تو جو رجوع کرے اور تسلیم کرے اور نیک عمل کرے تو یقینا وہ کامیاب ہوگا اور تیرا آقا جس کو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے اور چنتا ہے انھیں اختیار نہیں ہے اللہ عیبوں سے پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند و بالا ہے اور تیرا آقا اسے جانتا ہے جو انکے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ ہی تو اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے پہلی اور آخری (یعنی پہلی اور اخری گھڑی) میں تعریف صرف اسکی ہے اور فیصلہ صرف اسکا ہے (معلوم ہوا اللہ تعالی کے سوا کسی کا فیصلہ تسلیم نہیں ہوسکتا اگر کوئی فیصلہ کرے تو اسکا فیصلہ وہی ہونا چاہئے جو اللہ کا ہو) اور تمھیں اس کی ہی طرف لوٹایا جائے گا اے مومن کہہ دے تمہاری کیا رائے ہے اگر اللہ تم پر رات کو قیامت کے دن تک دائمی کردے تو اللہ کے سوا کون آقا ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے گا جس میں تم سکون لیتے ہو تو کیا تم سنتے

نہیں ہو کہہ دے تمہاری کیا رائے ہے اگر اللہ تم پر دن کو قیامت تک دائمی کر دے کیا تم سمجھتے نہیں ہو اور اسکی رحمت سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو قائم کر دیا ہے تاکہ تم اس میں سکون لو (رات میں) اور تاکہ اسکے فضل کا حصہ تلاش کرو (دن میں) اور تاکہ تم احسان مندی کرو اور جس دن وہ انھیں پکارے گا تو کہے گا وہ کہاں ہیں جنھیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے اور ہم ہر گروہ سے ایک گواہ نکالیں گے تو ہم کہیں گے اپنی دلیل لاؤ تو وہ یقین کر لیں گے کہ سچ اللہ کا ہے اور ان سے وہ گم جائے گا جو وہ گھڑا کرتے تھے بے شک قارون قوم موسیٰ کا ایک فرد تھا پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اسے خزانوں میں سے وہ عطا کیا تھا جس کی چابیاں صاحب قوت جماعت کو بوجھل کر دیتی تھیں جب اسے اسکی قوم نے کہا اترا مت یقیناً اللہ اترانے والے کو پسند نہیں کرتا (اترانا یعنی وہ اپنے مال کی وجہ سے بڑائی ظاہر کر رہا تھا) اور جو اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں دار آخرت کو تلاش کر اور دنیا میں سے اپنا حصہ مت بھول اور بھلائی کر جسطرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے اور زمین میں خرابی مت چاہ یقیناً اللہ بگاڑ پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اس نے کہا مجھے یہ بس اس علم کی وجہ سے دیا گیا ہے جو میرے پاس ہے (یعنی یہ سب مجھے میری چالوں اور کوششوں کی وجہ سے ملا ہے) کیا اس نے نہ جانا تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے نسلوں میں سے انھیں ہلاک کیا ہے جو اس سے زیادہ قوی اور جماعت میں زیادہ تھے (اللہ نے اس کی اس بات کا جواب نہیں دیا بلکہ اپنے عذاب سے ڈرا رہا ہے کیونکہ جواب ظاہر ہے کہ کوشش و چال سے انسان کچھ حاصل نہیں کر سکتا جبتک اللہ سبحنہ نہ چاہے) اور مجرموں کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جاتا (گفتگو عذاب کے بارے میں ہو رہی ہے کہ جب عذاب آتا ہے تو اس وقت ہلاکت ہوتی ہے کوئی سوال جواب نہیں) پھر وہ اپنی قوم کے پاس اپنی زینت کی حالت میں آیا جو لوگ دنیاوی زندگی کا ارادہ کرتے تھے انھوں نے کہا اے کاش ہمارے پاس وہ ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے یقیناً وہ بڑے حصے والا ہے اور جنھیں علم دیا گیا تھا انھوں نے کہا تمہاری خرابی ہو اللہ کا بدلہ بہت بہتر ہے ان کے لئے جو تسلیم کرے اور نیک عمل کرے اور یہ صرف صبر کرنے والوں کو دیا جاتا ہے (یہ علم کی برکت تھی کہ اہل علم نے ان کی بدعت کا جواب دیا) تو ہم نے اسے اور اسکے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو ایسی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابل اسے بچا سکے اور نہ ہی وہ بدلہ لینے والا تھا اور جنھوں نے کل اسکے مرتبے کی تمنا کی تھی کہنے لگے خرابی ہو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے نعمت کو کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا خرابی ہو ناشکری کرنے والے کامیاب نہیں ہونگے یہ دار آخرت ہم اسے انکے لئے بنائیں گے جو زمین میں زیادتی اور بگاڑ کا ارادہ نہیں کرتے (معلوم ہوا گناہ کا ارادہ کرنا بھی حرام ہے) اور انجام پرہیزگاروں کے حق میں ہے (معلوم ہوا اچھا انجام صرف پرہیزگاروں کا ہے لہذا جو شخص پرہیزگار نہ ہوا سکا انجام اچھا نہیں ہے لہذا یہ کہنا کہ گناہ گاروں کی مغفرت ہو جائے گی یا عذاب سے نکال لئے جائیں گے کیونکہ یہ اچھا انجام ہے) جو بھلائی کرے گا تو اس کے لئے اس کی طرف سے خیر ہے اور جو برائی کرے گا تو جنھوں نے برے اعمال کئے ہیں انھیں صرف اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو عمل وہ کیا کرتے تھے (معلوم ہوا کسی کو کسی اور کی بدی کا بدلہ نہیں دیا جاتا لہذا یہ کہنا کہ کوئی کافر کسی مؤمن کے گناہوں کا بوجھ اٹھالے گا اور اسے اسکے بدلے کی سزا مل جائے گی یہ جھوٹ ہے) یقیناً جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کر دیا ہے وہ تجھے

ضرور لوٹا کر ٹھکانے تک لے جانے والا ہے کہہ دے میرا آقا انھیں خوب جانتا ہے جو ہدایت کا ارتکاب کرے اور انھیں جو صاف گمراہی میں بتلا ہیں اور تو یہ امید نہیں کرتا تھا کہ اللہ کی کتاب تیرے پاس ڈالی جائے گی مگر تیرے آقا کی طرف سے بطور رحمت ہے لہذا بلکل بھی ناشکروں کا مددگار مت بننا اور وہ تجھے اللہ کی آیتوں سے نہ روک دیں جب کہ وہ تیرے طرف اتاری جاچکی ہیں اور اپنے آقا کی طرف بلا اور کبھی بھی مشرک مت بن اور اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے دوسرے سے دعا مت مانگ اس کے سوا کوئی اور تابعداری کے لئے نہیں ہے ہر شیء ہلاک ہونے والی ہے سوائے اسکی ذات کے (معلوم ہوا اللہ کی ذات کے سوا سب حادث ممکن الوجود ہیں بلکہ فنا ہونے والی ہیں لہذا اللہ کی صفات اسکی ذات عین ہیں یعنی دونوں ایک ہی شیء ہیں ورنہ اگر اسکی صفات اسکی ذات پر زائد ہوئیں جیسے ہماری ہوتی ہیں تو اسکا مطلب اللہ کی صفات بھی ممکن الوجود واجب الفنا ہیں یعنی اللہ کا رحیم و کریم و قہار و جبار و عظیم و قدیر و علیم وغیرہ ہونا سب ایک دن ختم ہوجائے گا معاذاللہ اور یہ بات بلکل باطل ہے لہذا اللہ کی صفات اور اسکی ذات ایک ہی وجود ہے) فیصلہ صرف اسکا ہے (معلوم ہوا اللہ کے فیصلے کے سوا کسی کی رائے کی پیروی لازم نہیں اگرچہ وہ ابراہیم خلیل اللہ ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ وہ نبی ہیں کوئی خدا و معبود نہیں ہم انکی عبادت نہیں کرتے) اور اسھی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا (معلوم ہوا اللہ جل شانہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا کہ ہم اسے حساب دیں لہذا یہ گمان کرنا کہ ہماری اعمال نبی محمد کو پیش کئے جاتے ہوں یا ہم موت کے بعد انکے حضور حاضر ہوتے ہوں اور وہ ہمارے اعمال حسنہ پر ملامت اور اعمال سیئہ پر افسوس و رنج کرتے ہوں سب کفر و شرک ہے)

سورۃ العنکبوت (مکھڑی)

سورۃ العنکبوت (1---35)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے سنو کیا انسانوں نے یہ گمان کرلیا ہے کہ انھیں چھوڑدیا جائے گا کہ وہ کہیں ہم نے تسلیم کیا اور انکی آزمائش نہ کی جائے گی (یعنی ایمان لانا صرف دعوی ایمان نہیں ہوتا بلکہ دین کے مطابق ہوجانا ایمان ہے جو مطلوب ہے ورنہ دنیا و آخرت میں عذاب مقدر ہے) اور ہم نے ان سے پہلے والوں کی آزمائش لی پھر ضرور اللہ انھیں ظاہر کرے گا جنھوں نے سچا کہا ہے اور وہ انھیں بھی ظاہر کرے گا جو جھوٹے ہیں (یعنی دعوئے ایمان میں سچے ہیں یا جھوٹے یہ انکے آزمائش کے بعد اللہ تعالی ظاہر کرے گا اور ہر مکلف انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی) یا جو برے اعمال کرتے ہیں انھوں نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ ہم سے جیت جائیں گے کتنا برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں جو اللہ کی ملاقات سے ڈریں گے تو اللہ کی مقرر مدت آنے والی ہے (یعنی روز قیامت جس میں انسان اپنے مالک سے ملاقات کرے گا) اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے اور جو پوری کوشش کرے گا تو وہ پوری کوشش اپنے فائدے کے لئے ہی کرتا ہے (معلوم ہوا کہ انسان جب اللہ کی راہ میں پوری کوشش کرتا ہے تو اسکا اخروی فائدہ اس کے سوا کسی کو نہیں ہوتا الا یہ کہ دوسرا بھی کوشش کرے لہذا ایصال ثواب کا عقیدہ باطل ہے کہ کسی کی کوشش کا ثواب کسی دوسرے کو ملے بلکہ ہر ایک کے لئے اسھی کی کوشش ہے) یقینا اللہ جہانوں سے بے پرواہ ہے اور جو ایمان لائے اور نیکیاں عمل میں لائے تو ہم ضرور ان سے انکے مصائب دور

کر دیں گے اور ہم ضرور ہم انھیں جو وہ عمل کیا کرتے تھے اس سے بہتر بدلہ دیں گے (معلوم ہوا جو تقوی کی زندگی گذارے گا وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوگا اور مصائب و تنگیوں سے دور رہے گا اور اگر وہ مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے لئے اللہ رحمت بنائے گا جیسے انبیا گے لئے انکی مصیبتوں و آزمائشوں کو رحمت بنا دیا) اور ہم نے انسان کو اسکے والدین کے بارے میں بھلائی کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں تیرے خلاف اس بات کی پوری کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کردے جسکا کوئی ثبوت نہیں ہے تو ان کی فرمانبرداری مت کرنا (اس میں ہر قسم کا شرک شامل ہوگیا شرک اکبر ہو یا شرک اکثر) تمہارا لوٹنا صرف میرے طرف ہے تو میں انھیں ان اعمال کی خبر دونگا جو تم کرتے تھے اور جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے تو ہم انھیں نیکوکاروں میں ضرور داخل کریں گے اور بعض انسان ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم نے اللہ کو تسلیم کیا پھر جب انھیں اللہ کے معاملے میں اذیت دی جائے تو وہ انسانوں کی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی مثل قرار دیتے ہیں (یہ بہت اہم بات ہے کہ اللہ کی آزمائش اور عذاب میں بڑا فرق ہے اللہ کی آزمائش کو عذاب و سزا اقرار دینا کفر ہے) اور اگر تیرے آقا کی طرف سے مدد آئے تو ضرور وہ کہیں گے ہم تمہارے ساتھ ہیں کیا اللہ اسے سب سے زیادہ نہیں جانتا جو جہانوں کے سینوں میں ہے اور ضرور اللہ مومنوں کو ظاہر کرے گا اور ضرور وہ منافقوں کو ظاہر کردے گا اور ناشکروں نے مومنوں کو کہا ہمارے راستے پر چلو اور ہم تمہاری گناہ اٹھالیں گے حالانکہ وہ انکی کوئی خطا اٹھانے والے نہیں یقینا وہ جھوٹے ہیں اور ضرور وہ انکے بوجھ اور انکے بوجھوں کے ساتھ ساتھ اور بوجھ بھی اٹھائیں گے (یعنی اگر مؤمنین بھی انکے کہنے پر مجرم بن جائیں تو وہ اپنے جرم کا بوجھ تو اٹھائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ مجرم بنانے کا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور ان کے جرم سے ایک حصہ ان کے نام بھی لکھا جائے گا) اور قیامت کے دن جو وہ گھڑا کرتے تھے اسکا ان سے ضرور محاسبہ کیا جائے گا اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں نو سو پچاس سال ٹھہرا رہا پھر طوفان نے انھیں آ پکڑا اور وہ زیادتی کرنے والے تھے تو ہم نے اسے اور کشتی والوں کو نجات دی اور ہم نے اسے جہانوں کے لئے دلیل بنایا (یعنی اس کشتی کو جہانوں کے لئے ایک دلیل و نشانی بنایا ہے) اور ابراہیم کو بھی (ہم نے بھیجا) جب اس نے اپنی قوم کو کہا اللہ کی تابعداری کرو اور اس سے ڈرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم یقین کرو تم صرف بتوں کی پابندی میں مشغول ہو اور تم جھوٹ کو بناتے ہو یقینا اللہ کے سوا جن کی تم پابندی میں لگے ہوئے ہو وہ تمہارے لئے کسی نعمت کا اختیار نہیں رکھتے تو اللہ کے پاس نعمت کو تلاشو اور اسکی تابعداری کرو اور اسکا احسان مانو اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے اور جماعتوں نے جھٹلایا تھا اور رسول پر صاف صاف تبلیغ کرنے کے سوا اور کیا ہے کیا انھوں نے غور نہ کیا اللہ کیسے مخلوق کو ایجاد کرتا ہے پھر وہ انھیں لوٹائے گا (یعنی ہر ہر مخلوق کو ایک دن فنا کردے گا پھر دوبارہ ان کو وجود بخشے گا) یقینا یہ اللہ پر آسان ہے کہہ دے زمین میں سیر کرو پھر غور کرو اس نے خلق کی ابتدا کیسے کی (یعنی غور کرو کہ اللہ نے پہلی مخلوق کی تخلیق و ایجاد کیسے کی تھی) پھر وہ دوسری بار تخلیق کرے گا یقینا وہ ہر شیء پر خوب قادر ہے وہ جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا اور تم زمین میں ہرانے والے نہیں ہو اور نہ ہی آسمان میں اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی سرپرست و مددگار نہیں ہے اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں اور

اسکی ملاقات کو ٹھکرایا (یعنی اس کی ملاقات کی تیاری نہیں کی اسکے خلاف چلے) تو وہ میری رحمت سے مایوس ہونگے اور انکے لئے دردناک عذاب ہوگا تو اسکی قوم کا جواب بس یہ ہی تھا کہ اسے قتل کردو یا جلاڈالو تو اس نے اسے آگ سے بچالیا (اسطرح کہ انہیں آگ میں ڈالنے ہی نہیں دیا اور آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دیا یا پھر وہ آگ میں ڈال دیئے گئے اور ان پر آگ ٹھنڈی و سلامتی والی ہوگئی) یقیناً اس میں تسلیم کرنے والوں کے لئے ضرور دلیلیں موجود ہیں (یعنی اس بات پر دلیلیں موجود ہیں کہ حق اور باطل کیا ہے) اور اس نے کہا دنیاوی زندگی میں باہمی محبت کی وجہ سے تم نے اللہ کو چھوڑ کر بس بت بنا لئے پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کو ٹھکراؤ گے اور ایک دوسرے کو لعنت کرو گے اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا (یعنی آپسی محبت کی وجہ سے اپنی دلی وابستگی کی وجہ سے تم نے اللہ کی نافرمانی میں بت بنائے کہ فلاں بہت اچھا انسان ہے تو اسکا بت بنا کر اسکی تعظیم شروع کر دی اور اسکے علاوہ اور گناہ والے معاملات شروع کر دیئے لیکن قیامت کے دن تم اپنے محبوبوں سے اظہار برات کرلو گے جن کیوجہ سے تم نے اللہ کی نافرمانی میں بت بنائے) تو لوط اس پر ایمان لے آیا اور اس نے کہا میں ہجرت کر کے اپنے آقا کی طرف جانے والا ہوں (ظاہر ہے کہ اللہ کی طرف ہجرت تو کوئی نہیں کرسکتا تو ظاہر ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کے حکم پر ہجرت کرنے والا ہوں) یقیناً وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب دیئے اور ہم نے اسکی اولادوں میں نبوت اور کتاب رکھی (یعنی کتاب شریعت) اور ہم نے اسے انکا بدلہ دنیا میں دیا اور یقیناً وہ آخرت میں نیکوکاروں میں ہوگا اور لوط کو بھی بھیجا (معلوم ہوا حضرت لوط بھی رسول ہیں) جب اس نے اپنی قوم سے کہا یقیناً تم ایسی زیادتی کا ارتکاب کرتے ہو جہانوں سے میں سے کسی نے بھی اس پر سبقت نہیں کی (یہ ایک غیب کی خبر ہے کہ تم سے قبل کسی نے یہ کام نہیں کیا جو تم کرتے ہو کہ عورتوں سے نفرت رکھ کر مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو) کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو اور صحیح راستہ بند کرتے ہو (یعنی عورتوں سے جنسی خواہش پوری کرنے کا راستہ بند کرتے ہو) اور اپنی مجلس میں ناگوار امر کا ارتکاب کرتے ہو تو اسکی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ اگر تو سچا ہے اس نے کہا میرے آقا فسادیوں کے خلاف میری مدد کر اور جب ہمارے قاصدین لوط کے پاس آئے تو انکی وجہ سے تکلیف میں آگیا اور انکی وجہ سے ایک ذرع تنگ ہوگیا اور انھوں نے کہا ڈرو مت اور غم مت کرو بے شک ہم تمہیں اور تمہارے اہل خانہ کو نجات دینے والے ہیں سوائے تمہاری عورت کے وہ ٹھری رہے گی ہم اس بستی والوں پر آسمان سے ایک عذاب اتارنے والے ہیں اس نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے اور ہم نے اس میں سے بعض کو ان کے لئے ایک صاف عبرت بنا چھوڑا جو عقل استعمال کرتے ہیں

سورۃ العنکبوت (36۔۔۔69)

اور مدین کی طرف انکے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی تابعداری کرو اور آخری دن سے ڈرو اور زمین میں فساد مت مچاؤ تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا پھر انھیں زلزلے سے آ پکڑا تو وہ اپنے گھر میں گٹنوں کے بل پڑے رہ گئے اور عاد و ثمود کے بعض ٹھکانے تم پر ظاہر ہیں اور ابلیس نے انکے لئے انکے اعمال سنوار دیئے ہیں پھر اس نے انھیں راہ حق سے روکا حالانکہ وہ ہوشیار لوگ تھے

اور قارون و فرعون وہامان کے پاس موسیٰ صاف صاف دلیلیں لایا تو وہ زمین میں ناحق بڑے بنے اور وہ غالب ہونے والے نہ تھے تو سب کی ہم نے انکے گناہ کی وجہ سے پکڑ کی تو ان میں سے بعض پر ہم نے کنکریوں والی آندھی بھیجی اور ان میں سے بعض کو چھنگاڑ نے آ پکڑا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے غرق کیا اور اللہ نے ان پر زیادتی نہ کی لیکن وہ خود پر ظلم کیا کرتے تھے (کیونکہ وہ اپنے رب حقیقی نافرمانی کرتے تھے اور یہ نافرمان کا خود پر ظلم ہے کہ اس نے خود کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا لیا) انکی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اور سرپرست بنا لئے (یعنی اللہ کے سوا اوروں کو اپنے لئے حجت و دلیل بنا لیا ہے اس سے اختلاف کو حرام کر لیا ہے انکی مثال) جیسے مکڑی نے ایک گھر بنایا ہو اور یقیناً سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے اگر وہ یقین کریں (یعنی اگر وہ یقین کریں تو انکی مثال ایسی ہے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا سرپرست بنایا ہے وہ انہیں گمراہی سے نہیں بچا سکتے جیسے مکڑی کا گھر مکڑی کو نہیں بچاتا کیونکہ گمراہی سے بچنے کا بس ایک طریقہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی کو اپنا سرپرست و مرجع بنایا جائے) بے شک اللہ اسے جانتا ہے جس سے وہ اسکے سوا دعا مانگتے ہیں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور یہ امثال ہم انسانوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور اسے صرف وہ سمجھتے ہیں جو عقل والے ہیں (یعنی جو لوگ عقل استعمال نہیں کرتے تو وہ گمراہی ہی رہتے ہیں) اللہ نے سارے آسمان اور زمین کو برحق تخلیق کیا ہے یقیناً اس میں تسلیم کرنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے اے بندے جو کتاب تیری طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھ اور نماز قائم کر یقیناً نماز زیادتی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کی نصیحت بہت بڑی ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں (نماز برائی سے اس طرح روکتی ہے کہ اس میں قرآن شریف سنایا جاتا ہے جس میں حلال و حرام اور دیگر مواعظ و نصائح موجود ہیں لہذا اگر کوئی بغیر جماعت کے انفرادی نماز پڑے تو صلاۃ کی ادائیگی نہیں ہوگی) اور کتاب والوں سے بہترین طریقے سے ہی بحث کیا کرو سوائے انکے جو ان میں سے سرکش ہیں (یعنی ان میں سے سرکشوں پر اپنا وقت ضائع مت کرو اگر بحث کرو تو ان میں سے حق پسندوں سے کرو اور بہترین طریقے سے کرو) اور کہہ دو ہم نے اسے تسلیم کیا جو ہماری طرف اتارا گیا اور تمہاری طرف اتارا گیا اور ہمارا آقا اور تمہارا آقا ایک ہے اور ہم اسکے سپرد ہیں (یعنی ہم اس آقائے کائنات کے تابع ہیں وہ ہمیں کچھ بھی حکم دے وہ ہمارے ساتھ کچھ بھی کرے ہمیں منظور ہے) اور یوں ہی اے بندے ہم نے تیرے طرف کتاب اتاری ہے تو جنھیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے تسلیم کرتے ہیں اور ان میں سے بھی بعض اسے تسلیم کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو ناشکرے ہیں اور اے نبی تو اس سے پہلے کوئی کتاب نہ پڑھتا تھا اور نہ ہی تو اسے اپنی ہاتھ سے لکھتا تھا ورنہ باطل پرست ضرور شک کرتے (یعنی نبی اگر تو اس کتاب کے اترنے سے قبل لکھتا پڑھتا تو باطل پرست شک کرتے کہ یہ شخص خود سے لکھ کر کتاب لے آیا ہے اور اسے رب کی طرف منسوب کر رہا ہے یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی نزول قرآن سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اور یہ بھی کہ قرآن شریف لکھی ہوئی صورت میں نازل ہوا اور نہ کافروں کا لکھائی پر شک کرنے نہ کرنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا اور پہلے سے ہی لکھا ہوا ہوگا تو ہی تو کفار اس کے لکھنے پر شک کرتے) بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ صاف صاف دلیلیں ہیں جو انکے سینوں میں موجود ہیں جنھیں علم دیا گیا ہے (معلوم ہوا قرآن شریف دور رسول میں صرف لکھا ہوا ہی نہیں

بلکہ حفظ میں بھی تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظ قرآن وہی ہو سکتا ہے جو عالم قرآن ہو کیونکہ اللہ نے آیات کو انکے سینوں میں قرار دیا جو اہل علم ہیں) اور ہماری آیتوں کا انکار وہی کرتے ہیں جو ظالم ہیں اور انھوں نے کہا اس پر اسکی آقا کی طرف سے کرشمے کیوں نہ اتارے گئے کہہ دے کرشمے صرف اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف صاف ڈرانے والا ہوں (یعنی کرشمے میں نہیں اللہ تعالی دیکھتا ہے اور فی الحال اس کی طرف سے اسکا صدور نہیں ہے) کیا انھیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے جو انھیں پڑھ کر بتائی جاتی ہے یقینا اس میں رحمت اور نصیحت ہے ان کے لئے جو تسلیم کرتے ہیں (معلوم ہوا ہدایت کے لئے قرآن شریف ہی کافی ہے کسی حدیث و سنت غیر واجماع یا قیاس وغیرہ کی محتاجی نہیں اور یہ ہی رسول اللہ اور دیگر سلف صالحین کی سنت و منہج ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ کے دور میں ہی قرآن شریف کتابی صورت میں موجود تھا جو کفار کو پڑھ کر سنایا جاتا تھا) کہہ دے میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے (یہ مزید تشریح ہے کہ اللہ کی گواہی ہمارے لئے کافی ہے اور اللہ کی گواہی وہ قرآن شریف ہے۔ جس میں کوئی اختلاف نہیں) وہ اسے جانتا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جنھوں نے باطل کو تسلیم کیا اور اللہ کی ناشکری کی یہ نقصان اٹھانے والے ہیں اور وہ تجھ سے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں اور اگر ایک مقرر مدت نہ ہوتی تو ضرور انکے پاس وہ عذاب آجاتا اور ضرور وہ انکے پاس اچانک آتا کہ انھیں محسوس بھی نہ ہوتا وہ تجھ سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور یقینا جہنم ناشکروں کو گھیرے ہوئے ہے (یہ اس بات پر دلیل ہے کہ ناشکرا کبھی بھی جہنم سے نجات نہیں پا سکتا نہ اسکی شفاعت ہو سکتی ہے نہ وہاں سے واپس کیا جا سکتا ہے کیونکہ جہنم اسے گھیرے ہوئے ہے اور جو اللہ تعالی کے حکم پر گھرا ہوا ہو اسے نجات کی کوئی راہ نہیں ہوتی) جس دن عذاب ان پر چھا جائے گا ان کے اوپر سے اور انکی ٹانگوں کے نیچے سے اور وہ کہے گا جو عمل تم کیا کرتے تھے اسے چکھو اے میرے بندوں جو تسلیم کر چکے ہیں یقینا میری زمین وسیع ہے تو صرف میری تابعداری کرو (یعنی میری زمین وسیع ہے لہذا اگر تم کسی خطے میں رہنے کی وجہ سے میری تابعداری نہ کر سکو تو ہجرت کر جاؤ میری زمین وسیع ہے) ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے پھر تم صرف ہمارے طرف لوٹو گے (یعنی جب انسان مرجاتا ہے تو وہ اللہ کے سوا کسی کی طرف نہیں لوٹتا) اور جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے ہیں ہم ضرور انھیں باغ میں موجود کمروں میں ٹھرائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے عمل کرنے والوں کا اجر کتنا اچھا ہے جنھوں نے برداشت کیا (یعنی اللہ تعالی کے احکام کے بار کو برداشت کیا) اور صرف اپنے آقا پر اعتماد کرتے تھے اور بہت سے زمین پر چلنے رینگنے والے ہیں جو اپنی نعمت اٹھاتے ہیں اللہ انھیں اور تمہیں نعمت دیتا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر تو ان سے سوال کرے کہ کس نے سارے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند کیا (قانون کا پابند کیا ہے لیکن وہ قانون کوئی ایک نہیں ہے وہ کتنے قوانین ہیں یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا) تو ضرور وہ کہیں گے اللہ نے تو تمہیں کہاں سے دھوکہ دیا جا رہا ہے اللہ اپنے بندوں میں سے۔ جس کے لئے چاہتا ہے نعمت کشادہ کرتا ہے اور اسکے لئے تنگ بھی کرتا ہے یقینا اللہ ہر شیء کو بخوبی جانتا ہے اور اگر تو ان سے سوال کرے کس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کیا (بنجر زمین کو مردہ زمین سے تعبیر کیا جاتا ہے) تو ضرور وہ کہیں گے اللہ نے کہہ دے اللہ

تعریف کے لائق ہے لیکن ان کی اکثریت یقین نہیں کرتی اور یہ دنیاوی زندگی سامان غفلت کے سوا کچھ نہیں ہے اور یقینا دار آخرت ہی اصل زندگی ہے اگر وہ یقین کریں (یعنی یہ حقیقت ہے اگر وہ یقین کریں) توجب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تواللہ سے دین کو خالص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتے ہیں توجب وہ انھیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے توفوراشرک کرنے لگ جاتے ہیں تاکہ وہ اس کی ناشکری کریں جوہم نے انھیں دیا ہے اور تاکہ وہ مہلت لے لیں توعنقریب وہ یقین کرلیں گے کیا انھوں نے غور نہ کیا کہ ہم نے ایک پرامن محفوظ مقام بنایا ہے اور انسانوں کوانکے اطراف سے اچک لیا جاتا ہے (یعنی محفوظ مقام اللہ تعالی نے بنایا ہے لہذا لوگوں سے ڈرے بغیر اللہ تعالی کی تابعداری کریں اور جب طاقت ہو وہاں ہجرت کرجائیں) توکیا وہ باطل کو تسلیم کرتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں (نعمت کے عموم میں ہر شرعی نعمت شامل ہے معلوم ہوا اللہ کی نعمت کو ٹھکرانا ممنوع ہے.جس میں سب سے بڑی نعمت ہدایت وکتاب اللہ ہے کہ اسکی مخالفت کافر کردیتی ہے چاہئے وہ ناشکری عمل سے ہو یا اعتقاد سے ہو) اور اس نے بڑا ظالم کون ہوگا جواللہ پر الزام لگائے یا حق کو ٹھکرائے جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اور جنھوں نے ہمارے معاملے میں پوری کوشش کی ہوگی ہم ضرور بضرور انھیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے (معلوم ہوا جوانسان حق کی تلاش میں پوری کوشش کرے گا توضرور ہدایت پائے گا اگر وہ گمراہ ہے تواس گمراہیت پر باقی نہیں رہے گا یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے اور وعدہ خلافی نہیں کرتا) اور یقینا اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے (لہذا اللہ تعالی کبھی بھی نیک لوگوں گے ساتھ براسلوک نہیں کرسکتا کیونکہ ایک ساتھی دوسرے ساتھی کے ساتھ براسلوک نہیں کرتا لیکن اللہ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے جیسے پتھر کو مورت بنانے کے لئے اسے تراشنا پڑتا ہے یہ برائی نہیں بلکہ آزمائش براسلوک نہیں ہوتا جیسے استاد اپنے شاگرد کا امتحان لیتا ہے)

سورۃ الروم (رومی)

سورۃ الروم (01۔۔۔32)

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے الم بہت قریب کی زمین میں روم مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوبیت کے بعد جلد ہی غالب ہونگے تین سے نو سالوں میں حکم پہلے اور بعد میں اللہ ہی کا ہے (یعنی اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا کسی بھی لمحے ہو) اور اللہ کی مدد سے اس دن مومنین کامیاب ہونگے (یعنی اس دن جس دن روم غالب ہوگا) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ غالب ہے خصوصی مہربان ہے اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں جاتا لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے وہ دنیاوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں (یعنی دنیا کی زیب وزینت اور آرائش ونعم جانتے ہیں اور دنیا کے باطن کو بھی نہیں جانتے جہاں حق کے دلائل اور عبرتیں اور نصیحتیں موجود ہیں) اور وہ آخرت سے غافل ہیں کیا انھوں نے اپنے نفس میں غور نہ کیا اللہ نے سارے آسمان وزمین کو تخلیق کیا ہے حق کے ساتھ اور ایک مقرر مدت کے ساتھ (یعنی سارے آسمان اور زمین کو بیکار نہیں بنایا اور انہیں ایک مقرر مدت کے لئے ہیں) اور یقینا بہت انسان اپنے آقا کی ملاقات کے ضرور ناشکرے ہیں کیا انھوں نے زمین میں سیر نہ کیا کہ وہ غور کریں ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا

انکی قوت ان سے زیادہ تھی اور انھوں نے زمین میں کھیتی کی اور وہ اس میں اس سے زیادہ مدت آباد رہے جتنی مدت وہ لوگ اس میں آباد رہے اور انکے پاس انکے خبر رساں صاف دلیلیں لائے تواللہ نے ان پر زیادتی نہ کی بلکہ وہ خود پر ظلم کیا کرتے تھے پھر جنھوں نے برائی کی انکا انجام برا ہوا کہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ انہیں غیر سنجیدہ لیا کرتے تھے اللہ مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہ اسے لوٹائے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاوَ گے اور جس دن قیامت کی گھڑی قائم ہوگی مجرم حیران ہوجائیں گے اور انکا کوئی شریک انکا مددگار نہ بنے گا اور وہ اپنے شریکوں سے بری ہوجائیں گے اور جس دن قیامت کی گھڑی قائم ہوگی اور اس دن وہ جدا جدا ہوجائیں گے تو جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے کہ وہ ایک خوبصورت باغ میں خوش کئے جائیں گے اور جنھوں نے ناشکری کی ہوگی (یعنی اللہ کی مخالفت کرکے اسکی ناشکری کی ہوگی اسے ٹھکرایا ہوگا) اور ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو ٹھکرایا ہوگا تو وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے تو اللہ پاک ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے اور سارے آسمانوں اور زمین میں جو تعریف ہے اسی کی ہے (یعنی اللہ تعالی میں کوئی عیب نہیں ہے ساری تعریفیں اسی کی ہیں) اور رات کی ابتدا میں اور جب تم دوپہر کرتے ہو (یعنی کہ وہ ہر وقت پاک ہے) وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے (جیسے بے جان پانی سے اللہ جاندار بنا دیتا ہے اور ایک جاندار جانور سے بے جان انڈا نکالتا ہے) اور وہ زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے (زمین کی موت یہ ہے کہ وہ بنجر ہوجائے اور اسکی زندگی یہ ہے کہ وہ زرخیز ہوجائے) اور یوں ہی تم زندہ کئے جاوَ گے اور اسکی دلیلوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے تخلیق کیا پھر تم فوراحرکت کرتے ہوئے انسان بن گئے (یہ ہم جیسے انسانوں کی بات نہیں ہورہی کیونکہ ظاہر ہے کہ ہم تو پانی سے تخلیق ہوئے ہیں یہ ان انسانوں کی بات ہورہی ہے جو مٹی سے بنائے گئے ہیں وہ آدم اور انکی اولادوں کے لئے مہیا کئے گئے ازواج یہ سب مٹی سے بنائے گئے ہیں وہ سب اس آیت کا مصداق ہیں کیونکہ بہن بھائیوں کا آپس میں نکاح حرام ہے تو ظاہر ہے کہ اولاد آدم کا آپس میں نکاح حرام تھا تو اس آیت سے یہ ہی سب لوگ مراد متعین ہوتے ہیں) اور اسکی دلیلوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے نفس سے ازواج تخلیق کیں (نفس اس شیء کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان اپنا وجود بغیر جسم کے بھی محسوس کررہا ہوتا ہے اور وہ مدرک بھی ہوتا ہے یعنی کہ تمہاری لئے تمہارے ازواج بھی تمہاری ہی نفسیات و جنس سے ہیں) تاکہ تم ان کے ساتھ سکون لے سکو (یعنی مرد عورت کو ایک دوسرے کے سکون کے لئے بنایا ہے اور اس سکون کو حاصل کرنے کا جائز طریقہ بھی بتایا ہے) اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت ڈالدی (یعنی تمہاری فطرت میں ایک دوسرے کے لئے نرمی اور محبت ہے) یقینا اس میں غور کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (بے شک بہت دلیلیں موجود ہیں اگر اللہ تعالی یہ سب نہ کرتا تو یہ نسل کا کارواں نہ زیادہ نہ چل پاتا اور خاندان کے تعلقات کیوجہ سے انسانوں کا ایک دوسرے سے اتحاد نہ ہوتا اور سب فطرتا اکیلے اکیلے تنہا ہوتے اگر مرد کی دل میں عورت کے لئے محبت نہ ہوتی تو اکثر مرد عورتوں سے کبھی نکاح نہ کرتے اولاد کی چاہ میں بھی نہیں کیونکہ نکاح ایک بڑی پابندی ہے اور اکثریت اسی وجہ سے نکاح کرتی ہے کہ یہ اسکی جسمانی ضرورت کو پورا کرتا ہے پھر اولاد ہوتی ہے تو اس کو بھی نبھالیتے ہیں کیونکہ وہ انکی اولاد ہے ورنہ پھر وہی ہوتا جو قوم لوط کے

ساتھ ہورہاتھا) اور اسکی دلیلوں میں سے ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کو تخلیق کیا یقیناً اس میں یقین کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (آسمانوں اور زمین میں تو اللہ کے وجود اور واحدنیت پر بے شمار دلائل موجود ہیں اور اختلاف زبان ورنگ پہچان کے لئے بنایا ہے۔جس کے ذریعے سے ہم پہچان لیتے ہیں کہ کون کس خطے کا ہے وغیرہ دلائل موجود ہیں) اور اسکی دلیلوں میں سے ہے تمہارارات اوردن میں سونا اور تمہارا اسکے فضل کا حصہ تلاشنا یقیناً اس میں سننے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (یعنی کہ یہ نظام جس کے مطابق انسان زندگی گزار رہا ہے بہت ہی منظم و منضبط ہے کہ انسان کو تلاش معاش اور آرام کی حاجت ہے اور دونوں کے لئے اللہ تعالی نے دونوں کے حساب سے اوقات مقرر کئے رکھے ہیں) اور اسکی دلیلوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں خوف وامید کی حالت میں بجلی دیکھاتا ہے اور اس آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر وہ اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے (یعنی بنجر زمین کو ذرخیز کرتا ہے) یقیناً اس میں عقل استعمال کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (مثلاً جب اللہ تعالی ان بنجر زمین کو دوبارہ ذرخیز کرسکتا ہے تو انسان کو آخرت میں دوبارہ تخلیق بھی کرسکتا ہے) اور اسکی دلیلوں میں سے یہ ہے آسمان اور زمین کا اسکے حکم کی وجہ سے برقرار رہنا پھر جب وہ تمہیں زمین سے پکارے گا تو تم فوراً زندہ کئے جاؤ گے (یعنی اللہ تعالی پکارے گا تو پھر ہم میں دوبارہ جان آجائے گی) اور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں صرف اسکی ملکیت ہیں سب صرف اسکے تابع ہیں (یعنی جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ رب العلمین کی کٹھپتلیاں ہیں وہ وہی کرتی ہیں جو چاہتا ہے) اور وہ ہی ہے جو مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہ اسے لوٹائے گا (یعنی انکی دوبارہ اسکی تخلیق کرے گا) حالانکہ وہ اس پر خوب آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں بلند ترین معیار صرف اسکا ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی نفس سے ایک مثال پیش کی ہے کیا تمہارے لئے یہ گوارا ہے کہ جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے ان میں تمہارے خدام شریک ہوجائیں پھر تم اس میں برابر ہوجاؤ (یعنی تمہارے خدام تمہارے اموال میں برابر کے شریک ہوجائیں) تم ان سے ڈرتے ہو جس طرح تم اپنے نفس پر خوف رکھتے ہو (یعنی جب تم یہ شرکت برداشت نہیں کرتے جب کہ ایک عاجز اور ناتواں مخلوق ہو تو اللہ جل جلالہ کے ساتھ جس کی عزت لامحدود ہے وہ قادر مطلق ہے اس کے لئے شرکت کیسے برداشت کرلیتے ہو) یوں ہی ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں انکے لئے جو عقل استعمال کرتے ہیں بلکہ نافرمانوں نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی۔جس پر کوئی دلیل موجود نہیں تو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔جس کو اللہ نے گمراہ کیا ہو اور انکا کوئی مددگار نہ ہوگا لہذا اپنی ذات کو باطل سے حق کی طرف آتے ہوئے دین اسلام کے لئے وقف کردے یہ اللہ فطرت ہے۔جس کے مطابق اس نے انسانوں کو بے مثال سابق تخلیق کی ہے اللہ کی تخلیق کے لئے کوئی تبدیلی نہیں ہے (یہاں تخلیق اسلام کو کہا جارہا ہے جیسا کہ پیچھے اسکا ذکر ہورہا ہے اور آگے بھی یہ ہی کہا جارہا ہے یعنی دین اسلام میں مخلوق کی طرف سے تبدیلی نہیں ہوسکتی یہ اللہ تعالی کی حفاظت میں ہے لہذا بعض شیعوں کو یہ کہنا کہ قرآن شریف کی آیات میں عثمان وغیرہ نے تبدیلی کردی ہے کچھ مکمل آیتیں یا آیتوں کے بعض حصے حذف کرکے بلکہ قرآن شریف کا اکثر حصہ ضائع کردیا گیا ہے اور ایک صحیفہ تیار کیا اور اسے امت میں پہلا دیا جو ہمارے پاس موجود ہے اور سب کے سب اس پر عمل پیرا ہوگئے یہ جھوٹی بات ہے اور شدید کفر و شرک

ہے) یہ واجب التقلید دین ہے لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے اسکی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے ڈرواور نماز قائم کرواور مشرک مت بنو یعنی ان لوگوں میں سے مت ہوجانا جنھوں نے اپنے دین میں فرق کیا اور جماعتوں کی شکل اختیار کرلی ہر جماعت اس ہی حصے پر خوش ہے جو انکے پاس ہے (یعنی دین متین میں فرق کرنا فرقہ پرستی ہے دین میں فرق کرنا یعنی دین کی بعض آیات کو تسلیم کرنا اور بعض کو ٹھکرانا یہ فرقہ پرستی ہے اور شرک ہے کیونکہ اللہ تعالی نے انہیں مشرک قرار دیا اور کیونکہ وہ رب العلمین کی آیات کو ٹھکرا کر اسکے مقابل آرہے ہیں اور اپنے نفس کو اس بلند و بالا ہستی پر فوقیت دے رہے ہیں اور از خود حاکم بن رہے ہیں اور اپنے فیصلے کو اللہ جل جلالہ کے فیصلوں میں شریک کر رہے ہیں اور یہ سب شرک کا مجموعہ ہے)

سورۃ الروم (33۔۔۔60)

اور جب انسانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے آقا کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے رحمت چکھاتا ہے تو اچانک انکا ایک فریق اپنے آقا کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتا ہے تاکہ وہ اسکی ناشکری کریں جو اس نے انھیں دیا ہے تو مہلت لے لو پھر عنقریب تم یقین کرلوگے (یعنی روز حساب حق پر یقین کرلوگے) یا ہم نے ان پر کوئی مضبوط دلیل اتاری ہے کہ وہ اس حوالے سے گفتگو کرسکتے ہیں جو وہ اس کے ساتھ شریک کیا کرتے تھے (یعنی ہم نے ان پر انکے شرک کے جواز کی کوئی دلیل نہیں اتاری کہ وہ اپنے شرک کے جواز پر گفتگو کرسکیں) اور جب ہم انسانوں کو رحمت چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی برائی پہنچتی ہے اس کرتوتوں کی وجہ سے جو انکے ہاتھوں نے آگے بڑھائی ہیں تو وہ فورا ناامید ہوجاتا ہے کیا انھوں نے غور نہ کیا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے نعمت کو کشادہ کرتا ہے یقینا اس میں تسلیم کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (یعنی انسانوں کی اکثریت ایسی ہے اور انسان کو اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے جہاں اس نے رحمت کا وعدہ کیا ہے) تو قریبی کو اور سخت محتاجوں کو اور مسافر کو اسکا حق دو یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ کا ارادہ کرتے ہیں اور یہ کامیاب ہیں اور جو بھی سود تم دو تاکہ انسانوں کے اموال میں اضافہ ہو تو اللہ کے پاس اضافہ نہ ہوگا اور تم جو بھی اللہ کی ارادہ کرتے ہوئے افضل مال دو تو یہ لوگ ہیں جنھیں کئی گنا دیا جائے گا اللہ ہے جس نے تمہیں تخلیق کیا پھر اس نے تمہیں نعمت دی پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو اس میں سے کچھ کرسکے (یعنی جب کوئی یہ سب کام نہیں کرسکتا تو وہ اللہ کے حقوق و اوصاف میں کیسے شریک بن سکتا ہے) وہ ان سے پاک و بلند ہے جنھیں وہ شریک کرتے ہیں خشکی اور تری میں خرابی ان کرتوتوں کی وجہ سے ظاہر ہوئی ہے جو انسانوں نے کمائی ہیں تاکہ وہ انھیں انکے اعمال کے بعض حصہ چکھائے تاکہ وہ رجوع کرلیں (یعنی انسانوں کے بعض گناہوں کی وجہ سے اس دنیا میں ہی فساد آتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ توبہ کریں) اے مومن کہہ دے زمین میں سیر کرو پھر غور کرو پہلوں کا انجام کیسا ہوا ان کی اکثریت مشرک تھی تو اپنی ذات کو اس دین کے لئے وقف کردو جو سربراہی رکھتا ہے (یعنی اپنے جان کا ہر حصہ دین اسلام کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے اور جو بھی کرنا ہے وہ اسلام کے تابع رہ کر کرنا ہوگا) اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں اللہ سے بچاؤ کی جگہ نہ ہو اس دن وہ شور مچاتے

ہونگے جو ناشکری کرے گا تواسکی ناشکری کا وبال صرف اس پر ہے اور جو نیکی کرے گا تو وہ اپنے ہی نفس لئے آسانی کررہے ہیں تاکہ وہ انھیں اپنے فضل سے بدلہ دے جنھوں نے قبول کیا اور نیکیاں عمل میں لائے اور تاکہ تم احسان مانو اور ہم تجھ سے پہلے اور قاصد انکی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں تو وہ انکے پاس صاف دلیلیں لائے تو ہم نے ان سے انتقام لیا جنھوں نے جرم کیا تھا اور ہم پر مومنین کی مدد کرنا لازم تھا اللہ ہی تو ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا پھر وہ بادلوں کو اڑاتی ہیں پھر وہ اسے آسمان میں پھیلاتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے اور وہ اسے حصے حصے کرتا ہے پھر تو چمک دیکھتا ہے جو اسکے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب وہ اسے اپنی بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے تو وہ فوراخوش ہوجاتے ہیں اگرچہ وہ ان پر اسکے اترنے سے قبل اسکی طرف سے ضرور مایوس تھے (یعنی حالت ایسی تھی کہ انھیں گمان تھا کہ بارش نہیں ہوگی لیکن اللہ اس حالت میں بھی بارش نازل کرتا ہے) تو اے بندے اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف غور کر کیسے وہ زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے یقینا وہ مردے زندہ کرنے والا ہے (یعنی جب وہ اتنی بڑی زمین کو زندہ کردیتا ہے تو انسان کو کیوں زندہ نہ کرپائے گا اگرچہ وہ ذرہ ذرہ ہوجائے) اور وہ ہر شيء پر حکمت سے قادر ہے اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں پھر وہ اسے زرد دیکھیں تو وہ اسکے بعد انکار کرنے لگ جائیں گے تو یقینا تو مردوں کو اور بہروں کو پکار سنا نہیں سکتا جب وہ منہ موڑ کر پیٹھ پھیر لیں (یہاں اللہ تعالی متکبروں کی مثال مردوں اور بہروں سے دے رہا ہے کہ جسطرح وہ نہیں سن سکتے اسی طرح متکبر بھی حق کو قبول نہیں کرسکتے) اور تو (ہدایت کے) اندھے کو رہنمائی کرکے انکی گمراہی سے دور نہیں کرسکتا تو صرف اسے ہی سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کو تسلیم کرتے ہیں کیونکہ وہ تسلیم کرنے والے لوگ ہیں اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزور تخلیق کیا پھر اس نے کمزوری کے بعد قوت دی پھر اس نے قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے اور وہ خوب علم والا خوب قادر ہے اور جس دن قیامت کی گھڑی قائم ہوگی مجرمین قسم لیں گے کہ وہ ایک گھڑی ہی ٹھہرے تھے (یعنی روز قیامت جب انہیں زندہ کیا جائے گا تو وہ یہ گمان کریں گے کہ دنیاوی موت کے بعد وہ ایک گھڑی ہی ٹھہرے رہے پھر انہیں زندہ کردیا گیا معلوم ہوا عذاب برزخ وانکے لئے حیات برزخ کا کوئی تصور نہیں اگر ایسا ہوتا تو وہ یہ کبھی گمان نہ کرتے کہ وہ کچھ دیر ہی ٹھہرے تھے بلکہ کہتے ہیں ہمیں تو مدتوں تک عذاب ہوتا رہا ہے) یوں ہی انھیں دھوکہ دیا جاتا تھا (یعنی زندگی میں دنیاو انکی خواہش نے انہیں ایسے ہی دھوکہ میں ڈالے رکھا جیسے آج یوم قیامت انہیں یہ دھوکہ ہورہا ہے کہ وہ ایک لمحہ ٹھہرے تھے) اور جنھیں علم اور ایمان دیا گیا ہوگا وہ کہیں گے تم اللہ کے قانون کے حساب سے زندہ کئے جانے کے دن تک ٹھہرے رہے تھے لیکن تم یقین نہیں کرتے تھے (یعنی اہل علم وایمان انہیں بتائیں گے کہ تمہیں غلط گمان ہے حق یہ ہے کہ تم اپنی موت سے روز قیامت تک ٹھہرے رہے تھے) تو اس دن نافرمانوں کو انکی معذرت فائدہ نہ دے گی اور نہ انکی رضا طلب کی جائے گی اور ہم نے انسانوں کے لئے اس قرآن میں ہر ہدایت کو بتا دیا ہے اور اگر تو انھیں کوئی دلیل پیش کرے تو ضرور ناشکرے کہیں گے تم صرف باطل پرست ہو اسی طرح اللہ ان کے دلوں پر مہر کرتا ہے جو یقین نہیں کرتے لہذا برداشت کر یقینا اللہ کا وعدہ حق ہے اور جو یقین نہیں کرتے وہ تجھے (حق کے خلاف) بھڑکا نہ دیں

سورۃ لقمان (ایک نیک شخص کا نام)

سورۃ القمن (1۔۔۔34)

اللہ کے نام سے جو عمومی وخصوصی مہربان ہے یہ حکمت والی کتاب کی دلیلیں ہیں (معلوم ہوا قرآن شریف کے دلائل حکمت ہیں اور سب سے بڑی وبہتر حکمت ہیں) بھلا کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور مال کا افضل حصہ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ اپنے آقا کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہ کامیاب ہیں اور بعض انسان ایسے ہیں جو غفلت کن کلام اس مقصد سے حاصل کرتے ہیں کہ بے دلیل اللہ کی راہ سے بھٹکا سکیں اور تاکہ وہ معمولی قرار دے سکیں (یعنی آپس میں باتیں کر کے منصوبے بنا کر یا کوئی باطل کتابیں پڑھ کر یا سن کر یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو گمراہ کریں اور حق کا مذاق بنے اور یہ گمان پیدا کیا جاسکے کہ حق معمولی اور غیر اہم قرار دیا جاسکے اور یہ سہرا کفر یہ ومن گھڑت حدیثوں واقوال کے سر جاتا ہے یہ مشرکین مخالف روایات اور بے دلیل اقاویل کو سیکھتے ہیں اور انکا مطالعہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ مخالف حدیثوں اور بے دلیل اقوال وآراء کی تبلیغ کر کے اللہ کی آیتوں اور اسکے احکام سے لوگوں کو دور کر سکیں) یہ ہیں انکے لئے ذلت کا عذاب ہے (یعنی دنیا اور آخرت میں انکے ذلت کا عذاب موجود ہے) اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ موڑ لیتا ہے جیسا کہ اسکے کانوں میں رکاوٹ ہو تو اسے دردناک عذاب کی خوش خبر دو یقینا جنہوں نے قبول کیا اور نیک اعمال کئے انکے لئے نعمت کے باغات ہونگے جہاں وہ تا ابد رہیں گے اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے تخلیق کیا تم انھیں دیکھتے ہو (معلوم ہوا کہ بشر صرف پہلے آسمان کو نہیں دیکھتا بلکہ سارے آسمانوں کو دیکھتا ہے) اور اس نے زمین میں میخیں ڈالی ہیں کہ کہیں وہ تمہیں لے کر لڑک جائے (معلوم ہوا کہ اگر پہاڑوں کی میخیں نہ ہوتیں تو اسکا توازن بگڑ جاتا اور وہ لڑک جاتی) اور اس نے اس میں ہر چلنے رینگنے والے کو پھیلایا اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس میں ہر باعزت جوڑا اگایا یہ اللہ کی تخلیق ہے تو مجھے دیکھاؤ جو اسکے سوا ہیں انھوں نے کیا تخلیق کیا ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ نافرمان صاف گمراہی میں ہیں اور ہم نے لقمان کو سمجھداری کی باتیں عطا کیں کہ اللہ کی فرمانبرداری کر اور جو فرمان برداری کرے گا تو وہ صرف اپنے نفس کے فائدے کے لئے ایسا کرے گا اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ یقینا بے پروا تعریف والا ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک مت کر یقینا شرک بڑا ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اسکے والدین کے بارے میں حکم دیا ہے اسکی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری کے ساتھ اٹھایا اور اسکا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ احسان مان میرا اور اپنے والدین کا انجام صرف میرے طرف لوٹتا ہے (یعنی میری نافرمانی کرے گا تو نافرمانی کا انجام بھی میرے ہی اختیار میں ہے) اور اگر وہ دونوں تیرے خلاف اس بات پر پوری کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں ہو تو ان کی اطاعت مت کرنا اور دنیا میں انکے ساتھ بھلائی کے ساتھ رہنا اور اسکے راستے کی پیروی کر جو میری طرح رجوع لایا ہے (یعنی نیک لوگوں کے طریقے پر چل اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے کلام کی پیروی کی جائے جو اس نے ہماری طرف نازل کیا ہے) پھر

تمہارا لوٹنا صرف میری طرف ہے پھر میں تمہیں ان اعمال کی خبر دونگا جو تم کیا کرتے تھے اے میرے بیٹے اگر وہ (اعمال مثلا) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو پھر وہ کسی چٹان پر ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تو اللہ اسے لے آئے گا یقینا اللہ باریکی والا باخبر ہے اے میرے بیٹے نماز قائم کر اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روک اور ان (مصیبتوں) پر صبر کر جو تجھے پہنچیں یقینا یہ مضبوط معاملات میں سے ہے اور اپنا گال انسانوں کے لئے ٹیڑا مت کر (یہ محاورہ ہے یعنی تکبر سے ایسا مت کر اور تکبر ناحق بڑا بننے کو کہتے ہیں یعنی کہ وہ اپنی حیثیت سے بڑا بن رہا ہو لیکن اپنی حیثیت و مرتبہ کو لوگ پر ظاہر و واضح کرنا کوئی تکبر نہیں ایک مؤمن کا خود کو مومن کہنا فاسق پر تکبر نہیں ایک عالم دین کا خود کو عالم کہنا لاعلم سے تکبر نہیں یا عالم کا لاعلم سے علمی گفتگو نہ کرنا کیونکہ وہ سمجھ نہیں پائے گا یا یا کیونکہ وہ بعض باتوں کا اہل نہیں ہے یہ کوئی تکبر نہیں ہے کیونکہ وہ عالم اپنی حیثیت سے بڑھ نہیں رہا یوں ہی ایک مالدار کا اپنی مالداری کا تنگ دست پر اظہار کرنا بھی تکبر نہیں لیکن وہ تنگ دست مؤمن کی اذیت کا سبب نہ بنے تو تکبر اور اظہار حق میں فرق رکھیں) اور زمین میں اکڑتا ہوا مت چل یقینا اللہ کسی اکڑباز متکبر کو پسند نہیں کرتا (اکڑ کر چلنا مختلف طریقے سے ہوتا ہے مثلا چہرہ بلند کر کے سینہ تان کر چلنا) اور اپنی چال میں میانہ روی رکھ (یعنی نہ ذلت سے چل نہ اکڑ کر چل) اور اپنی آواز پست رکھ یقینا سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے (معلوم ہوا بلا ضرورت چلانا یا بلند آواز میں بات کرنا حرام ہے یہ جاہلوں کا طریقہ ہے شریفانہ طرز نہیں ہے اسے اللہ نے ناگواری میں گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے) کیا تم نے غور نہ کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے انھیں قانون کا پابند کر دیا ہے جو بھی آسمانوں اور جو زمین میں ہیں (یعنی جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے یہ سب بشر کے لئے ہی بنائے گئے ہیں لیکن اکثر بشر اپنے کفر کی وجہ سے اسکے مستحق نہیں ٹھرتے) اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمت تمام کر دیا اور بعض انسان وہ ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے دلیل اور بغیر ہدایت و واضح کتاب کے بحث کرتے ہیں اور جب انھیں کہا جائے اس کلام کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم اس مذہب کی اتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا ہے کیا اس کے باوجود کہ ابلیس انھیں بھڑکتی آگ کے عذاب کی دعوت دیتا ہو (معلوم ہوا کلام اللہ کی اتباع چھوڑ کر بزرگوں کی اتباع کرنا انکے قول و فعل سے فیصلہ کرنا کفر و شرک ہے اگر چہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو اور کہاں بزرگوں کی بات کلام اللہ کے مطابق ہے اور کہاں غیر مطابق و مستقل ہے یہ سب کلام اللہ کو پڑھ سمجھ کر معلوم ہوگا تو پہلے کلام اللہ پوری طرح سے سمجھنا لازمی ہے پھر اس کے ذریعے سے سمجھ آئے گا کہ بزرگوں کا قول صحیح ہے یا غلط) اور جو اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کر دے اور وہ نیکوکار ہو تو اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا (معلوم ہوا اللہ کی مضبوط رسی جس کو تھام کر نا بشر کامیاب ہوگا وہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری ہے) اور معاملات کا انجام صرف اللہ کی طرف ہے (یعنی سب کے انجام کا فیصلہ کرنا پھر اس انجام کو انجام دینا بھی اسکا کام ہے) اور جو ناشکری کرے تو انکا ناشکری کرنا تجھے غمگین نہ کرے (معلوم ہوا کسی کی نافرمانی کی وجہ سے ہمیں غم نہیں کرنا چاہئے اگر چہ وہ نافرمانی دکھ دینے والی ہو بلکہ ہم پر فرض ہے کہ اسے بقدر قدرت برائی سے روکیں یا اگر وہ برائی ہو چکی ہو تو اس پر ماتم کرنا بھی جرم ہے مثلا یزید اور اسکے اصحاب نے جناب حسین کو ناحق قتل کیا اور کروایا تو اب انکے اس کفر پر ماتم منانا اور غم کرنا حرام ہے کیونکہ مؤمن پر حرام ہے کہ کسی کے کفر پر غم کرے اور رہی بات

ہدایت کی تو ہماری ہدایت کے لیئے وہ کلام کافی ہے جو اللہ نے محمد رسول اللہ پر نازل کیا) انکا لوٹنا صرف ہماری طرف ہے پھر ہم انھیں ان اعمال کی خبر دیں گے جو انھوں نے کیئے یقینا اللہ سینوں والی کو بخوبی جانتا ہے ہم انھیں (دنیا میں) تھوڑی مہلت دیں گے پھر ہم انھیں (دنیا اور آخرت میں) سخت عذاب پر مجبور کردیں گے اور اگر تو ان سے سوال کرے کس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے کہہ دے تعریف اللہ کی ہے بلکہ انکی اکثریت یقین نہیں کرتی (معلوم ہوا اس کے پہلے مخاطب یعنی مشرکین عرب وہ اللہ کے وجود کو مانتے تھے لیکن شرک بھی کرتے تھے جیسے کہ آج کل کے صوفی، بریلوی و شیعہ ہیں وہ غیر اللہ حاکم و رب بناتے ہیں اور اپنے بزرگوں کو مستقل مددگار و مستغاث و مشکل کشا مانتے ہیں اور انکے لیئے کن فیکون کی طاقتیں مانتے ہیں کہتے ہیں یہ سب اللہ تعالی نے انہیں عطا کیا ہے جب کہ اللہ کسی کو اپنا شریک نہیں بناتا) جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے صرف اللہ کے اختیار میں ہے یقینا اللہ بے پروا ہے تعریف والا ہے (معلوم ہوا ساری مخلوق پر صرف اللہ کا اختیار ہے اور کسی کا نہیں لہذا یہ کہنا کہ اللہ نے چند بشروں کو اپنے اختیار دے دیئے ہیں وہ مستقل مددگار بن گئے ہیں اور شہروں اور ملکوں کو غیبی طور پر چلا رہے ہیں مرنے کے بعد یا زندگی میں ہی تو وہ یہ سب کیسے چلا رہے ہیں کیا اللہ کے اسباب ان کے تابع کر دیئے گئے ہیں وہ کن فیکون کے مالک بن گئے ہیں جب کہ یہ قدرت تو اللہ رب العلمین کی ہے) اور اگر زمین میں موجود درخت قلم بن جائیں اور سمندر (دوات) ہو اس کے بعد سات سمندر اس میں اضافہ کردیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہو یقینا اللہ غالب ہے حکمت والا ہے (اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کا علم لامحدود ہے تو اللہ کی باتیں کیسے ختم ہو سکتی ہیں لہذا یہ کہنا کہ وحی کا سلسلہ اب ختم ہو چکا ہے چاہے وہ وحی الہام ہو یا وحی نبوت جس کے ذریعے اللہ اپنے بندے سے کلام کرتا ہے غیر معقول ہے ہاں جدید شریعت نازل نہیں ہو سکتی) تمہاری تخلیق اور تمہیں دوبارہ زندہ کرنا صرف ایک سانس کی طرح ہے یقینا اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے (یہ تشبیہ ہے کہ جیسے سانس لینے اور پھر اسے چھوڑنے کے درمیان کا وقت قلیل ہوتا ہے تمہاری یہ زندگی بھی بس ایسی ہی ہے اب ایسی قلیل الوقت زندگی میں بھی اپنے رب کی نافرمانی کرکے ابدی عذاب کو مول لینا سب سے بڑی بیوقوفی ہے اور ان قلیل زندگی میں اپنے رب کی فرمانبرداری کرکے ابدی نعمتوں میں داخل ہو جانا سب سے بڑی عقلمندی ہے) اے بندے کیا تو نے غور نہ کیا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے (یعنی دن و رات اسطرح آتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے میں داخل ہوئے ہوتے ہیں) اور اس نے سورج اور چاند کو تابع قانون بنا دیا ہے سب ایک مقرر مدت تک جاری ہیں (یعنی انکا جاری ہونا ایک وقت تک ہے اسکے بعد یہ فنا ہو جائیں گے) اور یہ کہ اللہ جو عمل تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ جس سے وہ اللہ کے سوا دعا مانگتے ہیں وہ باطل ہے (یعنی جب ان اختیارات کا مالک اللہ ہی ہے تو غیر اللہ کیسے اس بات کو مستحق ہوا کہ اس سے دعائیں مانگی جائیں) اور یہ کہ اللہ بلند ہے بڑا ہے اے بندے کیا تو نے غور نہ کیا کہ کشتیاں اللہ کی نعمت لے کر سمندر میں جاری ہوتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی (قدرت و علمیت وغیرہ اوصاف و وجود پر) دلیلوں میں سے بعض دیکھائے یقینا اس میں ہر صابر فرمانبردار کے لیئے دلیلیں موجود ہیں اور جب ان پر کوئی موج سائیوں کی طرح چھا جائے تو وہ اللہ سے اطاعت کو اس کے ساتھ خاص کرتے ہوئے اس سے دعا کرتے ہیں پھر

جب وہ انھیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے توان میں سے معتدل رہتے ہیں (یعنی اکثر شرک کرنے لگ جاتے ہیں اور بعض لوگ معتدل رہتے ہیں) اور ہماری دلیلوں کا انکار صرف ہر سخت بے وفا ناشکرا کرتا ہے اے انسانوں اپنے آقا سے ڈرو اور اس ایک دن سے ڈرو جب کوئی والد اپنی اولاد کی طرف سے بدلہ نہیں دے گا اور نہ ہی کوئی اولاد اپنے والد کی طرف سے کچھ بدلہ دے گی (یعنی جب والد اور اولاد ایک دوسرے کے لئے کچھ بدلہ نہ دے پائیں گے تو باقی رشتے تو پیچھے رہ گئے نہ نبی امتی کا رشتہ کام آئے گا نہ استاذ و شاگرد کا نہ پیر و مرشد کا رشتہ کام آئے گا اور کام آئے گا تو بس قلب سلیم یعنی وہ دل جو برے فیصلے سے پاک ہو اور ہر گناہ کرنے کا فیصلہ برا فیصلہ ہوتا ہے) بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے لہذا دنیاوی زندگی تمہیں بلکل دھوکے میں نہ ڈالے اور دھوکہ دینے والا تمہیں بلکل دھوکے میں نہ ڈالے (یعنی کسی بھی شیء سے تم اللہ کی فرمانبرداری میں دھوکہ میں نہ پڑھو) بے شک قیامت کی گھڑی کا علم اللہ کے پاس ہے (معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی قیامت کی گھڑی نہیں جانتا کہ وہ کب آئے گی نہ نبی نہ صالح) اور وہ بارش اتارتا ہے اور وہ جانتا ہے جو سارے رحموں میں ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا اس نے کل کیا کمائے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا وہ کس زمین میں مرے گا یقیناً اللہ خوب علم والا ہے باخبر ہے (معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں کبھی کوئی بشر نہیں جان سکتا یہ اللہ علم صرف اللہ کے پاس ہے لہذا ان باتوں کی وحی اللہ کسی بشر کی طرف نہیں کرے گا)

سورۃ السجدۃ (تابع ہونا)

سورۃ السجدۃ (1---30)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے الم یہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں ہے آقائے کائنات کی طرف سے اتاری گئی ہے یا وہ کہتے ہیں اس نے اسے گھڑلیا ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ تیرے آقا کی طرف حق ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت حاصل کر سکیں (اس قوم سے مراد پوری انسانیت ہی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ جب آئے تو ان لوگوں کے بزرگوں کے پاس بھی کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا اور حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کو تقریباً چھ سو سال کا عرصہ ہوگیا تھا) اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو بھی انکے درمیان ہے انھیں چھ دن میں تخلیق کیا (یہ چھ دن اللہ کے حساب سے ہیں اور اللہ کے نزدیک ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہے یعنی چھ ہزار سال یہ ہی ہے اگرچہ اندازے لگانے والوں کو ناگوار ہو) پھر وہ تخت نشین ہوا تمہارا اسکے سوا نہ کوئی سرپرست ہے نہ کوئی مددگار ہے (معلوم ہوا سرپرست صرف اللہ ہے جسکے فیصلے کے سوا کسی کا فیصلہ ہم پر حجت و لازم نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی مددگار ہے وہی مددگار ہیں باقی سب ذریعہ ہیں اور جو مردہ ہیں وہ تو ذریعہ بھی نہیں) تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے (وہ نصیحت نہیں پکڑتے جو اللہ کے سوا اپنے بزرگوں وغیرہ کو سرپرست بناتے ہیں انکی تقلید کرتے ہیں اور غیر اللہ سے دعائیں کرتے اور انہیں مستقل مددگار مانتے ہیں) وہ آسمان سے زمین تک سارے معاملات کا انتظام کرتا ہے (معلوم ہوا اللہ کے سوا کوئی کائنات کا معاملات کی تدبیر نہیں کرتا اسے کوئی اسکے سوا نہیں چلا رہا یہ قطب و ولی جو اپنا پیشاب نہیں روک سکتے کھانا کھائے بغیر نہیں رہ

سکتے اور مرجائیں تو اپنا استنجاء نہیں کرسکتے یہ سب اس مرتبے کے نہ اہل ہیں نہ اس پر فائز ہیں) پھر وہ (معاملات جنکا وہ انتظام کیا کرتا تھا) اسکی طرف اس دن چڑھے گا جس دن کی مقدار تمہارے شمار کے حساب سے ایک ہزار سال ہوگی (یہ کونسا دن ہے یہ اللہ ہی جانے اللہ نے ہمیں جتنا بتایا ہم نے اتنا ہی تسلیم کیا) وہ غائب و حاضر کا عالم غالب خوب مہربان ہے۔ جس نے ہر شیء کی تخلیق اچھی طرح کی ہے (معلوم ہوا اللہ نے اپنی تخلیق جیسی کی ہے وہی صحیح و مناسب ہے اس میں جدت و ترقی لانے کی کوشش کرنا اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنا اللہ پر اور اسکی فعل تخلیق پر اعتراض و تنقید ہے کہ اللہ نے غلط بنایا تھا ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں جیسے ختنہ کرنا یا چہرے کا آپریشن کرواکر ناک پتلی یا ہونٹ یا رخسار موٹے کروانا یا کان و ناک چھیدوانا وغیرہ۔ جس میں اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کی جارہی ہو سب حرام ہے اسے تغییر خلق کہتے ہیں اور یاد رکھیں ناخن کاٹنا یا بال مونڈھنا یا کم کرنا یہ اللہ کی تخلیق کی مخالفت نہیں ہے تخلیق کی مخالفت تب ہوگی کہ ایسا کچھ کردیں کہ ناخن و بال آنا ہی بند ہوجائیں اور جب ہم ناخن کاٹتے ہیں وہ دوبارہ آجاتے ہیں لیکن اگر ختنہ کردی تو کیا وہ کھال جو اللہ نے بیکار نہیں بنائی تھی وہ واپس آئی گی!) اور انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی (یعنی آدم اور انکی زوج کو مٹی سے بنایا) پھر اس نے اسکی نسل کو حقیر پانی سے نکلی ہوئی ایک شیء سے تخلیق کیا (جیسا کہ آج تک بشر کی تخلیق پانی سے ہورہی ہے لیکن جناب آدم و حوا کی تخلیق کے بعد چند انسان مٹی سے بنائے گئے جنکا نکاح اولاد آدم سے ہوا کیونکہ بہن بھائی سے نکاح اسلام میں حرام تھا تو نسل چلانے کے لئے دوسرے انسانوں کی تخلیق کی ضرورت تھی) پھر اس نے اسے برابر کیا اور اس میں اپنی جان میں سے پھونکا (معلوم ہوا کہ اللہ تعالی خود ایک جان ہے جسے عربی روح کہتے ہیں اور بشر میں اس نے اپنے میں سے ایک حصہ ڈال کر اسے حیات بخشی ہے) اور اس نے تمہارے لئے سماعت اور آنکھیں اور دل بنائے تم کم فرمانبرداری کرتے ہو اور انھوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں گم جائیں گے کیا ہماری جدید تخلیق ہوگی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے آقا کی ملاقات کے ناشکرے ہیں (یعنی رب کی ملاقات ایک نعمت ہے تو اس سے اسکے فرمانبردار بن کر ملاقات کرنا چاہیئے تاکہ وہ انہیں انعام و اکرام سے نوازے لیکن انہیں اس ملاقات کی کوئی قدر و شکر گزاری نہیں ہے وہ اسکے لئے تیاری نہیں کررہے ہیں) اے مومن کہہ دے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کردیا گیا ہے تمہیں وفات دے گا پھر تمہارے آقا ہی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا اور اے بندے دیکھ جب مجرم اپنے آقا کے پاس اپنے سروں کو جھکائے ہونگے (وہ کہیں گے) ہمارے آقا ہم نے دیکھا اور ہم نے سنا تو اب ہمیں لوٹا دے ہم نیک عمل کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اسکی ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے بات ثابت ہوچکی ہے کہ میں جھنم کو ضرور بعض جن و انس ان سب سے بھر دونگا (یعنی اللہ چاہے تو سب کو ہدایت سے نواز دے لیکن وہ تو تب نا جب وہ لوگ اسکے لائق ہوں جب وہ ہے ہی جہنم کے لائق تو انہیں ہدایت دینا بھی ظلم ہے پھر انہیں یوم حساب کو کہا جائے گا) تو چکھو کیونکہ تم نے اپنے اس دن کو چھوڑ دیا تھا (یعنی اس دن کی تیاری نہیں کی تھی) یقینا ہم نے بھی تمہیں چھوڑ دیا ہے (اسطرح کہ اپنی رحمت سے دور کردیا ہے) اور ہمیشگی کا عذاب چکھو ان اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے ہماری آیتوں پر صرف وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں جنھیں جب ان سے نصیحت کی جائے تو وہ سر تسلیم خم کردیتے ہیں اور اپنے آقا کی حمد کے سبب

اسے پاک قرار دیتے ہیں (پاک قرار دینے میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنے اعتقاد و عمل سے اللہ سے اختلاف و مخالفت نہیں کرتے کیونکہ جس کو پاک مانا ہو اسکی مخالفت نہیں ہو سکتی) اور وہ تکبر نہیں کرتے (یعنی اسکی مخالفت کر کے اس کے حکم سے تکبر نہیں کرتے اسکے تابعدار رہتے ہیں یہ مؤمن ہیں) انکی کروٹیں اپنی آرام گاہوں سے الگ ہوتی ہیں (یعنی رات کے وقت وہ اللہ کی تابعداری میں جگتے ہیں) وہ اپنے آقا سے خوف و حرص میں دعا مانگتے ہیں (معلوم ہو خوف و حرص میں اللہ سے دعا مانگنا فرض ہے کیونکہ اللہ اس آیت میں اسے مؤمن ہونے کی شرائط میں شامل کیا ہے) اور جو ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (معلوم ہوا حلال مال میں سے اللہ کی حکم کے مطابق خرچ کرنا بھی شرط ایمان ہے) تو جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان لوگوں کے لیئے چھپائی گئی ہے کوئی نفس اسے نہیں جانتا (یعنی وہ راحت جو اللہ نے ان لوگوں کے لیئے رکھی ہے وہ کوئی نہیں جانتا کیونکہ اس نے وہ راحت کبھی محسوس ہی نہیں کی راحت محسوس کیئے بغیر اسے جانا نہیں جاسکتا اور انہیں وہاں جنت اخروی میں کیا کیا ملے گا اسکی کچھ باتیں اللہ نے قرآن شریف میں بتائیں ہیں) یہ ان اعمال کی جزا کے طور پر جو وہ کیا کرتے تھے (معلوم ہوا اخروی نعمتیں یہ نیک اعمال کا بدلہ ہیں ایسا نہیں ہے کہ وہ نعمتیں اللہ کے فضل سے مل رہی ہیں اور عدل سے نہیں مل رہیں نعوذ باللہ جیسے کہ بعض جہال کہتے ہیں اسی کو اللہ نے اپنا عدل، فضل اور قانون قرار دیا ہے) تو کیا جو مومن ہے وہ اسکی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہے وہ برابر نہیں ہو سکتے (معلوم ہوا مؤمن اللہ کے نافرمان نہیں ہو سکتا تو جو اللہ کا نافرمان ہو گا وہ مؤمن نہیں ہو گا دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے گا ایمان اور معصیت جمع نہیں ہوتیں اور اسکی وجہ یہ بھی ہے کہ ایمان تسلیم کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ کی مخالفت اللہ کی تسلیم کے خلاف ہے جو اللہ کا مخالف اسکا مسلم نہیں ہے کافر ہے) جنھوں نے قبول کیا اور نیک اعمال کیئے تو انکے لیئے بطور مہمانی رہائش کے باغات ہیں ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے اور جنھوں نے نافرمانی کی تو انکا ٹھکانہ آگ ہے جب بھی وہ وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو وہ اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور انھیں کہا جائے گا آگ کا عذاب چکھو جس کو تم ٹھکرایا کرتے تھے (یعنی اپنے مالک کی نافرمانی کر کے اس آگ کے عذاب کو ٹھکراتے تھے اسکا لحاظ و اسکی رعایت نہیں کرتے تھے معلوم ہوا اللہ کا نافرمان تا ابد آگ کے عذاب میں رہے گا اور اسے وہاں سے نکلنا کبھی نصیب نہ ہوگا) اور ہم انھیں بہت بڑے عذاب کے سوا خوب ہلکا عذاب بھی چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کرلیں (یعنی قیامت کا عذاب ہی نہیں بلکہ دنیاوی عذاب میں بھی وہ مبتلا ہونگے اور یہ عذاب اس لیئے کہ وہ توبہ کرلیں اپنے مالک و آقا کی طرف رجوع کرلیں) اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جس کو اسکے آقا کی دلیلوں سے نصیحت کی جائے پھر وہ (انکی پیروی نہ کر کے) انہیں نظرانداز کرلے ہم یقیناً مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں اور ہم نے موسی کو کتاب دی تھی لہذا اس کی ملاقات (یعنی روز قیامت) کے بارے میں تو شک میں مت پڑھنا اور ہم نے اسے اولاد اسرائیل کے لیئے ہدایت بنایا (معلوم ہوا کتاب موسی یعنی تورات صرف بنی اسرائیل کے لیئے نہیں باقیوں کے لیئے نہیں) اور ہم نے ان میں سے بعض کو رہبر بنایا جب انھوں نے صبر کیا وہ ہمارے حکم کے ذریعے ہدایت دیا کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین کرتے تھے (معلوم یہ ہوا کہ جو اللہ تعالی کے احکام کی اتباع و پیروی پر صبر کرتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ رب العلمین اسے امام بنا دیتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے متقیوں کو صبر

کرنے پر امام بنایا اور ہمیں یہ بات بتا کر نصیحت کر رہا ہے) یقیناً تیرا آقا انکے (یعنی کفار بنی اسرائیل کے) درمیان قیامت کے دن ان معاملات میں فیصلہ کر دے گا جن میں وہ مخالفت کیا کرتے تھے کیا انھیں اس بات سے سبق حاصل نہ ہوا کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی نسلوں کو مار ڈالا ہے جو اپنے گھروں میں چلتے تھے یقیناً اس میں دلیلیں موجود ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں ہیں کیا انھوں نے غور نہ کیا ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس سے زراعت نکالتے ہیں جس میں سے انکے جانور اور انکے لوگ کھاتے ہیں تو کیا وہ غور نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں (بتاؤ) یہ غلبہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو کہہ دے اس غلبے کے دن رد کرنے والوں کو انکا تسلیم کرنا نفع نہ دے گا اور انھیں مہلت بھی نہ دی جائے گی لہذا انھیں نظر انداز کر دے (یعنی ان کفار کی بکواسات کو نظر انداز کر دے) اور انتظار کر وہ بھی انتظار کر رہے ہیں

سورۃ الأحزاب (جماعتیں، لشکر کی جمع)

سورۃ الاحزاب (1---34)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے اے نبی اللہ سے ڈر اور ناشکروں اور منافقوں کی پیروی مت کر یقیناً اللہ خوب علم والا حکمت والا ہے (معلوم ہوا نبی معصوم نہیں ہوتا سوائے اللہ کا پیغام پہنچانے کے معاملے میں کیونکہ اگر وہ معصوم ہوتا کہ اس سے گناہ ہی نہیں ہو سکتا تو اللہ کا انہیں ڈرنے اور کفار کی اطاعت نہ کرنے کی نصیحت کرنا فضول و باطل ہے) اور جو پیغام تیرے آقا کی طرف سے تیری طرف پہنچایا گیا ہے اس کی پیروی کر یقیناً اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے اور اللہ پر آنکھیں بند کر لے (یعنی اللہ کی پیروی کر اگرچہ اسکی بات غلط گمان ہو کیونکہ اس سے نہ غلطی ہوتی ہے نہ وہ گمراہ ہوتا ہے وہ پاک ہے اور اسی کو عبادت کہتے ہیں) اور اللہ کی حفاظت کافی ہے (معلوم ہوا اللہ کے سوا کوئی حفاظت نہیں کرتا باقی مخلوق حفاظت کا ذریعہ ہے خود محافظ نہیں اللہ نے انہیں مستقل محافظ نہیں بنایا ہے) اللہ نے کسی مرد کے دھڑ میں دو دل نہیں رکھے (یہ محاورہ ہے یعنی ایک انسان میں اللہ نے دو نفس نہیں رکھے ہیں ایک انسان میں ایک ہی نفس ہوتا ہے) اور اس نے تمہاری ازواج کو جن سے تم نے ظہار کیا ہو تمہاری مائیں نہیں بنایا (ظہار یعنی اپنی بیوی کو یہ کہہ دینا کہ تم میری ماں کی پیٹھ کی طرح حرام ہے تو اللہ تعالی ظہار کی برائی بیان کر رہا ہے کہہ رہا ہے وہ تمہاری بیویاں ہیں مائیں نہیں ہیں) اور نہ ہی تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ تمہارے منھوں کی باتیں ہیں (تو جب ایک انسان میں دو نفس نہیں ہوتے تو ایک شخص دو مردوں کا بیٹا نہیں ہو سکتا یوں ہی ایک عورت ایک شخص کی ماں اور بیوی نہیں ہو سکتی) اور اللہ حق کہتا ہے اور وہ راہ حق کی رہنمائی کرتا ہے انھیں انکے باپوں کی نسبت سے پکارو وہ اللہ کے نزدیک خوب انصاف ہے (معلوم ہوا کسی کو اسکے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسب کے لحاظ سے منسوب کرنا اس آیت کریمہ سے کفر ہے لہذا بعض لوگ خود کو سید یا صدیقی یا حسینی یا حسنی وغیرہ نسبت دے کر ان حضرات کی طرف اپنا نسب منسوب کرتے ہیں یہ حرام ہے جب کہ اسکا علم نہ ہو لیکن اگر کوئی خود کو عرفی نسبت دیتا ہے یعنی اس نے اپنے بڑوں سے سنا ہے انکا خاندان سید ہے لیکن یہ بڑے تو غلط بھی ہو سکتے ہیں انہیں غلط فہمی ہو سکتی ہے یا پھر انکے فساق لوگوں نے یہ نسبت

ناجائز طور پر دینی شروع کر دی ہو پھر وہ نسبت مشہور ہو گئی ہو وغیرہ امکانات ہیں لیکن صرف مشہور ہونے کی وجہ سے خود کو سید وغیرہ کہنا یہ عرفی نسبت ہے اس میں حرج نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کرے اور حرج اس وجہ سے نہیں ہے کہ لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ یہ عرفی نسبت ہے یقینی نسبت نہیں ہے کیونکہ ہزار سال سے اوپر کا عرصہ گزر چکا ہے یقینی نسبت تو کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا) تو اگر تمہیں انکے باپوں کا یقین نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے ساتھی ہیں (یعنی پھر بھی تم انہیں منہ بولا بیٹا یا بیٹی نہیں بنا سکتے) اور جس میں تم خطا کر جاؤ اس میں تم پر کوئی تنگی نہیں ہے لیکن اس میں ہے جسکا تمہارے دل ارادہ کریں اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے (معلوم یہ ہوا کہ بشر کی پکڑ اسکی خطا پر نہیں ہوتی بلکہ اسکے ارادے پر ہے جو بغیر ارادے کے انسان سے سرزرد ہوا وہ معاف ہے لہذا اگر کسی سے تحقیق میں غلطی ہوگی اس نے حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا یا اللہ کے بارے میں کوئی ایسی بات مان لی جو باطل ہے یا بے دلیل ہے تو اسکی پکڑ نہیں ہوگی بلکہ ثواب بھی ملے گا کیونکہ اس نے ارادے سے ایسا نہیں کیا اس نے تحقیق کا حق ادا کیا بس حق تک پہنچ نہ پایا) نبی مومنوں کے نفس سے بھی زیادہ انکا حقدار ہے (یعنی شریعت کے دائرے میں رہ کر نبی مؤمنین پر ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے لہذا جب نبی کسی شخص کو کوئی حکم دے اور وہ اس حکم کو اللہ کے کلام کے مطابق پائے تو اس پر اس حکم کی اطاعت واجب ہے اور وہ اس حکم کو اپنی خواہش پر ترجیح دے اور اگر اس حکم کو کلام خدا کے موافق نہ پائے تو اس سے اختلاف کرے اور اسے مسترد کر دے ورنہ کافر ہو جائے گا کیونکہ نبی ہمارا رب و معبود و حاکم نہیں ہے فیصلہ صرف اللہ رب العلمین کا مانا جائے گا اور اسی وجہ سے صحابہ صالحین اپنے دور میں نبی کریم سے اختلاف کرتے رہے ہیں مثلا نبی کے مرض الموت میں جب آپ نے قلم دوات مانگا یا صلح حدیبیہ کے موقع پر یا غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں یا حضرت اسامہ کو سپہ سالار بنانے کے حکم میں صحابہ صالحین کا نبی سے اختلاف کیا اور یوں ہی کھجوروں کے درخت ملا کر اگانے والے معاملے میں نبی نے خود اس بات کا حکم دیا کہ جب میں اللہ کی طرف سے بات بتاؤں تو اسے لو اور جب اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو میں بھی بس ایک بشر ہوں اور یہ ہی نبی کی تعلیمات و نبی اور سلف صالحین کی سنت ہے) اور اسکی ازواج انکی مائیں ہیں (یعنی نبی کی بیویاں دیگر مؤمن مردوں پر انکی ماؤں کی طرح حرام ہیں یہ تشبیہ حرام ہونے میں ہے اور ایک اور آیت میں اللہ نے مؤمن پر مردوں پر نبی کی بیویوں نے نکاح کو حرام کیا لیکن اگر نبی نے طلاق دے دی ہو یا نبی کی وفات ہو گئی ہو تو پھر ان سے نکاح ہو سکتا ہے کیونکہ ان صورتوں میں وہ نبی کی بیوی نہیں رہیں لہذا نبی کی وفات کے بعد وہ مؤمن مردوں کی ماں بھی نہیں رہیں) اور اللہ کے قانون میں مومنین و ہجرت کرنے والوں میں سے بعض رشتے دار بعض کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے وارثوں کے ساتھ اچھا فعل کرو یہ اس کتاب میں لکھا ہوا ہے اور جب ہم نے نبیوں سے انکا وعدہ لیا اور تجھ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی مریم کے بیٹے سے بھی اور ہم نے ان سے مضبوط وعدہ لیا ضرور وہ سچوں سے انکے سچ کے بارے میں محاسبہ کرے گا اور اس نے ناشکروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے اہل ایمان اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے جب (غزوہ احزاب جسے غزوہ خندق بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں) تمہارے پاس لشکر آئے تو ہم نے ان پر ایک ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھی جن کو تم نے نہ دیکھا اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور جب

وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آ گئے اور جب آنکھیں پھر گئیں تھیں اور دل حلقوں کو پہنچ گئے تھے اور تم اللہ سے برے گمان کررہے تھے وہاں مومنوں کو آزمایا گیا اور انھیں سختی سے ہلا دیا گیا اور جب منافقوں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے انھوں نے کہا اللہ نے ہم سے صرف دھوکے کا وعدہ کیا تھا (یعنی اللہ نے ہم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا کیونکہ وہ ضعیف الایمان لوگ تھے تو جب انہوں نے مستقبل کو اللہ کے وعدہ کے خلاف گمان کیا تو اللہ کو جھٹلا دیا اور کافر ہو گئے اور جو منافق تھے وہ تو پہلے ہی کافر تھے) اور جب انکی (یعنی ان جاہلوں کی) ایک جماعت نے کہا اے یثرب والوں تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے (یعنی اب تم بے بس ہو چکے ہو بچ کر کہیں نہیں جا پاؤ گے) تو لوٹ جاؤ انکا ایک فریق نبی سے چھٹکارہ طلب کررہا تھا (یعنی جنگ سے واپس جانا چاہ رہا تھا) یہ ہمارے مکان شگاف دار ہیں حالانکہ وہ شگاف دار نہ تھے وہ صرف فرار چاہتے تھے (یعنی بہانے کررہے تھے کہ ہمارے مکانات غیر محفوظ ہیں ہمیں وہیں حفاظت کے لئے جانے دیا جائے جب کہ ایسا نہیں تھا وہ تو بھاگنا چاہ رہے تھے) اور اگر وہ (وہ حملہ آور کفار) ان پر اس کے (یعنی شہر یثرب کے) اطراف سے آجاتے پھر ان سے فتنے کے بارے میں سوال کیا جاتا تو ضرور وہ اسکا ارتکاب کرتے اور وہ اس کے ساتھ تھوڑا ہی ٹھہر پاتے (یعنی جب وہ یثرب کے ہر طرف سے حملہ آور ہوجاتے تو یہ ضعیف الایمان لوگ فتنے میں پڑجاتے اور تھوڑا ہی دعوی ایمان پر ٹک پاتے اور کھلے کافر بن جاتے) اور وہ پہلے اللہ سے معاہدہ کر چکے کہ وہ پیٹھوں کو نہیں پھیریں گے اور اللہ کا وعدہ پوچھا جائے گا (یعنی اللہ سے ہر مؤمن کا وعدہ ہے کہ وہ اسکی نافرمانی نہیں کرے گا اور اس وعدہ کے اللہ کے حضور سوال ہوگا کہ وعدہ کیوں توڑا اسی طرح یہ بھی وعدہ ہے کہ میدان جہاد سے فرار نہیں کروگے) کہہ دے اگر تم موت یا قتل سے بھاگو فرار ہونا تمہیں کبھی بھی فائدہ نہ دے گا اور تب تو تمہیں تھوڑی ہی مہلت دی جائے گی (یعنی اگر تم جہاد سے فرار اختیار کروگے پھر بھی تمہیں کوئی عزت نہیں ملے گی بس توڑی ہی مہلت ملے گی اور پھر مرجاؤ گے) کہہ دے وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچالے گا اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے یا وہ تمہارے ساتھ رحمت کا ارادہ کرے اور وہ اپنے لئے اللہ کے مقابل کوئی دوست و مددگار نہ پائیں گے (یعنی تم برائی سے بچنے کے لئے میدان قتال سے فرار ہورہے ہو تو یاد رکھو اچھائی اور برائی اللہ کے اختیار میں ہے اسکے خلاف جا کر کونسی اچھائی پاسکتے ہو) تم میں جو لوگ (اللہ کی راہ میں قتال سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ اور وہ جنگ میں بس تھوڑا ہی آتے ہیں اللہ انہیں جانتا ہے جب کہ یہ تمہارے معاملے میں کنجوس ہیں (یعنی وہ تمہاری خیر و بھلائی میں کنجوسی کرتے ہیں) تو جب خوف آتا ہے تو تو انکی طرف دیکھے تو انکی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں انکی آنکھیں گھوم رہی ہوتی ہیں اس شخص کی طرح جس پر موت چھائی ہو تو جب خوف چلا جاتا ہے تو خیر سے کنجوس تیز زبانوں سے وہ تمہیں تکلیف پہنچاتے انہوں نے تسلیم نہیں کیا ہے (یعنی اللہ کے کلام کو اعتقاد سے یا عمل سے تسلیم نہیں کیا) تو اللہ نے انکے اعمال کو ضائع کردیا اور یہ اللہ پر آسان ہے وہ گمان کررہے تھے کہ لشکر نہیں گئے اور اگر لشکر (شہر یثرب جسے مدینہ کہتے ہیں اس میں) آجاتے تو وہ لوگ یہ پسند کرتے کہ کاش وہ عربی دیہاتیوں میں ہوتے وہ تم سے تمہاری خبریں لے رہے ہوتے اور اگر وہ تم میں ہوتے تو تھوڑا سا ہی قتال کرتے رسول اللہ میں ان کے لئے بہترین پیروی ہے جو اللہ اور آخری دن سے

ڈرتے ہیں اوراللہ کی کثرت سے یاد کرتے ہیں (یعنی نیک لوگوں کے لئے اللہ کے رسول میں پیروی ہے یعنی کہ انہیں رسول کے راستے و طریقے پر چلنا ہے اور وہ طریقہ و سنت یہ ہے کہ ہم قرآن شریف کے سوا کسی کلام و انسان کی پیروی نہ کریں جیسا کہ رسول اللہ کا طریقہ رہا ہے قرآن شریف کے سوا ہر کلام کلام بشر ہے) اور جب مومنوں نے لشکر دیکھے تو انھوں نے کہا یہ ہے جسکا اللہ اور اسکے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا اور اس نے انکے ایمان و تسلیم میں ہی اضافہ کیا مومنین میں سے بعض مردوں نے اسے سچ کر دیا جس پر انھوں نے اللہ سے وعدہ کیا ہے تو ان میں سے بعض نے (اپنی زندگی کا) وقت پورا کر لیا ہے (اور شہید ہو گئے) اور ان میں سے بعض (شہادت یا عام موت کے) منتظر ہیں اور انھوں نے کچھ نہیں بدلا (یعنی ان قتال میں شرکت کرنے والوں نے اپنی موت کا وقت بدل نہیں دیا جس وقت انہیں موت آنی تھی اسی وقت آئی) یہ اس لئے تاکہ اللہ سچوں کو انکے سچ کی وجہ سے بدلہ دے اور وہ منافقوں کو عذاب دے اگر وہ چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق دے یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور اللہ نے ناشکروں کو (جو حملہ آور بن کر آئے تھے) انکے غصے کے ساتھ ہی لوٹا دیا انھوں نے کچھ خیر نہ پائی اور مومنین کو جنگ میں اللہ ہی کافی تھا (یعنی جنگ میں مؤمنوں کا مستقل مددگار اللہ تعالی ہی تھا اور کوئی نہیں اس نے ہی انسانوں و دیگروں کو انکی حفاظت و حمایت کے ذرائع و اسباب بنائے) اور اللہ قوی ہے غالب ہے اور اس نے انھیں انکے قلعوں سے اتارا جنھوں نے انکی مدد کی تھی (یعنی ان حملہ آور لشکروں کی مدد کرنے والوں کو قلعے سے نکالا) اور اس نے انکے دلوں میں رعب ڈال دیا ایک فریق کو تم قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تم قیدی بناتے تھے اور اس نے تمہیں انکی زمین اور انکے گھروں اور انکے اموال کا وارث بنا دیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے کبھی قدم نہ رکھے تھے (یعنی اللہ کی مدد سے انہوں نے وہ زمین بھی فتح کر لی جہاں وہ کبھی گئے بھی نہیں تھے) اور اللہ ہر شیء پر خوب قدرت رکھتا ہے اے نبی اپنی ازواج سے کہہ دے اگر تم دنیاوی زندگی اور اسکی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں سامان دے دوں اور میں تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو اللہ نے تم میں سے جو نیک عورتیں ہیں ان کے لئے بڑا اجر تیار کیا ہے (ظاہر ہے کہ نبی کی بعض ازواج نبی سے دنیاوی چیزوں کی بے جا فرمائشیں کرتی ہونگیں تو اللہ نے نبی کو یہ نصیحت انہیں کرنے کا حکم دیا) اے نبی کی عورتوں تم میں سے جو بھی کھلی زیادتی کرے گی تو اس کے لئے دوگنی سزا دی جائے گی (یعنی غیر ازواج نبی کے مقابلے ان پر دوگنی سزا ہے اور نبی کی عورتوں میں انکی خادمائیں بھی شامل ہیں کیونکہ آیت میں عورتیں کہا ہے نہ کہ بیویاں) اور یہ اللہ پر آسان ہے اور تم میں سے جو اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی ہم اسے دو مرتبہ اجر دیں گے (یعنی صرف عذاب ہی دوگنا نہیں ہے بلکہ اگر نیکی کرو گی تو بھلائی بھی دوگنی ملے گی) اور ہم نے اسکے لئے عزت والی نعمت تیار کی ہے اے نبی کی عورتوں تم دوسری کسی عورت کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری کرو (یعنی تم تو نبی کے عقد نکاح میں ہو تمہاری غلطی دوسری عورتوں کی غلطیوں کی مثل نہیں ہے) لہذا نرمی سے کلام نہ کیا کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ لالچ کرے اور بھلی بات کہا کرو (یعنی تمہاری حالت کا تقاضا یہ ہے کہ تم اسطرح نرم انداز میں بات نہ کرو کہ بیوقوف مرد یہ گمان کریں کہ یہ عورت میرے طرف مائل ہو رہی ہے لیکن اب ایسے بھی بات نہ کرو کہ

بھلائی کی راہ سے ہٹ جاؤ بھلی بات کرو) اور اپنے گھروں میں ٹھری رہو (یعنی تمہیں اپنے گھروں سے بلا اجازت شرعی نکلنے کی اجازت نہیں ہے تمہاری ہر ضرورت نبی پوری کررہے ہیں معلوم ہوا ازواج نبی کو باہر کسی سیر و سیاحت پر جانا حلال نہ تھا اگرچہ نبی ساتھ ہوہاں حج وغیرہ واجب عبادات کے لئے نکلنا شرعی عذر ہے وہ حلال ہے) اور پہلی جاہلیت والی زینت نہ کرو (یعنی اپنی باطنی زینت کا انہیں نہ دیکھاؤ جن کو اللہ نے دیکھانا منع کیا ہے) اور نماز کو قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اے گھر والوں اور وہ تمہیں خوب پاک کرے (یعنی یہ احکام ازواج نبی کو اس لئے دیئے ہیں کہ اللہ اہل بیت رسول سے برائی کو دور کرے اور اہل بیت میں رسول اللہ اور انکی ازواج اور خادمائیں بھی شامل ہیں جب ازواج نبی ان احکامات پر عمل کریں گیں تو برائی ان سے اور انکے شوہر محمد رسول اللہ اور خادماؤں سے بھی دور ہونگیں اگر ازواج ہی بے پردگی اور دیگر احکام کی خلاف ورزی کریں گیں تو غیرت میں یا ازواج نبی سے متاثر ہو کر برائیوں کا شکار رسول اور باقی اہل بیت بھی ہوسکتے ہیں۔ معلوم ہوا یہ جو اللہ نے نبی کو بیویوں کو دیئے ہیں یہ اچھی اور برائی دور کرنے والی باتیں ہیں لہذا اس سے عام عورتیں بھی شرعا استفادہ کرسکتی ہیں لہذا انکے لئے یہ بھی مفید و بہتر ہے کہ وہ بلا عذر شرعی گھر سے نہ نکلیں اور مائل کرنے والے انداز میں گفتگو نہ کریں اگر ایسا کریں تو مکروہ ہے) اور اس اللہ کی دلیلوں اور حکیمانہ باتوں سے نصیحت لو جو تم ازواج کے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں یقینا اللہ نرمی والا باخبر ہے

سورۃ الاحزاب (35---55)

بے شک (اللہ کے) فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور (اللہ کے کلام کو) تسلیم کرنے والے اور تسلیم کرنے والیاں اور (دین اسلام کے) مطیع مرد اور مطیع عورتیں (دعوی اطاعت میں) سچے مرد اور سچی عورتیں اور (اللہ کے احکام کو) برداشت کرنے والے اور برداشت کرنے والیاں اور (اللہ رب العلمین کے) تابع ہونے والے اور تابع ہونے والیاں اور (اللہ کی راہ میں) صدقہ کرنے والے اور صدقہ کرنے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور (اللہ تعالی کے حکم کے مطابق) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کی کثرت سے یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں اللہ نے انکے لئے معافی اور بڑا اجر تیار کیا ہے اور کسی مومن اور کسی مومنہ کی یہ مجال نہیں کہ انہیں اپنے معاملے میں اختیار ہو جب اللہ اور اسکے رسول نے کسی معاملے کا فیصلہ کردیا ہو (یاد رکھیں یہاں صرف رسول کا فیصلہ نہیں کہا جارہا بلکہ اللہ و رسول کا فیصلہ کہا جارہا ہے لہذا رسول کا وہ فیصلہ ماننا ضروری ہوگا جو اللہ تعالی کا بھی فیصلہ ہو اللہ تعالی بھی اس میں متفق ہو ورنہ وہ فیصلہ وامر رد ہوگا) اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صاف گمراہی میں پڑے گا (معلوم ہوا گمراہ وہ ہے جو اللہ رسول کی نافرمانی کرے) اور جب تو نے اسے کہا جس پر اللہ نے انعام کیا تھا اور تو نے بھی اس پر انعام کیا تھا کہ اپنی زوج کو اپنے پاس روکے رکھ (یعنی طلاق مت دینا) اور اللہ سے ڈر (یعنی اپنی زوج کو رکھنے یا چھوڑنے کے تعلق سے اللہ سے ڈر) اور تو اپنے دل میں وہ چھپا رہا تھا جس کو اللہ ظاہر کرنے والا ہے اور تو انسانوں سے ڈرتا ہے اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے (دراصل رسول اللہ اپنے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ کی بیوی سے نکاح کرنا پسند کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ طلاق

دے دیں تو یہ نکاح کرلیں اور یہ نکاح جائز تھا جو اس رواج کے خلاف تھا کیونکہ لوگ منہ بولی بہو کو حقیقی بہو گمان کرتے تھے جو شوہر سے تفریق کے بعد بھی سابق سسر پر حرام رہتی ہے تو اس نکاح کا یہ فائدہ تھا کہ باطل کا سر نیچے ہوتا اور نبی کو انکی پسند بھی مل جاتی اور کسی وجہ سے حضرت زید بھی اسے طلاق دینا چاہتے تھے نبی کو بھی اسکی خواہش تھی لیکن نبی اس بات کا اظہار کرنے میں لوگوں کی ملامت سے ڈر رہے تھے نبی کی اس ہی عمل پر اللہ نے اس آیت میں اعتراض و تنقید کی کہ تو لوگوں سے ڈرتا ہے جب کہ تجھے اللہ سے ڈرنا چاہئے روایت میں ہے کہ وہ عورت زبان دراز تھی وغیرہ اس وجہ سے زید اسے طلاق دے رہے تھے لیکن ان سب کے باوجود رسول اللہ نے کہا کہ طلاق مت دے روکے رکھ لیکن پھر بھی بعد میں حضرت زید نے اسے طلاق دے دی) <u>توجب زید نے اس عورت سے ضرورت پوری کرلی تو ہم نے اسے تیری زوجہ بنا دیا تاکہ مومنین پر انکے منہ بولے بیٹوں کے معاملے میں کوئی مشکل نہ ہو جب انھوں نے ان سے ضرورت پوری کرچکے ہوں اور اللہ کا حکم ہو کر رہنے والا ہے</u> (یعنی ہم نے وہ ظاہر کردیا جو تم چھپاتے تھے کہ اس کا نکاح تم سے کردیا اور اسکا فائدہ یہ بھی ہوا کہ اسکا عملی نمونہ بھی ہوا کہ منہ بولا بیٹا بیٹا نہیں اسکی بیوی حقیقی بہو نہیں وہ اپنے شوہر سے تفریق کے بعد بھی منہ بولے سسر کے لئے حلال ہے) <u>نبی پر اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کردیا ہے جو پہلے گذر گئے ہیں ان کے معاملے میں یہ اللہ کے طریقہ ہے اور اللہ کا حکم طے شدہ ہے</u> (یعنی نبی پر یا اس سے پہلے جس پر بھی اللہ نے کچھ فرض کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں رکھا یہ ہی اللہ کی سنت ہے) <u>جو لوگ اللہ کے پیغامات کی تبلیغ کرتے تھے اور وہ اس سے ڈرتے تھے اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ کا حساب کافی ہے</u> (یعنی یہ سب بھی اللہ کے رسالتوں کی تبلیغ کرتے تھے اسکے باوجود اللہ کو چھوڑ کر انسانوں سے نہیں ڈرتے تھے تو اے نبی تم کیسے لوگوں سے ڈر کر اللہ کے پیغام کی تبلیغ میں سستی کررہے ہو کہ تم اس بات کا اظہار نہیں کررہے کہ زید کی بیوی بعد تفریق میرے لئے حلال ہے وہ کوئی میرا اصلبی بیٹا نہیں ہے) <u>محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا والد نہیں ہے</u> (معلوم ہوا نبی کا کوئی بیٹا نہیں تھا شاید یہ ہی وجہ تھی کہ انہوں نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنالیا تھا) <u>بلکہ اللہ کا قاصد اور بہترین نبی ہے</u> (یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں کہ انہیں یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ اللہ کا پیغام پہنچادیں اور خاتم النبیین ہیں عرب کا اسلوب ہے کہ جب وہ کسی کا اعلی مرتبہ بیان کرنا چاہتے ہیں تو اسے خاتم کے لقب سے ملقب کرتے ہیں مثلا ابن حجر عسقلانی کو لقب دیا خاتم الحفاظ یعنی بہترین حافظ الحدیث اور ابن عربی کو اور علی بن ابو طالب کو خاتم الاولیاء یعنی بہترین و اعلی ولی یا ابن عابدین شامی کو کہا خاتم المحققین یعنی اعلی محقق اور علی بن ابو طالب کو شیعہ نے خاتم الاوصیاء کے لقب سے ملقب کیا یعنی بہترین وصی اور وہ اپنے علماء و بزرگان دین کو کہتے ہیں خاتم المفسرین یا خاتم الفقہاء یا خاتم المجتہدین یا خاتمۃ العلماء وغیرہ اور قاسم نانوتوی صاحب نے بادشاہ کو خاتم الحکام کہا اور ابو طیب اور ابو تمام شاعر کو خاتم الشعراء کہا گیا یعنی بہترین شاعر ہیں اور اس طرح کے اسالیب عرب سے تعارف کی کتابیں بھری پڑی ہیں مثلا سیر اعلام النبلاء یا تذکرۃ الحفاظ للذھبی اس طرح کی مزید تحقیقات و دلائل کے ہماری کتاب لسان القرآن اور مسائل النبوۃ کا مطالعہ کریں پورے قرآن شریف میں نبی محمد کی سب سے بڑی تعریف یہ ہی ہے کہ وہ خاتم النبیین تھے خاتم بمعنی آخر بلکل باطل اور قیاسی اختراع ہے لغت عرب کو قیاس سے

نہیں بلکہ انہی کے استعمال واسلوب سے سمجھ سکتے ہر زبان کا اپنا محاورہ ولقب وعادت ہوتی ہے اسے اندازے وقیاس سے سمجھ باطل و محال ہے) اور اللہ ہر شیء کو بخوبی جانتا ہے اے ایمان والوں اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اسکی پاکی کو ظاہر کرو (صبح وشام یہ محاورہ ہے جو مبالغے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے ہم کہتے ہیں فلاں شخص صبح شام عبادت میں لگا رہتا ہے یعنی ہر وقت یا کثرت سے عبادت میں لگا رہتا ہے یوں ہی یہاں ہے اور پاکی ظاہر کرنا یہ ہوتا ہے کہ اسکی مخالفت نہ کی جائے ایسا کوئی کام نہ کیا جائے جو اسکے معیوب ہونے پر دلالت کرتا ہو اور مخالفت صرف اسی کی کی جاتی ہے جو معیوب ہو کہ وہ اپنے فیصلے میں نادانستہ غلطی کرسکتا ہے وہ گمراہ بھی ہوسکتا ہے وہ محتاج اصلاح وہدایت ہے) وہی تو ہے جو تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور اسکی فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جائے (یعنی وہ ہی اللہ ہے جو اپنا کلام بشر کی طرف وحی کرکے اور فرشتے اس کلام کو پہنچا کر تمہیں برائی کے اندھیروں سے نکال کر اچھائی کے اجالے میں لے جائے اور جو اس کلام ہدایت کو تن من سے قبول کرلے تو وہ مؤمن ہے) اور وہ مومنوں پر خصوصی مہربان ہے۔ جس دن وہ اس سے ملیں گے انکی سلامتی کی دعا سلام ہوگی اور اس نے انکے لئے عزت والا اجر تیار کیا ہے (معلوم ہوا جنت و غیرہ انعام تیار ہوچکے ہیں ایسا نہیں ہے کہ اللہ انہیں روز حساب تخلیق کرے گا جیسا کہ بعض معتزلہ کا موقف ہے) اے نبی ہم نے تجھے سچی خبر دینے والا اور خوش خبر دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی اجازت سے اسکی طرف بلانے والا اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا (یعنی ہدایت کی روشنی پھیلانے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے) اور مومنوں کو خوشخبری دے کہ انکے لئے اللہ کے طرف سے بڑا فضل ہے (معلوم ہوا یہ خوشخبری مؤمنین کو دینا فرض ہے کیونکہ اسکا اللہ تعالی حکم دے رہا ہے) اور ناشکروں اور منافقوں کی اطاعت مت کر (یعنی جو اللہ کے احکام وآیات کی اتباع نہ کرکے انکی ناشکری کرتے ہیں اور وہ جنکا باطن انکے ظاہر کے خلاف ہے جنھیں منافقین کہتے ہیں یعنی ان کے باطن میں اسلام ہے اور ظاہر میں معصیت یا باطن میں معصیت اور ظاہر میں اسلام انکی پیروی کرنا تم پر حرام ہے) اور انکی اذیت کو نظر انداز کر اور اللہ پر آنکھیں بند کرلے (یعنی اللہ پر اندھا بھروسہ کر) اور اللہ کی حفاظت کافی ہے اے لوگوں جو قبول کرچکے ہو جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انھیں چھونے سے قبل ہی طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کوئی گنتی نہیں ہے جنھیں تم شمار کرو (یعنی کوئی عدت نہیں ایسے عورتوں کی اور چھونے کا مطلب چھونا ہی ہے مباشرت نہیں کیونکہ چھونے سے بلا قرینہ متصلہ کے مباشرت کا مفہوم لینا خلاف ظاہر ہے لہذا باطل ہے) تو انھیں سامان دے (یعنی کوئی بھی برتنے کا سامان دے دے کوئی مقدار مخصوص نہیں ہے) اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ ازواج حلال کردیں جن کو تو نے انکے بدلے دیئے (یعنی مہر دیا ہے) اور وہ خادمائیں بھی جو ان میں سے ہیں جو اللہ نے تجھے بغیر لڑے دیا ہے اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تیرے ساتھ ہجرت کرلی ہے (معلوم ہوا ان رشتے داروں میں سے جو عورتوں نے نبی کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی وہ حرام ہوگئیں تھیں) اور وہ مومنہ عورت بھی حلال کردی ہیں۔ جس نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کردیا اگر نبی اسے نکاح میں لینا چاہے یہ حکم خالص تیرے لئے ہے دیگر مومنین کے لئے نہیں ہے (یعنی کوئی مؤمنہ عورت خود کو تجھے

تحفے کے طور پر دے جب کہ تو ان سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور نکاح کے بعد تو ویسے ہی حلال ہے۔ یاد رکھیں یہ زنا نہیں ہے بلکہ زنا حرام عورت کے اگلی شرمگاہ میں جماع کرنے کو کہتے ہیں اور نبی کے لئے ایسی عورت حلال کر دی گئی تو زنا کا شبہہ ہی اٹھ گیا) جو ہم نے ان (دیگر مؤمنین) پر انکی ازواج اور انکی خادماؤں کے معاملے میں فرض کر رکھا ہے ہمیں اسکا علم ہے تاکہ تجھ پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بہت معاف کرنے والا بہت مہربان ہے ان عورتوں میں سے (جنہیں اللہ نے تیرے لئے حلال کر دیا ہے) جس کو تو چاہے اسے (نکاح میں معاملے میں) تو مؤخر کرے اور جس کو تو چاہے (نکاح کر کے یا موہوبہ عورت کو بغیر نکاح کے) اپنے پاس جگہ دے اور جن عورتوں سے تو الگ ہوا ہے (جو کہ تیری منکوحہ ہیں) ان میں سے جس کو تو طلب کرے تو تب بھی تجھ پر کوئی حرج نہ ہوگا یہ اس کے قریب ترین ہے کہ ان عورتوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور نہ وہ غمزدہ ہوں اور وہ اس (مال) سے راضی ہوں جو تو نے ان سب عورتوں کو دیا ہے (یعنی ان میں سے کوئی ایک دوسری کو کچھ دینے پر ناراض نہ رہے) اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم اپنے دلوں میں چھپاتے ہو اور اللہ خوب علم والا بردبار ہے اسکے بعد (یعنی یہ سب حلال کرنے کے بعد اب مزید) تیرے لئے عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ ہی یہ حلال ہے کہ تو انکے بدلے اور ازواج لے آئے اگرچہ انکا حسن تجھے اچھا لگے (یعنی اگر ان میں سے کسی سے طلاق کی نوبت آگئی پھر طلاق دے دے یا کافرہ ہو گئی نکاح باطل ہو گیا تو اسکے جگہ اور عورت لانے کا اختیار نہیں ہے) سوائے تیری خادمات کے (یعنی مزید خادمات لانا حلال ہیں انکے عوض دوسری خادمات بھی لاسکتے ہو) اور اللہ ہر شیء کا نگہبان ہے اے لوگوں جو قبول کر چکے ہو نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے اسکا برتن دیکھتے مت رہو لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے تو داخل ہو پھر جب تم کھاؤ لو تو منتشر ہو جاؤ (معلوم ہوا کہ اس آیت کے بعد مؤمنین پر نبی کریم کے گھر میں داخل کرنا حرام تھا سوائے اس صورت کہ طعام کی دعوت کے لئے ان کے گھر بلایا جائے) اور کسی گفتگو سے انس نہ لیتے رہو یہ بات یقیناً نبی کو تکلیف دیتی ہے تو وہ تم سے شرم کرتا ہے اور اللہ سچ بات سے شرم نہیں کرتا (یعنی جب کھانا کھا چکو تو اسکے بعد فوراً گھر سے نکل جاؤ نہ برتن دیکھتے رہو نہ باتیں کرتے رہو اس حکم کی وجہ یہ تھی کہ اس سے نبی کو اذیت ہوتی ہے کہ بلاوجہ ان کے گھر میں بیٹھا رہا جائے کیونکہ بعض اوقات انسان کو نجی کام ہوتے ہیں یا آرام کرنا ہوتا ہے وغیرہ اور یہ مہمانوں کی موجودگی میں مناسب نہیں ہوتا تو یہ نصیحت کرنے سے نبی کو شرم تھی تو اللہ نے ان کے ذریعے سے یہ احکامات مؤمنین کو بھیج دیئے اور یہ عام بات ہے اس سے تو ہر شریف و عقلمند انسان کو اذیت ہوتی ہے اور اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میزبانوں کے گھر یہ حرکتیں کرنا نامناسب ہے اور باقی مؤمنین کے گھر بھی یہ سب کرنا حرام ہے جب انہیں اذیت ہو رہی ہو اور اذیت نہ ہو رہی ہے تو مکروہ ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں اللہ ان حرکتوں کی مذمت کر رہا ہے) اور جب تم ان ازواج سے کوئی سامان مانگو تو کسی رکاوٹ کے پیچھے یہ تمہارے دلوں اور انکے دلوں کے لئے بہت ستھرا ہے (نبی کی ازواج سے بغیر حجاب کوئی سامان مانگنا ہو حرام ہے تو پردے یا دیوار وغیرہ کے پیچھے سے مانگنا ہوگا اگر مانگنا ہو اور باقی مؤمنین کی ازواج کے ساتھ بھی یہ رویہ مکروہ ہے اگرچہ شہوت نہ ہو) اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت دو اور نہ ہی (یہ جائز ہے کہ) اس کے بعد (یعنی نبی کے بعد) تم اسکی ازواج سے

نکاح کرو یقینا یہ (یعنی نبی کو اذیت دینا اور انکے بعد انکی ازواج سے نکاح کرنا اگرچہ وہ نبی کی موت کے بعد انکی ازواج نہیں رہیں گیں یہ) اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اگر تم کچھ ظاہر کرو یا تم اسے چھپاؤ تو یقینا اللہ ہر شیء کو بخوبی جانتا ہے (یعنی تم میں سے بعض نبی کی ازواج سے ان کے بعد نکاح کرنے کے خواہ ہیں جو اپنا یہ ارادہ ظاہر کرتے ہیں اور بعض چھپاتے ہیں تو اللہ سے بخوبی جانتا ہے اور یہ تمہارے لیئے حرام کردیا گیا ہے) ان ازواج پر انکے باپوں اور انکے بیٹوں اور انکے بھائیوں اور انکے بھائیوں کے بیٹوں اور انکی بہنوں کے بیٹوں اور انکی عورتوں اور انکی خادماؤں میں ان پر کوئی تنگی نہیں ہے (یعنی یہ سب بغیر دعوت دیئے بھی ملاقات کرنے نبی کے گھر آسکتے ہیں ان کے لیئے یہ سب احکام نہیں ہیں لیکن نبی یا کسی مؤمن کو ناجائز اذیت نہ دیں) اور تم ازواج اللہ سے ڈرو (یعنی اسکے عذاب و غضب سے ڈرو) یقینا اللہ ہر شیء پر حاضر ہے

سورۃ الاحزاب (56۔۔۔73)

یقینا اللہ اور اسکے فرشتے نبی کی رہنمائی کرتے ہیں اے لوگوں جو قبول کر چکے ہو انھیں مشورہ دو اور انھیں خوب تسلیم کرو (یعنی کہ نبی کریم کا مشورے سے ساتھ دو اور نبی کریم کو بھی اہل ایمان سے مشورہ کرنے کا حکم تھا اللہ نے فرمایا شاورھم فی الامر یعنی کام میں ان سے مشورہ کر۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کی ذاتی رائے حرف آخر نہیں اس میں غلطی ہو سکتی ہے کیونکہ اگر انکی رائے غلط نہیں ہو سکتی تو انہیں اہل ایمان سے مشورہ کرنے کا حکم نہ ہوتا مشورے کا مقصد ہی اپنی رائے کی اصلاح کرنا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کی ہر بات وحی نہیں کیونکہ اللہ کی وحی کے خلاف رائے نہیں لی جاتی اور یہ بھی کہ نبی کریم ایک بشر ہیں بشر کی ذاتی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی اور یہ بھی کہ صحابہ کرام کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ نبی کریم سے رائے بہت اختلاف کرتے تھے اور نبی انہیں منع نہیں کرتے تھے اور یہ ہی تعلیمات دیا کرتے تھے معلوم ہوا نبی کی رائے کو حرف آخر نہ سمجھنا یہ نبی اور سلف صالحین کی سنت ہے) بے شک جو اللہ اور اسکے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کیا ہے) اور اس نے انکے لیئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو مومنین اور مومنات کو ایذا دیتے ہیں جبکہ انھیں نے کچھ نہیں کیا تو انھوں نے تہمت اور صاف گناہ اٹھایا (معلوم ہوا کہ مؤمنین کو ناحق ایذا دینا حرام و کفر ہے اور یہ تہمت اس طرح ہے کہ ایذائے مؤمن مؤمن کی تکفیر ہے جب کہ اللہ نے اس کی تکفیر نہیں کی ہے تو ایذاء مؤمن اللہ پر عملی تہمت ہے) اے نبی اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ خود پر ڈالے رہیں یہ اس بات کے کافی قریب ہے کہ انھیں پہچان لیا جائے پھر انھیں اذیت نہ دی جائے اور اللہ بہت معاف کرنے والا خوب مہربان ہے (یہ حکم صرف گھر سے باہر نکلنے پر نہیں ہے بلکہ گھر اندر بھی یہ ہی حکم ہوگا کیونکہ آیت میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے اور پہچان لیا جائے یعنی پہچان لیا جائے کہ یہ شریف عورتیں ہیں بے غیرت نہیں ہیں ورنہ اوباش لوگ انہیں اذیت دیں گے چھیڑیں گے اور آج بھی ایسا ہی ہوتا ہے جو عورت بے پردہ رہتی ہے لوگ اسے بدکار یا بے غیرت گمان کرتے ہیں اور برائی کی طرف بلاتے ہیں) اگر منافقین اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور اس شہر میں اضطراب پیدا کرنے والے باز نہ آئیں تو ہم تجھے

انکے خلاف ابھاریں گے پھر وہ وہاں تیرے ساتھ تھوڑا ہی رہ پائیں گے جہاں بھی وہ پائے جائیں گے ان پر لعنت ہوگی انھیں پکڑا جائے گا اور بری طرح قتل کردیا جائے گا (کیونکہ وہ لوگ یثرب میں بے دلیل فساد پھلارہے ہیں اور اللہ کی طرف سے وعدہ تھا کہ اگر یہ قلبی اور عملی منافقین پر اللہ کا یہ عذاب آئے گا کہ وہ رسول اللہ کے ذریعے سے انکا قتل کروائے گا) یہ اللہ کی سنت ہے پہلے کے لوگوں میں اور تو اللہ کی سنت کے لیئے کوئی تبدیلی نہیں پائے گا (یعنی یہ اللہ کی سنت ہے کہ ظالموں کو اللہ تعالی دوسرے انسانوں سے مرواتا ہے) اے بندے انسان تجھ سے قیامت کی گھڑی کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دے اسکا علم صرف اللہ کے پاس ہے تجھے کیا پتا شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو (معلوم ہوا قیامت کب آئے گی اسکا علم کسی کے پاس نہیں ہے یہ صرف اللہ تعالی کے علم میں ہے اور کسی بھی لمحے آسکتی ہے) یقینا اللہ نے ناشکروں پر لعنت کی ہے (یعنی انہیں ہر حالت میں اپنی رحمت سے دور رکھا ہے جسے ملعون بھی کہتے ہیں) اور اس نے انکے لئے بھڑکتی آگ تیار کی ہے جہاں وہ تا ابد رہیں گے وہ کوئی دوست و مددگار نہ پائیں گے (معلوم ہوا جو بھی اللہ کی ناشکری کرے وہ ابدی جہنمی ہے اسی کو کافر کہتے ہیں لہذا ہر نافرمان کافر ہے) جس دن انکے چہرے آگ میں الٹ پلٹ رہے ہونگے وہ کہے رہے ہونگے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور انھوں نے کہا ہمارے آقا ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی فرمانبرداری کی (یعنی اللہ رسول کے حکم کو نظر انداز کرکے ان بزرگوں کی پیروی کی) تو انھوں نے ہمیں راہ حق سے بھٹکا دیا ہمارے آقا انھیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر (معلوم ہوا اپنے بزرگوں کی تقلید کرنا والا انہیں حرف آخر گمان کرنے والا ایسے ہی جہنم میں جلے گا اور اسے وہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا) اے لوگوں جو قبول کرچکے ہو انکی طرح مت بنو جنھوں نے موسی کو ایذا دی (یعنی انہوں نے اپنے نبی کو ایذا دی تم بھی ان کی طرح اپنے نبی کو ایذا مت دو) تو اللہ نے اسے اس بات سے بری کیا جو انھوں نے کہی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک عالی مقام تھا اے لوگوں جو قبول کرچکے ہو اللہ سے ڈرو اور حق بات کہو وہ تمہارے اعمال کو سدھار دے گا اور وہ تمہارے گناہ معاف کردے گا (معلوم ہوا اللہ کے حضور گناہوں کی مغفرت کی شرط تقوی ہے اور تقوی پرہیزگاری کے بغیر جو اللہ سے ملا تو اسکی کوئی معافی و مغفرت نہیں ہوگی اور پرہیزگاری میں خاص طور پر حق بولنے کا ذکر کیا گیا ہے) اور جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ بڑا کامیاب ہوگا (یہ بھی دلیل ہے کہ کامیابی کی شرط اللہ و رسول کی اطاعت ہے اسکے بغیر کوئی کامیاب نہیں ہوسکتا لہذا یہ کہنا کہ گناہگاروں کی روز حساب مغفرت ہوگی یا شفاعت ہوجائے گی یہ سب کفریہ عقائد ہیں روز حساب مغفرت صرف پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے اور اگر گناہ کئے ہیں تو توبہ کرے اور پرہیزگاری کرے) ہم نے سارے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر ذمہ داری پیش کی تو انھوں نے اسے اٹھانے سے انکار کردیا اور وہ اس سے ڈرے اور انسان نے اسے اٹھالیا (ظاہر ہے کہ مراد مکلفیت کی ذمہ داری ہے کہ اللہ نے بشر کو جانور اور دیگر جمادات و نباتات کی مثل غیر مکلف نہیں بنایا لیکن آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر یہ ذمہ داری پیش کی تھی لیکن انہوں نے اللہ کے عذاب کے ڈر سے اس سے معذرت کرلی تھی لیکن بشر نے اسے قبول کرلیا۔ سوال یہ ہوتا ہے کہ آسمان، زمین اور پہاڑ یہ سب بے عقل ہیں اور یہ ذمہ داری کو ڈر کر رد کرنا بغیر عقل کے محال ہے تو جواب یہ ہے کہ جب اللہ نے ان پر یہ ذمہ داری پیش کی تھی تو انہیں

کچھ وقت کے لئے عقل عطا کردی تھی تاکہ وہ اسکا فیصلہ کرسکیں بعد میں جب انہوں نے یہ ذمہ داری قبول نہ کی تو ان سے عقل سلب کرلی) یقینا وہ ظالم بیوقوف ہے (کیونکہ وہ اپنے آقا کا نافرمان ہے چند انسانوں کو چھوڑ کر) یہ (مکلفیت کی ذمہ داری دینا) اس لئے تاکہ وہ منافقوں اور منافقات اور مشرکین اور مشرکات کو سزا دے اور مومنین اور مومنات پر رحم کرے اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے۔

سورۃ سبأ (ایک قوم کا نام)

سورۃ سبا (01۔۔۔21)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے تعریف اللہ کی ہے (مطلب مطلق و غیر مشروط تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے لہذا اس میں کوئی عیب نہیں ہے وہ پاک ہے کیونکہ غیر مشروط تعریف کا مستحق وہی ہوسکتا ہے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے عیب تعریف کی ضد ہے اور بشر یا ملک کی تعریف کی جاتی ہے تو وہ مشروط تعریف ہوتی ہے یعنی وہ ہر کمال کا مالک نہیں ہوتا بعض اوصاف میں کمال ہوتا ہے اور بعض میں زوال و نقص چاہے وہ جبریل ہی کیوں نہ ہو مثلا وہ ہر شیء کا عالم نہیں ہوتا اور لاعلمی عیب ہے وغیرہ) جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی ملکیت میں ہے (معلوم ہوا کہ مخلوق کسی بھی شیء کی مالک نہیں ہوتی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی انسان و ملائکہ صرف کاسب (کمانے والے) ہوتے ہیں انسان کسب کرتا ہے اور مالک اللہ تعالیٰ ہوتا ہے) آخرت میں تعریف اسی کی ہے (یعنی آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ اس وقت ظلم نہ کرے گا نہ بھولے گا نہ بہکے گا نہ عاجز ہوگا) اور وہ حکمت والا باخبر ہے وہ اسے جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ بہت مہربان بہت معافی والا ہے اور ناشکروں نے کہا قیامت کی گھڑی ہم پر نہیں آئے گی کہہ دے کیوں نہیں آئے گی میرے آقا کی قسم جو غائب کو جانتا ہے اس سے ذرہ برابر چیز پوشیدہ نہیں رہتی جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور نہ ہی اس سے چھوٹی اور نہ ہی اس سے بڑی کوئی شیء ہے مگر وہ ایک صاف صاف بتانے والی کتاب میں موجود ہے (یعنی قیامت تو تم نافرمانوں پر بھی آسکتی ہے معلوم ہوا دور رسول کے کفار پر بھی قیامت آسکتی تھی کیونکہ اس آیت کا پہلے مخاطب تو وہی ہیں معلوم ہوا قیامت کبھی بھی آسکتی ہے اسکے لئے کوئی علامت مقرر نہیں ہے کہ ایسا ویسا ہوگا تو قیامت آئے گی اس سے قبل نہیں آسکتی مثلا دجال یا مہدی و عیسی آئے گا تو قیامت آئے گا ورنہ نہیں آئے گی یہ کفریات ہیں) (یہ لحہ قیامت کا آنا اس لئے) تاکہ وہ انھیں بدلہ دے جنہوں نے قبول کیا اور نیک اعمال کئے ہیں یہ ہے انکے لئے مغفرت اور فراوانی سے نعمت ہے (معلوم ہوا مغفرت کے لئے محض قلبی ایمان کافی نہیں بلکہ عملی ایمان یعنی اعمال صالح بھی شرط ہیں انکے بغیر کبھی بھی بندے کی مغفرت نہیں ہوسکتی) اور جنھوں نے ہماری آیتوں کے معاملے میں ہرانے کی کوشش کی یہ ہیں انکے لئے دردناک عذاب کا ایک حصہ ہے اور جنھیں علم دیا گیا ہے وہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ جو تیری طرف تیرے آقا کی جانب سے اتارا گیا ہے وہ سچ ہے اور وہ غالب مستحق تعریف ہستی کے راستے کی رہنمائی کرتے ہیں (یعنی اہل علم وہ کلام اللہ کی حقانیت کی رائے رکھتے ہیں اور راہ حق کی

رہنمائی کرتے ہیں) اور ناشکروں نے کہا کیا ہم تمہیں ایسے مرد کے بارے میں خبر دیں جو تمہیں یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تو تمہاری جدید تخلیق ہوگی اس نے اللہ پر الزام لگایا ہے یا اسے دماغی مرض ہے (یعنی جو روز حساب حساب کے لئے دوبارہ زندہ ہونے کی دعوت کرتا ہے یہ منکر اللہ کے وجود کو مانتے ہیں اسکے باوجود کہتے ہیں کہ وہ داعی یا تو بہتان تراش ہے یا پھر سر پھرا ہے) بلکہ سچ یہ ہے کہ جو آخرت کو تسلیم نہیں کرتے وہ (دنیاوی) عذاب اور دور والی گمراہی میں ہیں (یعنی انکے پاس کوئی علم و دلیل نہیں ہے بس یہ تسلیم نہیں کرتے اور گمراہی میں دور نکل گئے ہیں) کیا انھوں نے آسمان وزمین میں سے جو بھی ان کے آگے ہے اور جو بھی انکے پیچھے ہے انکی طرف غور نہ کیا اگر ہم چاہیں تو انھیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان سے ٹکڑے گرا دیں بے شک اس میں ضرور ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے دلیل ہے (یعنی یہ تمہارے اطراف میں جو بھی ہے تم سمجھ سکتے ہو کہ ان سب کے ذریعے تمہیں عذاب دیا جاسکتا ہے تو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں توبہ کیوں نہیں کرتے) اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضل عطا کیا اے پہاڑوں اس کے ساتھ آواز لوٹاؤ اور پرندوں تم بھی اور ہم نے اسکے لئے لوہا نرم کیا کہ مضبوط وسیع زرہیں اور کڑی میں دیکھی بنا اور نیک عمل کر یقینا تمہارے اعمال کو وہ دیکھتا ہے (یعنی یہ معجزات اللہ جل شانہ انکے ہاتھ پر ظاہر کرتا تھا) اور ہوا کو سلیمان کے لئے تابع کردیا تھا جسکا صبح ایک ماہ اور اسکا شام ایک ماہ برابر تھا (یعنی اس ہوا کی رفتار یہ تھی کہ صبح سے شام وہ اتنا فاصلہ کاٹ لیتی تھی جو ہم ایک ماہ میں عام طریقے سے کاٹیں اور یوں ہی شام سے صبح تک تھا) اور ہم نے اس کے لئے پگھلی ہوئی دھات بہائی اور بعض جنات اسکے آقا کی اجازت سے اسکے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے ٹیڑا ہوتا تو ہم اسے بھڑکتی آگ کے عذاب کا ایک حصہ چکھاتے (یعنی ان جنات میں سے جو بھی جناب سلیمان کی اطاعت نہ کرتا تھا اللہ اسے بھڑکتی آگ کا عذاب دیا کرتا تھا) وہ اسکے لئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے بالاخانے اور مجسمے اور حوضوں جیسے بڑے بڑے پیالے اور گڑی ہوئی پکی مٹی کی دیگیں آل داؤد (یعنی داؤد کے خاندان والوں) فرمانبرداری کا عمل کرو اور میرے فرمانبردار بندے کم ہیں تو جب ہم نے اس پر (یعنی جناب سلیمان پر) موت طے کردی تو انھیں اسکی موت پر صرف زمین پر رینگنے والے نے دلالت کی جو انکی لاٹھی کھا گیا تھا (یعنی جناب سلیمن کی جب موت ہوئی تو وہ ایک لاٹھی کے سہارے پر تھے اور جسے دیکھ کر جنات کو لگا کہ وہ زندہ ہیں اور وہ اب بھی انکے فرمانبردار ہیں لیکن وہ کیڑا لاٹھی کھا گیا اور انکا جسم گرا تو سمجھ آیا کہ سلیمن کی موت ہوچکی ہے) تو جب وہ گرا تو جنات پر بات واضح ہوئی (کہ انکی موت ہوچکی ہے اور وہ انکی اطاعت سے بری ہیں۔ بعض لوگ اس آیت سے یہ سمجھتے ہیں کہ انبیاء کا جسم انکے مرنے کے بعد متغیر نہیں ہوتا تب ہی تو انکا جسم اتنے عرصے تک باقی رہا حتی کہ لاٹھی کو کیڑا کے کھانے سے جسم گرنے پر پتہ چلا کہ انکی موت ہوئی ہے ورنہ سڑنے کی بو سے یا دیکھانے پر موت کا علم ہوجاتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ کسی بند جگہ پر ہوں فعلی عبادت میں مشغول ہوں اور وہاں جانے کی اجازت نہ ہو اور صرف دور سے دیکھنے کی ہی اجازت ہو تو ظاہر ہے صرف دور سے دیکھنے پر پتہ نہیں چلے گا کہ جسم کے تغیر کے بعد بھی انکی موت ہوئی تھی یا نہیں اور بفرض محال اگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں کہ جناب سلیمن کا بدن ان کے مرنے کے بعد متغیر نہیں ہوا تھا تو یہ بات صرف سلیمان کے لئے ہی ثابت ہوگی نہ کہ سارے انبیاء کے لئے لہذا اس

آیت کریمہ میں ایسی کوئی دلیل نہیں جو یہ ارشاد کرے کہ نبیوں کا بدن انکے مرنے کے بعد گلتا متغیر نہیں ہوتا) اگر انھیں (یعنی جناب کو) غیب کا علم ہوتا تو وہ ذلت دینے والے عذاب میں نہ پڑے رہتے (یعنی علم ہوجاتا کہ سلیمن کی تو موت ہوچکی ہے اب ہم خود کو کیوں اسکا مطیع گمان کررہے ہیں) سبا کے مسکنوں میں دلیل موجود ہے (سبا ایک قوم کا نام ہے) دو باغ تھے دائیں اور بائیں اپنے آقا کی نعمت سے کھاؤ اور اسکا احسان مانو طیب شہر ہے اور بہت معاف کرنے والا آقا ہے تو انھوں نے (اللہ کی آیتوں کو) نظرانداز کردیا تو ہم نے ان پر سخت سیلاب بھیجا اور ہم نے انھیں انکے دو باغوں کے بدلے دو دوسرے باغ دیئے تھوڑے لگے ہوئے پھل اور جھاؤ کے درخت اور قلیل بیری والے یہ بدلہ ہے جو ہم نے انھیں دیا انکے ٹھکرانے کی وجہ سے دیا ہے اور ہم یہ بدلہ نافرمانوں کے سوا اور کس کو دے سکتے ہیں (یعنی جس کی وجہ سے وہ اپنے حقیقی رب اللہ کے حکم کو ٹھکرا رہے تھے اس ہی کے ذریعے انہیں عذاب دیا گیا) اور ہم نے انکے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے خیر رکھی تھی ظاہری بستیاں بنادیں (یعنی کوئی باقاعدہ بستیاں نہیں تھیں تو دور سے بستیاں لگتی تھیں) اور ہم نے اس میں سیر و سیاحت کو مقرر کردیا (یعنی اس ظاہری بستیوں کو سیر و سیاحت کا مقام بنایا) اس میں راتوں اور دنوں میں امن کے ساتھ سیر کرو تو انھوں نے کہا ہمارے آقا ہمارے سفروں کے درمیان دوری پیدا کردے (یعنی ان ظاہری بستیوں میں جو انکے اور برکت والی بستیوں کے درمیان تھیں انکی سیر کرنے لوگ آتے تھے اور ان ناشکروں اور ان برکت والی بستیوں کو دیکھتے تھے اور ان کا مذاق بنتا اور ذلت ہوتی تھی وہ انکی اور انکی حالت دیکھتے تھے تو انہوں نے اللہ سے ان سفروں سے دوری کی دعا کی) اور انھوں نے خود پر ظلم کا تو ہم نے انکے قصے بنا دیئے اور ہم نے انھیں پارہ پارہ کردیا یقیناً اس میں برداشت کرنے والے فرمانبردار کے لئے نصیحتیں موجود ہیں اور ابلیس نے اپنے گمان کو ان پر سچا کر دیکھایا کہ انھوں نے اسکی پیروی کی سوائے ایک جماعت کے جو کہ مؤمن تھی (یعنی ابلیس کا یہ گمان تھا کہ وہ ان بستی والوں کی اکثریت کو گمراہ کردے گا اور اس نے کردیا بس چند ہی مؤمن رہے) اور اسکا ان پر کوئی زور نہیں ہے (یعنی ابلیس ان پر زبردستی کرنی کی طاقت نہ تھی بس اس نے انہیں برائی کی دعوت دی اور یہ اس پر ایمان لے آئے معلوم ہوا کہ ابلیس میں ان کے اندر بشر میں حلول ہونے یا ان پر قابض ہونے کی طاقت نہ تھی جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ابلیس کا سایہ انسان پر چڑھ جاتا ہے پھر وہ دماغی مریض یا پریشان ہوجاتا ہے) مگر یہ اس لئے تاکہ ہم انھیں ظاہر کردیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے جو ان میں سے ہیں جو اس کے حوالے سے شک میں ہیں (یعنی یہ آزمائش اس لئے کہ کافر و متقی کھل کر سامنے آجائیں) اور تیرا آقا ہر شیء پر نگران ہے

سورۃ سبا (22۔۔۔54)

اے بندے کہہ دے میں ان سے دعا نہیں مانگوں گا جنھیں اللہ کے سوا تم اسکا اہل گمان کرتے ہو وہ آسمانوں اور زمین میں کسی ذرہ برابر چیز کا اختیار نہیں رکھتے (یعنی سارا اختیار تو صرف اللہ کی طرف سے ہے وہ ہی مستقل مددگار ہے باقی سب تو ذریعے ہیں لیکن یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں مستقل مددگاری کی قوت عطا کردی ہے وہ اولاد و رزق وغیرہ عطا کرتے ہیں اللہ کی عطا سے جب کہ اللہ کسی کو اپنا شریک نہیں بناتا اور ارے ان سے بڑے گمراہ تو وہ ہیں جو اسے اپنا مددگار بناتے ہیں جو اپنے مرنے کے بعد اپنا استنجا نہ کرسکا ہم زندوں نے

اسکا استنجاء کیا وہ نہ اپنا ستر چھپا سکتا تھا ہم نے چھپایا نہ چل کر اپنی قبر تک جا سکتا تھا ہم وہاں لے گئے تھے جو نہ نہا سکتا تھا ہم نے نہلایا ارے وہ تو ایک کلمہ نہ بول سکتا تھا لیکن قبر میں دفناتے ہی وہ دیوتا اور سپرمین بن گیا اب وہ ایک ہی لمحے میں مشرق سے مغرب حاجت روائیاں کرنے لگا اور لوگوں کو ایسے دیکھنے لگا جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ دیکھتے ہیں یہ سب اللہ پر بہتان وافترا اور کفر وشرک ہے ایسے لوگ خود کو مسلم کہیں تو وہ مشرکین منافقین ہیں) اوران دونوں میں انکی کوئی حصے داری نہیں ہے (یعنی ہر شیء کا مالک وقابض اللہ ہے باقی غیر اللہ کسی شیء کا مالک نہیں کہ وہ ملکیت میں اللہ تعالی کا شریک بنے بشر تو صرف کاسب ہے) اور نہ ہی ان میں سے کوئی اسکا مددگار ہے اس کے پاس شفاعت نفع نہیں دے سکتی مگر جس کے لئے وہ اجازت دے (یعنی اللہ جل شانہ کی اجازت کسی کی شفاعت معتبر نہیں ہے اور اللہ تعالی نے کسی کو روز حساب شفاعت کرنے کی اجازت بھی نہیں دی ہے) حتی کہ جب انکے دل گھبرا جائیں گے تو وہ کہیں گے تمہارے آقا نے کیا کہا تھا وہ کہیں گے حق کہا تھا اور وہ بلند ہے بڑا ہے اے بندے کہہ دے کون ہے جو تجھے آسمانوں اور زمین سے نعمت دیتا ہے کہہ دے اللہ ہے اور میں اور تم ضرور ہدایت پر ہونگے یا صاف گمراہی پر اے بندے کہہ دے جو جرم تم نے کیا ہم سے اس بارے میں سوال نہ کیا جائے گا اور جو تم کرتے ہو اسکا سوال ہم سے نہیں کیا جائے گا (یعنی کسی کے جرم پر دوسرے کو نہیں پکڑا جائے گا ہر ایک کو اپنا حساب دینا ہے لہذا صراط مستقیم کو چنو تا کہ اللہ کے عذاب سے بچ سکو) کہہ دے ہمارا آقا ہمیں جمع کرے گا پھر وہ ہمارے درمیان حق سے فیصلہ کرے گا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا بڑا صاحب علم ہے اے بندے کہہ دے مجھے انھیں دیکھاؤ جنھیں تم نے اس کے ساتھ شریک بنا کر ملا دیا بلکل نہیں بلکہ وہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور ہم نے تجھے صرف سارے انسانوں کے لئے خوش خبر دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے (یعنی اے بندے تو صرف انہیں اللہ کی وعدہ عذاب سے ڈرا دے اور وعدہ ثواب کی خوشخبری دے زبردستی نہ کرے نہ اس نام پر جہاد وقتال کر۔ یہ آیت اس صورت میں زیر عمل ہوگی جب قتال پر شرعی قدرت نہ ہو یا کوئی اور معقول وجہ ہو ورنہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے قتال فرض ہے) اور وہ کہتے ہیں (بتاؤ) یہ (قیامت آنے کا) وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو کہہ دے تمہارے لئے اس دن کا وقت مقرر ہے جس سے تم نہ ایک لمحہ پیچھے ہوگے اور نہ آگے ہوگے (اللہ تعالی جواب میں یہ جملہ کہہ دیا لیکن یہ نہیں بتایا کہ قیامت آئے گی کب) اور ناشکروں نے کہا ہم کبھی بھی اس قرآن کو تسلیم نہیں کریں گے اور نہ ہی اسے جو اس کے آگے ہے (یعنی اس سے پہلے کی جو الہامی کتابیں ہیں) اور اے بندے دیکھ جب نافرمان اپنے آقا کے پاس ٹھہرے ہوئے ہونگے ایک دوسرے کو جواب دے رہے ہونگے کمزور متکبروں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم فرمانبردار ہوتے تو متکبرین کمزوروں سے کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا جب کہ وہ تمہارے پاس آچکی تھی بلکہ تم ہی مجرم تھے (یعنی ہم نے تمہیں کوئی زبردستی برا نہیں بنایا تھا) اور کمزور لوگ متکبروں سے کہیں گے نہیں بلکہ رات دن کا دھوکہ تھا جب تم نے ہمیں اللہ سے کفر کرنے کا اور اسکے لئے مقابل ٹھہرانے کا حکم دیا (یعنی تم ہمیں رات دن دھوکہ دیا کرتے تھے اور اللہ کے ساتھ کفر کو سنوار کر پیش کرتے تھے اور ہمیں اسکا مقابل بنانے کا حکم دیتے ہیں یہ مقلدین اور انکے ان بزرگوں کی مثالیں ہیں جو اپنی تقلید وتابعداری کروایا

کرتے تھے یہ بزرگ اور انکے پیروکار سارے ہی اللہ کا عذاب بھگتیں گے) اور وہ ندامت چھپائیں گے جب وہ عذاب دیکھیں گے اور ہم ناشکروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جو وہ عمل کیا کرتے تھے انھیں اس کے سوااور کیا بدلہ دیا جائے گا (معلوم ہوا کہ اللہ کسی کو اسکے عمل کے سوا کسی اور کا شیء بدلہ نہیں دیتا لہذا یہ کہنا کفر ہے کہ اللہ کسی کے نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں دیتا ہر ایک کو اسکے ہی عمل کا بدلہ ملتا ہے) اور ہم نے کسی بھی بستی میں جب بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے اکڑباز لوگوں نے کہا جو دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اسکو ٹھکراتے ہیں (اور یہ اکڑباز علماء سوء اپنے چیلوں کو حق پر ایمان رکھنے سے روکتے ہیں کیوں کہ وہ لوگوں کو اللہ کے نام پر اپنے تابع وغلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں اور یوں ہی بزرگان فسق وسرداران کفر اور یہ سب اپنی باطل پرستی کو کبھی اللہ کے نام پر اور کبھی انسانیت کے نام پر لوگوں کے سامنے سنوار کر پیش کرتے ہیں تاکہ انکی حکومت اور کمائی کا ذریعہ باقی رہے انکی دوکانیں بند نہ ہوں) اور انھوں نے کہا ہمارے اموال اور ہماری اولاد زیادہ ہیں اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا (یہ انکی خوش فہمی تھی کہ ہمارے پاس اولاد و اموال بہت ہیں ہمیں کیا ہونا ہے ہم تو طاقتور ہیں) کہہ دے یقیناً میرا آقا جس کے لئے چاہتا ہے نعمت کو کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے (یعنی اللہ پر یقین نہیں کرتے کہ یہ تنگی و آسانی صرف اللہ کی طرف سے ہے وہ اسباب پر ہی بھروسہ کرلیتے ہیں) اور تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہیں ہمارے کچھ قریب نہیں کرسکتیں مگر جس نے قبول کیا اور نیک عمل کیا (یعنی اللہ پر ایمان ہی بندے کو اللہ کے قریب کرتا ہے کچھ اور اللہ کی طرف وسیلہ نہیں) تو یہ ہیں انکے لئے ان اعمال کے بدلے جو انھوں نے کئے ہیں کئی گنا اجر ہے اور وہ کمروں میں امن کے ساتھ ہونگے اور جو ہماری آیتوں کے معاملے میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں (یعنی اللہ کی مخالفت میں کوششیں کرتے ہیں) یہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے کہہ دے بے شک میرا آقا اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے نعمت کو کشادہ کرتا ہے اور اسکے تنگ کرتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو تو وہ تمہیں اسکا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر نعمت دینے والا ہے اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر وہ ملائکہ کو کہے گا کیا یہ ہیں جنکی تم تابعداری کرتے تھے وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہمارا سرپرست ہے وہ نہیں بلکہ وہ جنات کی تابعداری کرتے تھے ان کی اکثریت ان پر یقین رکھتی تھی (یہ ان مشرکین کی بات ہورہی ہے جو ملائکہ جن کی تابعداری کرتے تھے نہ کہ عام فرشتوں کی) تو آج تم ایک دوسرے کے لئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور ہم نافرمانوں کو کہیں گے اس آگ کا عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (یعنی اس عذاب عملی یا قلبی مخالفت کرکے اس عذاب کو جھٹلاتے تھے) اور جب انھیں ہماری واضح آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے یہ بس ایک مرد ہے جو تمہیں اس مذہب سے روکنا چاہتا ہے جسکی تابعداری تمہارے بزرگ کرتے ہیں (یعنی اللہ کی آیات کو اپنے بزرگوں کے خلاف پانے پر انکی مخالفت کرکے ٹھکرادیتے ہیں) اور وہ کہتے ہیں کہ یہ صرف گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور ناشکروں نے حق کے بارے میں کہا جب وہ انکے پاس آیا یہ صرف صاف جھوٹ ہے اور ہم نے انھیں کوئی کتاب نہ دی جسے وہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ہم نے انکی طرف تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا بھیجا (یعنی یہ اہل کتاب نہیں ہیں یہ انہیں نہ کوئی کتاب ملی ہے نہ کوئی رسول تجھ سے پہلے آیا ہے اور جب رسول تھے تو وہ قوم تھی ہی نہیں) اور ان سے پہلے والوں نے

جھٹلایا تھا (یعنی ان سے قبل جو قومیں تھیں ان کے پاس کتاب ورسول آیا تھا توانہوں نے انہیں جھٹلایا تھا) اور جو ہم نے انھیں دیا تھا (یعنی ہدایت) وہ تو اسکے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچے (یعنی نہ اس کلام ہدایت کے دسویں حصے کی بھی اتباع نہیں کر سکے) توانھوں نے میرے خبر رساؤں کو جھٹلادیا تو میراانکار کیسا ہوا کہہ دے میں تمہیں صرف ایک ہی بات نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ (کی تابعداری) کے لیئے دودو ہو کر اور اکیلیے ہی تیار ہو جاؤ پھر غور کرو (کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے یعنی تم پر صرف یہ ہی واجب ہے جو تمہیں بتایا گیا ہے اور اے کفار و منافقوں) تمہارا ساتھی (جو سچا نبی ہے اس) کو کوئی پاگل پن نہیں ہے وہ تو صرف تمہیں شدید عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہے کہہ دے میں نے تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگا کہ وہ (مال و متاع یا جو بھی وہ سب) تمہارا ہے میرا بدلہ صرف اللہ کے ذمے پر ہے (معلوم ہوا کہ نبی کی سنت یہ ہی ہے کہ وہ دین کے کام پر اجر نہیں مانگتے تھے اور نہ ہی لیتے تھے بلکہ اس سے روکتے تھے یہ سارے گزشتہ انبیاء کی سنت رہی ہے اور جو اس سنت پر نہیں چلتے وہ دنیا میں صاحب دولت واختیار کے سامنے ذلیل ورسوا ہوتے ہیں اور آخرت میں تو ذلت کا دردناک عذاب ہے ہی) اور وہ ہر شیٔ پر حاضر ہے کہہ دے میرا آقا غیبوں کو جاننے والا حق کے ذریعے ضرب کرتا ہے (یعنی باطل کے مقابل وہ حق پیش کر کے ضرب کرتا ہے) کہہ دے حق آیا اور باطل لاچار و بے بس ہوا (یعنی قرآن شریف کے دلائل اترنے کے بعد اب باطل لاچار ہو گیا ہے لہذا اب کوئی دلیل پر قدرت پانے کے باوجود بھی حق سے انحراف کرے وہ کافر مشرک ہے) کہہ دے اگر میں گمراہ ہو جاؤں تو میں صرف اپنے نفس کے نقصان میں گمراہ ہوں گا اور اگر میں ہدایت حاصل کروں تو یہ میرے آقا کا میری طرف کلام پہنچانے کی وجہ سے ہے (معلوم ہوا ہدایت صرف اس کلام کی وجہ سے ہے جو اللہ کی طرف سے ہے لہذا کسی بھی فقیہ کی رائے واجتہاد و تحقیق ہدایت کا ذریعہ نہیں ہوتی فقیہ امتی ہو یا نبی ہو) یقیناوہ سننے والا ہے قریب ہے اور دیکھ جب وہ گھبرائیں گے تو کوئی دیر نہ ہوگی اور انھیں قریب جگہ سے پکڑ لیا جائے گا اور وہ کہیں گے ہم نے اسے تسلیم کر لیا اور دور سے کسی شیٔ کو لینا کیسے ممکن ہے حالانکہ انھوں نے اسکی پہلے ناشکری کر دی تھی (مطلب یہ ہدایت لینے کے مکلف تو وہ دنیا میں تھے لیکن اب دنیا ختم ہو کر آخرت آگئی ہے اب معاملہ دور نکل گیا ہے تو کسی شیٔ کو دور سے نہیں لیا جا سکتا اور جب لینے کا وقت تھا تو اسکی ناشکری کی تھی) اور وہ دور سے بے دلیل اندھیاں چلاتے تھے (یعنی دنیا میں بے دلیل باتیں کرتے تھے) اور وہ اور جو وہ چاہتے تھے انکے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جسطرح پہلے انکی جماعتوں کے ساتھ کیا گیا تھا (یعنی پہلے کے کفار کی مثل ہم انکے مقاصد بھی پورے نہ ہونے دیں گے یہ سکون و چین و فتح کا طالب ہے یہ انہیں کبھی نصیب نہ ہوگا اگرچہ وہ خود ہی کامیاب گمان کرتے ہوں) یقیناوہ سخت شک میں بتلا تھے۔

سورۃ فاطر (ایجاد کرنے والا)

سورۃ فاطر (01۔۔۔14)

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے تعریف کا مستحق اللہ ہے (یعنی غیر مشروط تعریف کا مستحق اللہ ہے غیر اللہ نہیں کیونکہ غیر اللہ عیب سے پاک نہیں ہوتا اور اللہ عیب سے پاک ہے) جو سارے آسمانوں اور زمین کا موجد ملائکہ کو خبر رساں بنانے والا جو دودو اور تین

تین اور چار چار پروں والے ہیں (بعض لوگ کہتے ہیں ملائکہ یہ کوئی ذی شعور مخلوق نہیں بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی قدرتیں و توانائیاں ہیں یہاں سے یہ بات صریحا باطل ہوجاتی ہے کیونکہ یہاں ملائکہ کے پر بتائے جارہے ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار) وہ مخلوق میں جس کا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے یقینا اللہ ہر شیء پر خوب قادر ہے جب اللہ انسانوں کے لئے کوئی رحمت کھولتا ہے تو اسے روکنے والا کوئی نہیں ہوتا اور جس (نعمت) کو وہ روکے تو اس کے علاوہ اسے بھیجنے والا کوئی نہیں ہوتا اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اے انسانوں اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے نعمت دیتا ہے اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں تو تمہیں کہاں سے دھوکہ دیا جارہا ہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی تمہیں آسمان وزمین سے نعمت نہیں دیتا تو اس کے سوا کوئی تمہاری تابعداری کے لائق کیسے ہوسکتا ہے لیکن بریلوی اور انکے ہم عقیدہ لوگ کہتے ہیں کہ جو نیک لوگ جو مر گئے ہیں وہ ہمیں زمین و آسمان سے نعمت دیتے ہیں اور یہ اختیار و قدرت اللہ نے انہیں دے رکھا ہے) اور اگر وہ تجھے جھٹلادیں تو تجھ سے قبل اور خبر رساں جھٹلائے جاچکے ہیں اور سارے معاملے صرف اللہ کی طرف لوٹتے ہیں اے انسانوں اللہ کا وعدہ سچا ہے لہذا دنیاوی زندگی تمہیں دھوکہ نہ دے اور دھوکہ دینے والا تمہیں دھوکہ نہ دے (یعنی دین حق کے معاملے میں) بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے لہذا اسے دشمن ہی سمجھو وہ کچھ نہیں کرسکتا سوا یہ کہ وہ اپنی جماعت کو دعوت دیتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں میں شامل ہوجائیں (معلوم ہوا شیطان کی کوئی تاثیرات نہیں ہوتی یہ انسانوں پر سوار نہیں ہوتا نہ انہیں پاگل کرسکتا ہے یہ بس برائی کی دعوت دیتا ہے اور اسکے جنات ساتھی بھی ایسے ہی ہیں کیونکہ انکا اختیاری تسلط ابلیس کا اختیار تسلط ہے جوکہ شرعا محال ہے لیکن نیک جنات کی طرف سے غیر معمولی حرکتیں ظاہر ہونا ممکن ہے اور یوں ہی فاسق لوگوں کو نیک جنات کا پریشان کرنا ممکن ہے) جنھوں نے کفر کیا ہے انہی کے لئے شدید عذاب ہے (معلوم ہوا عذاب صرف اہل کفر کے لئے ہے اور ہر گناہگار کے لئے عذاب ہے یہ بات قرآن شریف کی بے شمار آیات سے معلوم ہے لہذا ہر گناہگار کافر ہے) اور جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے تو کیا جس کے برے عمل کو اس کے لئے اچھا بنادیا گیا ہو تو وہ اسے اچھا سمجھ لے تو یقینا اللہ جس کو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسکی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے لہذا تیرا نفس ان پر حسرتوں میں نہ پڑے یقینا اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں (یعنی اللہ جانتا ہے کہ یہ لوگ ہدایت کا لائق نہیں ہیں اسی وجہ سے انہیں انکی گمراہی سنوار کر پیش کردی ہے کہ وہ گمراہ ہی رہیں اگر یہ لوگ دلیل کی پیروی کرنے والے ہوتے تو ضرور اللہ انہیں ہدایت دیتا) اور اللہ ہی تو ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا پھر وہ بادلوں کو اڑاتی ہیں پھر ہم اسے ہانک کر بے جان شہر کی طرف لے گئے پھر ہم نے اس سے زمین کو حیات بخشی جبکہ وہ مردہ ہوچکی تھی اسی طرح زندہ کرنا ہوگا (یعنی قیامت کے دن دوبارہ زندگی دینا بھی اسی طرح سے ہے کہ اللہ مردہ بدن دوبارہ بنائے گا پانی برسا کر انہیں دوبارہ زندہ کرے گا) جو عزت چاہے تو ساری عزت صرف اللہ کی ہے (یعنی اللہ کے خلاف جاکر کسی کو عزت حاصل نہیں ہوسکتی ہر وہ شخص جو اللہ تعالی کے خلاف ہو وہ ذلیل و رسوا ہے اسکی عزت کرنا حلال نہیں) اسی کی طرف پاک کلمات چڑھتے ہیں (یعنی پاک کلمات اللہ کی علوی وجود کی طرف چڑھتے ہیں ورنہ اسکا وجود تو اعلی واسفل ہر جگہ ہے) اور نیک عمل کو وہ فوقیت دیتا ہے (یعنی نیک

عمل کو اللہ نے فضیلت دی ہے اور اسی سے وہ دوسروں کے درجے بلند کرتا ہے) اور جو برے دھوکے دیتے ہیں انکے لئے شدید عذاب ہے (یعنی ناجائز دھوکہ دیتے ہیں) اور انکا دھوکہ بیکار ہوگا اور اللہ نے تمہیں مٹی سے تخلیق کیا (یعنی پہلے آدم کو مٹی سے تخلیق کیا) پھر ایک قطرے سے (یعنی پھر ایک قطرے سے انکی نسل کو تخلیق کیا) پھر اس نے تمہیں جوڑے بنایا (یعنی پہلے تخلیق آدم ہوئی پھر انکی اولاد انکے پانی سے ہوئی پھر انکے جوڑے اللہ نے بنائے وہ جوڑوں میں پیدا نہیں ہوئے اور وہ جوڑے تو آپس میں بہن بھائی ہوتے جن کے نکاح آپس میں حرام ہے) اور مؤنث جب بھی حاملہ ہوتی ہے اور جنتی ہے تو اس کے علم میں ہوتا ہے جب بھی کسی کو لمبی عمر دی جاتی ہے یا اسکی عمر میں کمی رکھی جاتی ہے تو وہ ایک کتاب میں موجود ہوتا ہے یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے اور دو سمندر برابر نہیں ہوسکتے یہ بہت میٹھا ہے اور یہ تلخ کھارا ہے اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے اور تم زیور نکالتے ہو جنھیں تم پہنتے ہو (یعنی ان دونوں سمندروں کا معیار برابر نہیں ایک کھارا اور ایک میٹھا لیکن اس اختلاف کے باوجود اس کے جانور اور دیگر مال متاع تمہیں حاصل ہے) اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے اس میں چیرتی ہیں تاکہ تم اسکے فضل کا حصہ تلاش کرو اور تاکہ تم احسان مانو (یہ بھی اللہ ہی کی نعمت ہے کہ تمہاری کشتیاں سمندر میں نہیں ڈوبتیں اور تم ان پر سوار ہو کر بڑے بڑے کاروبار کرتے ہوں اور دوسرے ممالک سے روابط قائم رکھتے ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہارے سامان زیست کے لئے فضائی اور زمینی راستوں سے کاروبار اور روابط کافی نہ تھے) وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہ دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج و چاند کو تابع قانون کیا ہے سب ایک مقرر مدت تک جاری ہیں (یعنی یہ سب ایک وقت تک جاری ہیں اسکے بعد یہ نظام ختم ہو جائے گا) یہ اللہ تمہارا آقا ہے اسی کا اختیار ہے اور اسکے سوا تم جن سے دعا مانگتے ہو وہ کوئی حقیر شیء کا اختیار نہیں رکھتے اگر تو ان سے دعا کرے تو وہ تیری دعا سن نہ سکیں اور اگر وہ سنتے بھی تب بھی تمہاری دعا قبول نہ کر سکتے تھے (معلوم ہوا سارا اختیار اللہ تعالی کے پاس ہے باقی سب کٹپتلیاں ہیں وہ سب ذرائع ہیں مستقل مددگار مستقل مختار نہیں ہیں اور نہ ہی اللہ نے کسی کو مستقل مددگار و مستقل مختار بنا کر اپنا شریک ٹھرایا ہے کہ کوئی بھی میرے سوا تمہاری دعا قبول کر سکے ان میں تمہاری دعا سننے کی صلاحیت ہو یا نہ ہو اور جو مر گیا ہے اسکا سننا تو دور کی بات وہ تو اپنا غسل تک نہیں کر سکا نہ قبر تک جا سکا ہم نے ہی دیا ہم ہی اسے لے گئے جو اتنا عاجز ہے وہ کن فیکون کا مالک مستقل مددگار مستقل مختار کیسے بن گیا یہ سب اللہ کی خصوصیات اور اسکے مدارج ہیں) اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کے مخالفت کریں گے اور خبیر (یعنی اللہ پاک) کی طرح تجھے کوئی خبر نہیں دے سکتا

سورۃ فاطر (15---45)

اے انسانوں تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے پرواہ ہے مستحق تعریف ہے (یعنی تم سب اللہ کے ہی محتاج ہو اللہ نے تم کو مستقل مختار نہیں بنایا بلکہ تم جو بھی کرتے ہو وہ اللہ ہی کرتا ہے اور وہ بے عیب ہے) اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کردے اور نئی مخلوق لے آئے اور یہ اللہ پر مشکل نہیں ہے اور کوئی نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانے والا اور اگر کوئی بوجھ والا اپنے اٹھائے ہوئے بوجھ کی طرف بلائے گا تو اس میں سے کچھ نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو تو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو اپنے آقا سے بالغیب ڈرتے ہوں اور

فرمانبرداری برقرار رکھنا چاہی (ظاہر ہے کہ یہ شرطیں جس میں نہیں پائی جائیں گیں وہ ہدایت قبول نہیں کرسکتا) اور جو ستھرا ہو تو وہ صرف اپنے فائدے کے لئے ستھرا ہوتا ہے اور انجام صرف اللہ کی طرف ہے اور اندھا اور انکھیارہ برابر نہیں ہوتے اور نہ ہی اندھیرے اور روشنی اور سایہ اور آفتاب کی تپش برابر نہیں ہوتے اور زندے اور مردے برابر نہیں ہوتے (اس آیت میں اللہ تعالی فاسق و مؤمن کی مثالیں بیان کررہا ہے کہ جسطرح یہ سب اضداد برابر نہیں ہوسکتیں اسی طرح مؤمن و فاسق بھی برابر نہیں ہوسکتے) بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے سناتا ہے اور تو انھیں نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں (یہ بھی فاسقین کی مثال دی ہے کہ جسطرح ہم قبر والوں کو نہیں سنا سکتے کیونکہ وہ مردہ بے جان ہیں مثل مجسمہ ہیں تو اسی طرح ضدی فساق کو بھی ہدایت نہیں سنا سکتے) تو صرف ڈرانے والا ہے (یعنی بس ڈرا دو ہدایت دینا تمہارے بس میں نہیں ہے) ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوش خبر دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ہر قوم میں ایک ڈرانے والا گزر چکا ہے اور اگر وہ تجھے جھٹلا یں تو ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا تھا انکے پاس انکے خبر رساں واضح دلیلیں اور تختیاں اور وضاحت کرنے والی کتاب لائے تھے پھر ناشکروں کو میں نے پکڑلیا تو میرا انکار کرنا کیسا ہوا اے بندے کیا تو نے غور نہ کیا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل نکالے اور بعض پہاڑ سفید اور سرخ دھبے والے ہیں انکے مختلف رنگ ہیں اور بہت کالے ہیں اور انسان و زمین میں چلنے رینگنے والے جاندار اور جانوروں میں سے بعض کے رنگ بھی آپس میں اسی طرح مختلف ہیں (یعنی ایک ہی رنگ کا پانی ہے اور ایک ہی مٹی لیکن اس سے نکلنے والی خلائق مختلف النوع اور مختلف رنگت والی ہوتی ہے کوئی کالا ہے کوئی سفید کوئی گندمی کوئی کچھ کوئی کچھ اور جتنی بھی رنگ تم دیکھتے ہو یہ سب ایک رنگ کے پانی مٹی سے بنیں ہیں یہ اللہ کی قدرت و حکمت کی معجزات نہیں تو اور کیا ہے) اللہ سے صرف وہ ڈرتے ہیں جو شریف ہیں (کیونکہ بے غیرت لوگ ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے فسق پر اڑے رہتے ہیں اور وہ ایمان رکھتے تو شریف النفس ہوتے۔ آیت میں علماء کا ذکر ہے مراد ہے علماء بالفعل یعنی وہ اہل علم جس کا علم اپنے افعال پر ظاہر ہو ورنہ بہت سے علم والے ہیں وہ اللہ سے نہیں ڈرتے) بے شک اللہ غالب ہے بہت معاف کرنے والا ہے بے شک جو اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور فرمانبرداری کو برقرار رکھنا چاہا اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا ہے چھپ کر اور علانیہ خرچ کیا وہ اس تجارت کی امید کررہے ہیں جو بے کار نہیں ہوگی تاکہ وہ انھیں انکے بدلے دے اور وہ انھیں اپنے فضل کا حصہ دے یقینا وہ بہت معاف کرنے والا بہت کم میں راضی ہوجانے والا ہے (معلوم ہوا کہ صرف خرچ کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی کتاب کو پڑھ کر اس پر فرمانبرداری برقرار رکھنے کا ارادہ ہو تب خرچ کی باری آتی ہے لیکن یہاں تو یہ ہی علم نہیں ہوتا کہ اللہ کا کیا کیا احکام اپنی کتاب سے بیان کئے ہیں انکی معرفت نہیں ہوتی اور خرچ کرتے رہتے ہیں اور حق و باطل کا فرق نہیں کرتے) اور جو کلام ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے وہ سچ ہے اسے تسلیم کرتی ہے جو اس سے پہلے کی (الہامی کتاب) ہے بے شک اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے دیکھنے والا ہے پھر ہم نے کتاب کا وارث انھیں کردیا جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چنا تھا تو ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کا شکار ہیں اور بعض درمیانے ہیں (یعنی گناہ نہیں کرتے لیکن بھلائیوں میں زیادہ جوش و جنون بھی نہیں دیکھاتے) اور بعض بھلائیوں میں آگے نکل جانے والے

ہیں (یعنی یہ لوگ برائی سے بچتے بھی ہیں اور بھلائیوں میں بہت ہی آگے نکلے ہوئے ہیں) اللہ کی اجازت سے یہ بڑا فضل ہے رہائش کے باغات جہاں وہ (نیک لوگ) داخل ہونگے وہاں انھیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور موتی بھی اور انکا لباس وہاں ریشم ہوگا اور وہ کہیں گے اللہ تعریف کا مستحق ہے (یعنی اللہ بے عیب ہے لہذا وہ غیر مشروط تعریف و مدح کا مستحق ہے) جس نے ہم نے غم کو دور کیا یقینا ہمارا آقا بہت معاف کرنے والا کم میں راضی ہونے والا ہے. جس نے اپنے فضل سے ہمیں رہائش گاہ میں اتارا جہاں ہمیں نہ کوئی مشقت چھوئے گی اور نہ ہی انھیں وہاں کوئی تھکان آئے گی اور جنھوں نے ناشکری کی انکے لئے جھنم کی آگ ہے انکا کام تمام نہیں کیا جائے گا کہ انھیں موت آجائے اور ان پر انکے عذاب کا کچھ حصہ کم نہ کیا جائے گا یوں ہی ہم ہر ناشکرے کو بدلہ دیں گے (یعنی اللہ کے ہر نافرمان کی یہ ہی سزا ہے وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اسے موت نہ آئے گی اور عذاب میں کمی بھی نہ ہوگی) اور وہ وہاں چلائیں گے ہمارے آقا ہمیں نکال ہم نیک عمل کریں گے جو ویسا عمل نہ ہوگا جو ہم کیا کرتے تھے (تو انہیں کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی طویل عمر نہ دی تھی جس میں نصیحت لینے والا نصیحت لے سکتا تھا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا لہذا چکھو تو نافرمانوں کا کوئی مددگار نہیں ہے (معلوم ہوا نافرمانوں کی روز حساب شفاعت و مغفرت ممکن نہیں الا یہ کہ وہ دنیا میں ہی صحیح توبہ کرلیتے اب انکا کوئی مددگار نہیں ہے شفیع ہو یہ تو بہت دور کی بات ہے) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غائب کو جانتا ہے وہ سینوں والے (یعنی ضمیر میں جو کچھ باتیں چھپی ہیں ان) کو خوب جانتا ہے وہ ہی تو ہے. جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا تو جو ناشکری کرے گا تو اسکی ناشکری کا وبال صرف اس پر ہے اور انکے مالک کے پاس انکا ناشکری کرنا صرف غضب ہی بڑھائے گا اور ناشکروں کا ناشکری کرنا بس نقصان میں ہی اضافہ کرے گا اے بندے کہہ دے تمہاری تمہارے ان شریکوں کے بارے میں کیا رائے ہے جن سے تم دعا مانگا کرتے ہو مجھے دیکھاؤ انھوں نے زمین میں کیا تخلیق کیا ہے یا پھر آسمانوں میں انکی حصہ داری ہے یا ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اسکی واضح دلیلوں پر ہیں (یعنی ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہے لہذا غیر اللہ سے دعا کرنا حرام اور شرک ہے) بلکہ نافرمان ایک دوسرے سے صرف دھوکے کا وعدہ کرتے ہیں (یعنی نافرمان یہ جو ایک دوسرے سے وعدہ کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا فلاں فلاں تمہاری دعا قبول کریں گے تمہاری مستقل مددگار ہیں تمہیں اللہ کی آگ سے سفارش نجات دلا دیں گے یہ سب دھوکہ کا وعدہ کرتے ہیں یہ سب جھوٹ و باطل ہے) یقینا اللہ آسمانوں اور زمین کو زوال کا میں پڑنے سے روکے ہوئے ہے (یعنی اس نے ایک مخصوص منظم اصول و قوانین کے تحت انہیں چلایا ہوا ہے اور وہ انہیں بگڑنے سے روکتا ہے) اور اگر ان دونوں میں زوال آجائے تو اسکے بعد کوئی اسے نہیں تھام سکتا بے شک وہ بردبار بہت معاف کرنے والا ہے (یہ ایک تنبیہ ہے کہ تم رب تعالی کی نافرمانی کرتے ہو جب اگر وہ آسمان و زمین میں زوال لے آئے تو کیا کرلوگے) اور انھوں نے زور لگا کر اللہ کی قسم لی اگر انکے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ سارے جماعتوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے تو جب وہ ڈرانے والا انکے پاس آیا تو اس نے انکی نفرت ہی بڑھادی انکی وجہ زمین میں تکبر اور بری خفیہ چال ہے (یعنی پہلے تو بڑا جوش دیکھاتے تھے کہ وہ حق کو قبول کریں گے جب وہ حق انکے پاس آیا تو اپنے تکبر و ناپاک چالوں کی وجہ سے حق سے انکی نفرت ہی بڑھ گئی) اور بری چال

اسکے مستحق کو ہی گھیرتی ہے (یعنی بری چال کا اصل نقصان اسی کو ظالم کو ہوتا ہے جوکہ اسکا مستحق ہے) تو وہ پہلوں کے طریقے کے سوا کس کا انتظار کررہے ہیں (یعنی جس طرح پہلوں پر انکی نافرمانیوں اور مظالم کی وجہ سے عذابات آتے تھے اور انہیں ختم کردیا جاتا تھا بس وہ بھی ان عذابات کا انتظار کررہے ہیں) پھر تو اللہ کی عادت میں تبدیلی نہیں پائے گا اور تو کبھی بھی اللہ کی عادت کو پھرتا نہیں پائے گا (یعنی نافرمانوں پر یہ عذابات کی عادت خداوندی تبدیل نہیں ہوگی یہ عذابات نافرمانوں پر آتے رہیں گے) کیا انھوں نے زمین میں سیر نہ کی کہ وہ غور کریں ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا اور وہ قوت میں ان سے زیادہ سخت تھے (تو پھر تم کیا چیز ہو تم کیسے مطمئن ہو گئے ہو) اور آسمانوں اور زمین میں کوئی شیٔ ایسی نہیں جو اللہ کو عاجز کردے اور اگر اللہ انسانوں کی انکی کمائی کی وجہ سے پکڑ کرے تو وہ سر زمین پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑے (معلوم ہوا کہ ہر انسان سے کوئی نہ کوئی گناہ ہوا ہوتا ہے اگرچہ وہ بعد میں توبہ کرلیتا ہے اب وہ نبی ہو یا امتی سب انسان و بشر ہیں) لیکن وہ انھیں ایک مقرر مدت تک مہلت دیتا ہے (یعنی مہلت دیتا ہے تو بعض توبہ کرلیتے ہیں اور اکثر توبہ نہیں کرتے) تو جب انکا مقرر وقت پورا ہوگا تو اللہ بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے (یعنی جب انکا مقرر وقت آتا ہے تو اللہ تعالی انہیں معاف کردیتا ہے جنھوں نے رجوع کرلیا تھا اور انہیں عذاب دیتا ہے جو توبہ نہیں کرتے)

خامس ایام الشہر الشوال /۱۴۴۷ وفیہ اکمل المفتقر ظہیر الدین بن ذاکر الدین بن عبد البارئ بن عبد الجلیل الی ربہ المقتدر هذا المجلد الثانی فی تفهیم القرآن الكریم من بعون الله العلی تعالی عن كل عیب و ردئ و سمیتہ **«النظر فی القرآن المجید»** ربنا زدنا علما و تقبل عنا هذا السعی و زادنا نفعا بہ یوم الدین ولك الدین الخالص و سبحانك ربنا ولك العزة جمیعا الحمد للہ رب العلمین وسلام علی المرسلین